الحمد للہ

رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی

الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ

۱۳۱۲ ھ

مصنفہ حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی

جسمین پیشوائے وہابیہ وغیرہ وہابیہ غیر مقلدین کے اقوال
ضلال کا کلمات کفریہ ہونا تصریحات ائمہ معتمدین وعلمائے
دین سے ثابت فرماکر پھر بھی تکلم ہی فرمایا ہے کہ ہم بنظر احتیاط تکفیر
نہین کرتے

سل السیوف الہندیہ مین اونکے سات کفریات ذکر فرمائے تھے
اسمین ستر بیان مین آئے

مع رسالہ مسمی بنام تاریخی

صمصام سنیت بگلوی نجدیت

۱۳۱۶ ھ

مصنفہ جناب مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب
حنفی فردوسی عظیم آبادی دام بالایادی

جسمین پیشوائے وہابیہ کے سات کفریات سے بعض حضرات [illegible]

حسب فرمایش مجلس علمائے اہلسنت

مطبع اہلسنت و جماعت واقع بریلی میں چھپا

بار دوم بہتر از اول — ۱۰۰۰ اجلد — قیمت مع محصول ۲؍
مہ جمادی الآخرہ ۱۳۲۰ھ

فہرست مضامین رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

(باقی فہرست بر صفحہ ۱۰۹)

والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم

الحمد للہ اثبات ضلالات وہابیہ مین یہ مبارک رسالہ جسمین
انکے پیشوا کی کتابون سے اوسکے اقوال و کتب ائمہ علماء سے
اونپر حکم کفر و ضلال بہ نشان صفحات ہین مسمی بنام تاریخی

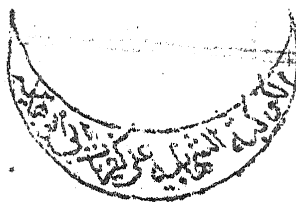


از تصانیف جلیلہ عمدۃ تحقیقات اشرف تالیفات ناصر
مجدد مأتہ حاضرہ حامی سنن ماحی فتن افضل المحققین حضرت مولانا
مولوی محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی عم فیضہم القوی

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی مین طبع ہوا

۳۷۲۴۰۲

الف ۲۵



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از بدایون مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری فاروقی سلمہم اللہ تعالے ۲۲ جمادی الاولی سنہ ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولانا مرجع الفتاوے والمفتین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب اللہم ادم افاضاتہم وافاداتہم۔ السلام علیکم کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ مین کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہیں جس مسلمان کو مقلد دیکھین اوسے مشرک بتاتے ہین دہلوی اسمٰعیل مصنف تقویۃ الایمان وصراط المستقیم وایضاح الحق ویکروزی و تنویر العینین کو اپنا امام وپیشوا بتاتے اوس کے اقوال کو حق وہدایت جانتے اور اُسکے مطابق اعتقاد رکھتے ہین ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے نزدیک اُن پر اور ان کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہین بینوا توجروا

بسم الله الرحمن الرحیم

الجواب

الحمد لله الذی ارسل رسوله شاهدا و مبشرا و نذیرا لتؤمنوا بالله و رسوله و تعزروه و توقروه و تسبحوه بکرة و اصیلا فجعل تعظیمه و توقیره و تعزیزه و تعزیره هو الرکن الرکین لدین الحق و ایمانکم

سلہ یہ خطبہ قرآنی آیتون اور ایمانی باتون پر مشتمل ہے تعمیم فائدہ کے لیے ان آیات اور زبان اردو میں اون ہدایات کیطرف اشارہ مناسب آیت اولی انا ارسلنک شاهدا و مبشرا و نذیرا ۰ بیشک ہمنے تمھین بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا کہ جو تمھاری تعظیم کرے اوسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اوسے عذاب الیم کا ڈر سناؤ۔ اور جب وہ شاہد و گواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ درکار تو بہت مناسب ہوا کہ امت کے تمام افعال و اقوال و اعمال و احوال اون کے سامنے ہون طبرانی کی حدیث مین حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا و الی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیمة کانما انظر الی کفی ہذہ بیشک اللہ تعالے نے میرے سامنے دنیا اوٹھالی تو مین دیکھ رہا ہون اوسے اور جو کچھ اسمین قیامت تک ہونیوالا ہے جیسے یہی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہون صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ۱۲ منہ مدظلہ سلہ آیت ۲ لتؤمنوا باللہ و رسولہ و تعزروہ و توقروہ یہ رسول کا بھیجنا کسلیے ہے خود فرماتا ہے اسلیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم مین کلام کرے اصل ایمان کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہو والعیاذ باللہ تعالے ۱۱

عـہ فرقہ نوزائدہ مراد ہین مجیبین ۱۲ منہ

وحرم علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض فتحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون بجبر انکم ؀ و جعل طاعتہ طاعتہ و بیعتہ بیعتہ فان بایعتم نبیکم کانما فوق ایدیکم ید رحمانکم ؀ و قرن اسمہ الکریم باسمہ العظیم فی الاغناء

ط آیت ۳ یاایہا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون ؀

اے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آوازین نبی کی آواز پر اور اوسکے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس مین ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہین تمھارے عمل اکارت نہ ہو جائین اور تمھین خبر نہو امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے روضۂ انور کے پاس کسیکو اونچی آواز سے بولتے دیکھا فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ ط آیت ۴ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جسنے رسول کی اطاعت کی اوسنے خدا کی اطاعت کی ۱۲ ط ۳ آیت ۵ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہین وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہین اللہ کا ہاتھ ہے انکے ہاتھون پر ۱۲ ط ۴ اللہ عزوجل نے بیشمار امور مین اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملا کہین اصل شان اپنی تھی اوسمین حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہین اصل معاملہ حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا تھا اُن کے ساتھ اپنے ذکر والاسے اعزاز بڑھایا آئندہ کی آٹھ آیتین اسکے بیانمین ہین مسلمان دیکھے اور ایمان تازہ کرے ۱۲ منہ مدظلہ ط ۵ آیت ۶ اغنٰہم اللہ ورسولہ من فضلہ انھین دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۱۲

والایتاء ورجاء العطاء والتقدیم والقضاء والمحادة والارضاء

لہ آیت ۷ ولو انهم رضوا ما اتٰهم الله ورسوله وقالوا حسبنا الله سیؤتینا الله من فضله ورسوله اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اسپر جو انھین دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمین اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمین اللہ اپنے فضل سے اور اوسکا رسول ۱۲ ۵۲ آیت ۸ یایها الذین اٰمنوا لا تقدموا بین یدی الله ورسوله اے ایمان والو اللہ ورسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲ ۵۳ آیت ۹ ماکان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبینا ۰ نہین پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو کہ جب اللہ ورسول کوئی بات اون کے معاملے مین ٹھہرا دین تو انھین اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ ورسول کا وہ صریح گمراہ ہو بہک گیا ۱۲ ۵۴ آیت ۱۰ لاتجد قوما یؤمنون بالله والیوم الاخر یوادون من حاد الله ورسوله ولو کانوا اباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم تو نہ پائیگا انھین جو ایمان لاتے ہین اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کرین اللہ ورسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہون ۱۲ ۵۵ آیت ۱۱ والله ورسوله احق ان یرضوه ان کانوا مؤمنین ۰ الم یعلموا انه من یحادد الله ورسوله فان له نار جهنم خالدا فیها ذلك الخزی العظیم ۰ اللہ ورسول زیادہ مستحق ہین اسکے کہ یہ لوگ انھین راضی کرین اگر ایمان رکھتے ہین کیا انھین خبر نہین کہ جو مقابلہ کرے اللہ ورسول سے تو اوسکے لیے دوزخ کی آگ ہے جسمین ہمیشہ رہیگا اور یہی بڑی رسوائی ہے ۱۲

والنجم و الایذاء فی قرأتکم و رفع شانہ و عظم مکانہ فیذا مرہ عن امرھم عند ۲ لا فما کان لیؤمن بمینا نکمہ تجعلون الجھر کا لہ اد والدم کالمسک ۲ متجعلون انصرف کہ یحا بکم فقد ھد اکم ربکم ان لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا من اب او موالی او سلطا نکم وقال الذین ارسلوا السنتہم فی شانہ العظیم

لہ آیت ۲ ۱۲ ذا الصحوا اللہ ورسولہ جب خلوص کیئیں اسد ورسول کے ساتھ ۱۲ لہ آیت ۱۳ ۱۲ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مھینا بیشک جولوگ ایذا دیتے ہیں اسد اور رسول کو اسد نے اون پر لعنت کی دنیا و آخرت مین اور اُن کے لیے طیار کر رکھی ذلت کی مار یہ معاملہ خاص حبیب کا ہی اسد کو کون ایذا دیسکتا ہی مگر وہان تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جاتا ہی ساتھ قرار پاتا ہی ۱۲ لہ یعنی جب تم خود کنگ محبوتی خون کو مشک جیسی کو پھول کی طرح نہیں سمجھتے تو رسول کے معاملے کا اوسپر کیا قیاس کرتے ہو یہان تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جب اُنکے ابن کرم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اسد تعالی عنہ فرماتے ہین لا تقیسونی باحد و لا تقیسوا علی احدا مجھ کسی پر قیاس نکرو نکسیکو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور سید عالم صلے اسد تعالی علیہ وسلم کا ذکر کیا ہی و اسد اکبر ۱۲ لہ آیت ۴ ۱۲ کہ رسول کا پکارنا اپنے مین ایسا نہ ٹھہرا لو جیسے ایکدوسرے کو پکارتے ہو اب ایک دوسرے مین باپ اور مولی اور بادشاہ سب آگئے اسیلیے علما فرماتے ہین نام پاک لیکر ندا کرنا حرام ہی اگر روایت مین مثلا یا محمد آیا ہو تو اُسکی جگہ بھی یا رسول اسد کہے اس مسئلہ کا بیان عظیم الشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین مین دیکھیے ۱۲ منہ ۱۲

ابا للہ وایتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن ٥ لا تعتذروا قد

ملے یہ آیت ٥ ا ہو غزوۂ تبوک کو جاتے منافقون نے تخلیہ مین نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سؤال ہو عذر کرنیلگے اور بولے ہم تو یونہی آپس مین ہنستے تھے اللہ تعالے نے فرمایا قل ابا للہ وایتہ ورسولہ الآیہ اے نبی ان سے فرمادے کیا اللہ اور اُسکی آیتون اور اُسکے رسول کے معاملے مین ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لاکر اقول اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے اوّل یہ کہ جو رسول کی شان مین گستاخی کرے وہ کافر ہوجاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعوےٰ رکھتا ہو کلمہ گوئی اُسے ہرگز کفر سے نہ بچا ئیگی دوم یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہین کہ کفر تو دل سے متعلق ہے نہ کہ زبان سے جب وہ کلمہ پڑھتا ہی اور اوسکے دل مین کفر ہونا معلوم نہین تو ہم کسی بات کے سبب اُسے کیونکر کافر کہین محض خبط اور نری جھوٹی بات ہی جسطرح کفر دل سے متعلق ہے یونہی ایمان بھی تو زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یونہی زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اکراہ شرعی کہے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہوجائیگا اگرچہ دل مین اس گستاخی کا معتقد نہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل وسخریہ ہے ورسی پر رب العزۃ فرماچکا کہ تم کافر ہوگئے اپنے ایمان کے بعد اسکی تحقیق ہمارے رسالۃ البارقۃ اللمعا علی سامد نطق بالکفر طوعا مین ہے سوم کھلے ہوئے لفظ مین عذر وتاویل مسموع نہین آیت فرماچکی کہ حیلہ نہ گڑھو تم کافر ہوگئے تنبیہ یہان اللہ عزوجل نے انھین کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی وعذر جوئی کو مردود ٹھہرایا یہان اُن کے کفر سابق تحقیقی کی بحث نہین کہ

قد کفرتم بعد ایمانکم فرمایا ہے تم مسلمان ہوکر کافر ہوگئے نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے یہ فائدے خوب یاد رکھنے کے ہین وباللہ التوفیق ١٢ منہ مدظلہ

كفرتم بعد ايمانكم فيا ايها المنافقون المرتدة الفاسقون الذين عم كبر
ان مدح الرسول كمدح بعضكم بعضا بل اقل منه فى حسبانكم قد بدت البغضاء

١ نفاق دو قسم ہے عقیدی وعملی نفاق عملی کے بیان مین فقیر نے ایک رسالہ جامعہ مسمے
بہ انباء الحذاق بمسالک النفاق لکھا اور آیات واحادیث کثیرہ عزیزہ سے اوسکے وجوہ
وصور کو ظاہر کیا جو اس رسالے کے غیر مین مجموعاً نملینگے وہان سے ان حضرات کے نفاق کا ثبوت لیجیے ١٢ منہ
٢ اللہ تو فرمائے رسول کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلا لیتے ہو اللہ
فرمائے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہرالو تقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی ہی
تعریف کرو جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اسمین بھی کمی کرو انا للہ وانا الیہ
راجعون ٥ ٣ قال اللہ تعالے قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفى صدورهم
اكبر قد بينا لكم الايت ان كنتم تعقلون ٥ ها انتم اولاء تحبونهم
ولا يحبونكم وتؤمنون بالكتب كله واذا لقوكم قالوا امنا واذا
خلوا عضوا عليكم الانامل من الغيظ قل موتوا بغيظكم ان الله عليم
بذات الصدور ٥ ظاہر ہوچکی ہے دشمنی اُن کی باتون سے اور وہ جو اُن کے دلون مین دبی ہے
اس سے بھی زیادہ ہے ہمنے صاف بیان فرما دین تمہارے لیے نشانیان اگر تمہین سمجھ
ہو۔ دیکھو یہ جو تم ہو تم تو انھین چاہتے ہو اور وہ تمھین نہین چاہتے اور تم پوری کتاب پر
ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہین تو کہتے ہین ہم مسلمان ہین جب تنہا ہوتے
ہین تو تم پر غصے مین اپنی انگلیان چباتے ہین تو فرما دے مرجاؤ گھٹ گھٹ کر خدا
خوب جانتا ہے دلون کی بات اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے بخار
کیساتھ زبانی اقرار کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہین دوسرے یہ کہ دل کا بخار زبانی باتون سے ظاہر ہو جاتا ہے ١٢ منہ

من افواهکم وما تخفی صدورکم اکبر و الله مخرج اضغانکم [1] استحوذ
علیکم الشیطن فانساکم ذکر الله و تعظیم الرسول و قد نطق القران
بخذلانکم و ارداءکم الشیطن سقطا من شفیره و نداء کم
التذویر من ذاتکم نوته فارالکم تقویة الایمان فی تفویت
ایمانکم ما کان الله لیذر المؤمنین علی ما انتم علیه
حتی یمیز الخبیث من الطیب وما الله بغافل عن کفرانکم
فلا و رب محمد لا تؤمنون حتی یکون احب الیکم من
والدکم و ولدکم والناس اجمعین و الروح الذی بین جسمانکم
صلی الله تعالی وبارک وسلم علیه و علی اله الکرام و صحبه
العظام و خادمی سنته القیام بدفن بغیکم و طغیانکم
و رفع شان حبیبه الصادق فی غایة الاعظام و ادامة ذکره الی یوم
القیام و ان کان فیه رغم انوفکم و اسخان اعیانکم امین
یا ارحم الراحمین والحمد لله رب العلمین وصلی الله تعالی
علی سیدنا و مولانا محمد و اله و صحبه اجمعین

---

[1] قال الله تعالیٰ استحوذ علیهم الشیطن فانساهم ذکر الله اولئک
حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن هم الخسرون ۰ غالب آگیا اونپر شیطان سو
بھلادی اُن کو خدا کی یاد وہ شیطان کے گروہ ہین سُنلو شیطان ہی کے گروہ نقصان مین ہین یہ آیت
حدیث طیبہ نے وہابیہ کے حق مین ہی آیت بھی اور خود حدیث صحیح بخاری مین انکا قرن الشیطان ہونا ثابت ۱۲ منہ

بلا شبہہ وہابیہ مذکورین اور اون کے پیشواے مسطور پر بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کفر لازم
اور حسب تصریحات جماہیر فقہاے کرام اصحاب فتاوی اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک
المنعام ان پر حکم کفر ثابت و قائم اور بظاہر اونکا کلمہ پڑھنا اس حکم کا نافی اور اون کو نافع
نہین ہوسکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہین ہوتا
جب کہ اوسکا قول یا فعل اوسکے دعوے کا مکذب ہو کیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے
کلمہ پڑھے بلکہ نماز روزہ حج زکوۃ بھی ادا کرے باایںہمہ خدا اور رسول کی باتین جھٹلائے یا خدا
و رسول و قرآن کی جناب مین گستاخیان کرے یا زنار باندھے بت کے لیے سجدہ مین
گرے تو وہ مسلمان قرار پا سکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اوسکے کام آسکتا ہے
ہرگز نہین ہم ابھی حاشیہ خطبہ مین یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کر چکے **درمختار**
مطبع ہاشمی ص ۳۱۸ اتیانہ بھما علی وجہ العادۃ لم ینفعہ مالم یتبرأ ترجمہ
اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ دیگا جب تک اپنی اس کفری بات سے توبہ نہ کرے
انکے مذہبی عقیدون ان کے پیشواے مذہب کی کتابون مین بکثرت کلمات کفریہ ہین جنکی
تفصیل کو دفتر درکار اور خود انکے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان مین (جسے یہ لوگ
معاذ اللہ کتاب آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب ٹھنتے ہین) اپنے اور
اپنے سب پیرون کے ظلم کھلا کافر ہونیکا صاف اقرار کیا ہے مین پہلے انکا وہ **اقراری
کفر** نقل کرون پھر بطور نمونہ صرف بعض کفریات ان کے اور لکھون **رسول اللہ**
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک حدیث مین ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا
نہوگا جب تک لات و عزی کی پھر پرستش نہو۔ وہ یون ہوگی کہ اللہ تعالی ایک پاکیزہ
ہوا بھیجیگا جو ساری دنیا سے مسلمانون کو اٹھا لیگی جسکے دلمین رائی برابر بھی ایمان ہوگا

وہ اُٹھا لیا جائیگا جب زمین میں نرے کافر رہجا ئینگے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہوجائیگی
تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۳ھ صفحہ ۴۴ پر یہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی
اور خود اسکا ترجمہ کیا کہ پھر بھیجیگا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لیگی جسکے دلمیں ہوگا
ایک رائی کے دانے بھر ایمان سو رہجا ئینگے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں سو
پھر جاوینگے اپنے باپ دادون کے دین پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی
صراحۃً ارشاد فرما دیا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال لعین ونزول عیسیٰ مسیح علیہ الصلاۃ والتسلیم کے
بعد آئیگی تقویۃ الایمان میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اوسکا ترجمہ کیا صفحہ ۴۵
نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈ یگا اسکو پھر تباہ کریگا اسکو پھر بھیجیگا
اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کیطرف سے سو نہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اسکے دلمیں ذرہ بھر
ایمان ہو مگر کہ مار ڈالیگی اوسکو باؤ یہ حدیث مذکور لکھکر اسی صفحہ پر صاف لکھدیا
سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا یعنی نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح
کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبون وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانون کے کافر مشرک بنانے
کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جمادی اور کچھ پروا نہ کی
کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دلمیں رائی برابر
بھی ایمان تھا مر گیا اب تمام دنیا میں نرے کافر رہ گئے ہیں تو یہ شخص خود اور اسکے
سارے پیرو کیا دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستے ہیں یہ خود اپنے اقرار سے ٹھیٹ
کافر پکے بت پرست ہیں یہ خود انکا اقراری کفر تھا اب گنیے کہ علماے کرام فقہاے
عظام کی صریح تصریحون سے اس گنتی وجہ سے کفر لازم و کفر یہ ا ہی اقرار کفر کہ جو اپنے
کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے نوازل فقیہ ابو اللیث پھر خلاصہ پھر

تکملہ لسان الحکام مطبوعہ مصر صـ۵ رجل قال انا ملحد یکفر ترجمہ جو اپنے
الحاد کا اقرار کرے کافر ہے **اشباہ** فن ثانی کتاب السیر باب الردۃ قیل لہا انت
کافرۃ فقالت انا کافرۃ کفرت ترجمہ کسی نے کہا تو کافرہ ہے کہا مین کافرہ ہوں وہ کافرہ
ہو گئی **فتاوی عالمگیری** مطبع مصر سنہ ۱۳۱۰ جلد ۲ صـ۲۷۹ مسلم قال انا ملحد یکفر و
لو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بہذا ترجمہ ایک مسلمان اپنے ملحد ہونیکا اقرار کرے
کافر ہو جائیگا اور اگر کہے کہ مین نہ جانتا تھا کہ اسمین مجھپر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائیگا
(کفریہ ۲) اسی قول مین تمام امت کو کافر نایہ خود کفر ہے **شفا شریف** امام
قاضی عیاض صـ۳۶۲ و صـ۳۶۳ نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ
ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کیطرف راہ نکلے وہ یقینا
کافر ہے (کفریہ ۳) **تقویۃ الایمان** صـ۱۲ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار
مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے یہاں اللہ سبحانہ کے علم
کو لازم و ضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اُسکا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اُسکو
اختیار مین ہے چاہے دریافت کر لے چاہے جاہل رہے یہ صریح کلمہ کفر ہے **عالمگیری**
ج ۲ صـ۲۵۸ یکفر اذا وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص اھ
مختصرا ترجمہ جو شخص اللہ تعالی کی ایسی شان بیان کرے جو اُسکے لائق نہین یا اُسے
جہل یا عجز یا کسی نقصان کیطرف نسبت کرے وہ کافر ہے **بحر الرائق** طابع مصر ج ۵
صـ۱۲۹ **بزازیہ** مطبع مصر ج ۳ صـ۳۲۳ **جامع الفصولین** مطبع مصر ج ۲
صـ۲۹۸ لو وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالی کی شان مین ایسی بات
کہی جو اُسکے لائق نہین کافر ہو گیا (کفریہ ۴) جب چاہے دریافت کر لینے کا صاف مطلب

کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہاں اختیار ہے کہ جب چاہے دریافت کر لے تو علم

الٰہی قدیم نہوا اور یہ کھلا کلمہ کفر ہے **عالمگیری** ج ۲ صفحہ ۲۶۶ لو قال علم خدائے قدیم

نیست یکفر کذا فی التتارخانیۃ اھ ملخصاً ترجمہ جو علم خدا کو قدیم نہ مانے کافر ہے

ایسا ہی تاتارخانیہ میں ہے (کفریہ ۵) **ایضاح الحق** مطبع فاروقی دہلی

صفحہ ۹۲ و صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان وجہت و اثبات رویت

بلا جہت و محاذات (الیٰ قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات

مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ میشمارد اھ ملخصاً اسمین صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو

زمان و مکان وجہت سے پاک جاننا اور اسکا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و ضلالت ہے

اسمین اسنے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و گمراہ بتایا شاہ

عبدالعزیز صاحب **تحفہ اثنا عشریہ** مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۴۳ھ صفحہ ۲۵ مین فرماتے ہین عقیدہ

سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و او را جہتے از فوق و تحت متصور نیست و ہمینست

مذہب اہلسنت و جماعت **بحر الرائق** ج ۵ صفحہ ۱۲۹ **عالمگیری** ج ۲ صفحہ ۲۵۹

یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے سے

آدمی کافر ہو جاتا ہے **فتاوی قاضیخان** فخر المطابع ج ۴ صفحہ ۴۲۳ رجل

قال خدائے بر آسمان میداند کہ من چیزے ندارم یکون کفراً لان اللہ تعالیٰ منزہ عن

المکان ترجمہ کسینے کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہین کافر ہو گیا اسلیے

کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے **خلاصہ** کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲ لو قال

نردبان بنہ و بآسمان بر آئم و با خدائے جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالیٰ

ترجمہ یون کہنے والا کافر ہو گیا اسلیے کہ اوسنے اللہ تعالیٰ کے لیے مکان مانا۔

الفریہ (۶) رسالہ یکروزی مطبع فاروقی صہ ۱۴۴ بعد اخبار ممکن ہست کہ بشان

را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصی از نصوص نگردد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ہست۔ اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا مثل یعنے تمام صفات کمالیہ میں حضور کا شریک و ہمسر محال ہے اور بعض علما اسپر دلیل لاتے تھے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل یعنے مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الہی لازم آئے اسکے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالی قرآن مجید دلوں سے بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہوجائیں تو حرج نہیں حرج اسمیں ہے کہ بندے اوسکے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر اونھیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کردے تو تکذیب کہاں سے آئیگی کہ آپ کسیکو وہ نص یاد ہی نہیں جو جھوٹ ہوجانا بتاتے غرض سارا ڈر بندوں کا ہے جب انکی مت ماردی پھر پرواہ کیا ہے تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا

(۱۰) شفا شریف صـــ ۳ من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ و نبوۃ نبینا

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ اولم یدعہا فہو کافر باجماع ترجمہ جو اللہ تعالی کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باینہمہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اسمیں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے)

حضرات انبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا کا کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا

اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہوگا۔ اس مسئلے میں شخص مذکور اور اوسکے کاسہ لیسوں کے اقوال سخت ہولناک و بیباک و ناپاک ہیں جنکی تفصیل و تشریح اور اُن کے رد بلیغ کی تنقیح ہماری کتاب سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح سے روشن (کفریہ ۷) یکروزی ۱۲۵ ۱۴۵

لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آن بر ملئکہ و انبیا خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد اسمیں صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کرسکتا ہے وہ سب خدائے پاک کی ذات پر بھی روا ہے جسمیں کھانا پینا سونا پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا جلنا ڈوبنا مرنا سب کچھ داخل لہذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج (کفریہ ۹) یکروزی ۱۴۵ عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحنہ میشمارند و اورا جلشانہ بآن مدح میکنند بر خلاف اخریں وجہا و صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت تنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نماید ہمان شخص ممدوح میگردد بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ یا ہرگاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز او بند گردد یا کسے دہن اورا ببندد ایں شخص نزد عقلا قابل مدح نیستند بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب و تنزھا عن التلوث بہ از صفات مدح است اھ ملتقطا اسمیں صاف اقرار ہے کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا ممتنع بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال بالذات نہ ممتنع بالغیر نہ ممتنع عقلی نہ محال شرعی صرف محال عادی ہے اور وہ تصریح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ایسا بھی نہیں جیسے گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالیٰ کی تو اوسمیں مدح کرتے ہیں اور گونگے کی نہیں تو ضرور ہوا کہ کذب الٰہی محال عادی بھی

بھی نہو یہ صریح کفر ہے اور اسمین ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر
جھوٹ ہر طرح روا ہو تو اُسکی کسی بات پر اطمینان کیلئے (کفریہ ۹) اسی قول مین
صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالی مین عیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحۃً ترفع کے لیے
اُس سے بچتا ہے یہ صراحۃً اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب و آلودگی ماننا ہے کہ یہ
بھی مثل کفریہ ہفتم ہزارون کفریات کا خمیرہ ہے عالمگیری قول مذکور در کفریہ ۳
اعلام بقواطع الاسلام مطبوع مصر سنہ ۱۲۹۲ھ صفحہ ۱۵ من نفی او اثبت ما ھو صریح
فی النقص کفر ترجمہ جو اللہ تعالے کی شان مین کوئی ایسی بات نہ - یا - ہان - کہے
جسمین کھلی منقصت ہو کافر ہو جاتے (کفریہ ۱۰) اسی قول مین صدق الٰہی بلکہ اسکی سب
صفات کمال کو اختیاری مانا کہ مصلحۃً عیب و آلائش سے بچنے کو انھین اختیار کیا ہے
جسطرح کفریہ ۳ مین صفت علم غیب کو صراحۃً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور
حادث و نوپیدا ہو گی شرح عقائد نسفی طابع قدیم صفحہ ۲۲ الصادر عن الشیٔ بالقصد
والاختیار یکون حادثا بالضرورۃ ترجمہ جو کسی سے اوسکے قصد و اختیار سے صادر ہو
وہ بالبداہۃ حادث ہوگا اور صفات الٰہی کو حادث ٹھہرانا کلمہ کفر ہے فقہ اکبر حضرت امام
اعظم ابو حنیفہ و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مطبع حنفی سنہ ۱۲۶۹ صفحہ ۲۹ صفاتہ فی الازل غیر
محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالی
ترجمہ اللہ تعالی کی سب صفتین ازلی ہین نہ وہ نوپیدا ہین نہ مخلوق تو جو اونھین مخلوق یا
حادث بتاتے یا اسمین توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفریہ ۱۱ تا ۱۹) اسی
قول مین صاف بتایا کہ جن چیزون کی نفی سے اللہ تعالی کی مدح کیجاتی ہے وہ سب باتین
اللہ عزوجل کے لیے ہو سکتی ہین ورنہ تعریف نہوتی تو اللہ تعالی کے لیے سونا[11] اونگھنا[12]

بہکنا بھولنا جورو بیٹا بندوں سے ڈرنا کسیکو اپنی بادشاہی کا شریک کرلینا ذلت
وخواری کے باعث دوسرے کو اپنا بازو بنانا وغیرہ وغیرہ سب کچھ روا ٹھہراکر ان
سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالی کی مدح کیجاتی ہے آیت لا تاخذہ سنۃ
ولا نوم ترجمہ نہ اوسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آیت لا یضل ربی ولا ینسی
ترجمہ نہ میرا رب بہکے نہ بھولے آیت ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا ترجمہ
اللہ نے نہ کسیکو اپنی جورو بنایا نہ بیٹا آیت ولا یخاف عقبٰہا ترجمہ اسکو
ثمود کے پیچھا کرنیکا خوف نہیں آیت لم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن
لہ ولی من الذل ترجمہ نہ کوئی بادشاہی میں اوسکا ساجھی نہ کوئی دباؤ کے سبب
اوسکا حمایتی یہ سب صریح کفر ہیں (کفریہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم مطبع ضیائی
سنہ ۱۲۸۵ ص ۱۴۵ نسبت بیرخود تا اینکہ روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشان
را بدست قدرت خاص خود گرفتہ چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود
پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا اینچنین دادہ ام وچیزہاے
دیگر خواہیم داد ص ۱۲۳ مکالمہ ومسامرہ بہشت میں آیا ص ۱۵۴ گا ہے کلام حقیقی ہم
شفا شریف ص ۳۶ من اعترف بالٰہیۃ اللہ تعالی ووحدانیتہ ولکنہ ادعی
لہ ولدا او صاحبۃ فذلک کفر باجماع المسلمین وکذا من ادعی مجالستہ اللہ تعالی
والعروج الیہ ومکالمتہ اھ ملخصا ترجمہ جو اللہ تعالی کی الوہیت وتوحید کا قائل ہو
مگر اوسکے لیے جورو یا بچہ ٹھہرائے وہ باجماع مسلمین کافر ہے اسیطرح جو اللہ تعالی
کے ساتھ ہمنشینی اوس تک صعود اوس سے باتیں کرنیکا مدعی ہو ص ۳۶۲ وکذلک من
ادعی منہم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ او انہ یصعد الی السماء ویدخل الجنۃ ویاکل من ثمارہا

وبعائق الحور العین و ہولاء کلہم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ترجمہ
اسیطرح جو جھوٹا متصوف دعوے کرے کہ اللہ تعالے اسے وحی کرتا ہے اگرچہ
نبوت کا مدعی ہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اسکے پھل کھاتا
حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تکذیب کرنیوالے
حور وں کی اس معانقہ کے دعوے پر تو یہ حکم ہے خود رب العزۃ سے ہاتھ ملا کر مصافحہ پر
کیا حکم ہوگا تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۹۹ در حین بعثت ملکہ در حین مناجات و
مکالمہ کہ اعلاے مراتب قرب بشری با جناب خداوندی ست اس ترقی سے
صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت سے خاص تر ہے تو دنیا میں کسیکے لیے
اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعوے صراحۃً اوسکی نبوت کا دعوی ہے تفسیر عزیزی سورۃ
بقر مطبع کلکتہ ۱۲۴۸ھ صفحہ ۴۲۳ زیر قولہ تعالی وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ
منشاے این گفتگو ے ایشان جہل ست زیرا کہ نمی فہمند کہ رتبہ ہمکلامی با خدا عزوجل بس
بلند ست ایشان ہنوز بہ پایۂ اولین آن کہ ایمان ست نرسیدہ اند و آن رتبہ مختص
ست بملئکہ و انبیا علیہم الصلاۃ والسلام و غیر ایشان را ہرگز میسر نمیشود پس فرمایش
ہمکلامی با خدا گویا فرمایش آن ست کہ ما ہمہ را پیغمبران یا فرشتہا سازد شرح عقائد
جلالی مطبع مصر صفحہ ۱۰۶ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے
کلام حقیقی کا مدعی ہو کافر ہے فرمایا المکالمۃ شفاہا منصب للنبوۃ بل اعلی مراتبہا وفیہ
مخالفۃ لما ہو من ضروریات الدین وہو انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ
افضل صلاۃ المصلین ترجمہ اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اسکے مراتب میں
اعلی مرتبہ ہے تو اسکے دعوے کرنے میں بعض ضروریات دین کا خلاف ہے یعنے نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکا انکار ہے (کفریہ ۲۲) صراط مستقیم
صلا از جملہ آن شدت تعلق قلب است بمرشد خود استقلالا ایسے نہ بآن ملاحظہ کہ
این شخص نادوان فیض حضرت حق و واسطہ ہدایت اوست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق
ہمان بیگردد چنانکہ یکے از اکابر ابنطریق فرمود کہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من
تجلی فرماید ہرآئینہ مرا با او التفات در کار نیست شخص مذکور کے پیرو ن سے استفسار
ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بتائین یا خود اسی سے پوچھین کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ
ایک بات کہے دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفر وضلالت بنادینے کا عادی ہے
تقویۃ الایمان صـ۵۶ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی تو اسکے دربار مین یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے مونھ سے اتنی بات سنتے ہی مارے
دہشت کے بیحواس ہوگئے پھر کیا کیجے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک
بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتین مارتے
ہین کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت مین ظاہر ہو
تو ہرگز اسکو نہ دیکھون اللہ پناہ مین رکھے ایسی ایسی باتو لنے ع نے ادب
محروم ماند از فضل رب اھ ملخصا مین کہتا ہون ہاتھ مین ہاتھ ملا کر باتین ہونا
تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہین ع نے ادب محروم ماند از فضل رب
(کفریہ ۲۳) تقویۃ الایمان صـ۱۲ جتنے پیغمبر آئے ہین سو وہ اللہ کیطرف سے
یہی حکم لائے ہین کہ اللہ کو مانئے اسکے سوا کسیکو نہ مانئے صـ۱۶ و ۱۷ اللہ صاحب نے فرمایا
کسیکو میرے سوا نہ مانو صـ۱۸ اللہ کے سوا کسیکو نہ مان حـ اور اونکو ماننا محض
خبط ہے یہان انبیاء و ملئکہ و قیامت و جنت و نار وغیرہا تمام ایمانیات کے ماننے سے

صاف انکار کیا اور اوسکا اقرار اللہ تعالے اور اوسکے رسولونپر رکھدیا کیفر یہ بھی صد ہا
کفریات کا مجموعہ ہے مسلمانون کے مذہب مین جسطرح اللہ عز وجل کا ماننا ضرور ہے
یونہین ان سب کا ماننا جزو ایمان ہے ان مین جسے نمانیگا کافر ہے ہر اردو زبان والا
جانتا ہے کہ ماننا تسلیم وقبول واعتقاد کو کہتے ہین ولہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ
ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہین آیت بقرہ ءَاَنذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ ○ موضح القرآن ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب تو ڈراوے یا نہ ڈراوے
وے نمانینگے آیت یٰس لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○
موضح القرآن ثابت ہو چکی ہے بات ان بہتون پر سو وے نمانینگے آیت
نسا يُؤْمِنُونَ بِمَآ اُنزِلَ اِلَيْكَ موضح القرآن مانتے ہین جو اترا تجھکو
آیت اعراف وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○
موضح اور پیچھا ڑی کاٹی اونکی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتین اور نہ تھے ماننے والے
آیت انعام وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
موضح اور جب آوین تیرے پاس ہماری آیتین ماننے والے تو کہہ سلام ہے
تمیرا آیت بقرہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ موضح مانا رسول نے جو کچھ اترا
اوسکے رب کیطرف سے اور مسلمانون نے سب نے مانا اللہ کو اور اوسکے فرشتونکو
اور کتابون کو اور رسولون کو دیکھو اللہ تعالی تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والون نے
اللہ اور اوسکے فرشتون کتابون رسولون سب کو مانا یہ شخص کہتا ہی اللہ نے فرمایا
میرے سوا کسیکو نہ مانو آیت اعراف قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ

یہ کفر ہو ون موضح القرآن کہنے لگے بائی واسطے جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے
تو اقوال مذکورہ کے صاف یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیا ملٰئکہ کسی پر ایمان نہ لانے
سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہوگا لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان
کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی صفحہ ۱۲ میں ہے

اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو انکو نہ مانے
اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے۔ سبحٰن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ
کو نہ مانے وہ بدعتی جہنمی پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیا کو مانے وہ مشرک دوزخی

کفی اللہ المؤمنین القتال (کفریہ ۲۴) صراط مستقیم صفحہ ۳۸ صدیق
من وجہ مقلد انبیا میباشد ومن وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق ذکی القلب ست
رضا وکراہیت حضرت حق در افعال واقوال مخصوصہ وصحت وبطلان در عقائد خاصہ
۳۹ ومحمودیت ومذمومیت در اخلاق وملکات شخصیہ بنور جبلی خود دریافت مینماید
پس احکام این امور مذکورہ او را بدو وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصا
ودیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموما وعلم کہ بوجہ اول حاصل شد تحقیقی ست
وثانی تقلیدی واگر ذکی العقل ست نور جبلی او بسوئے کلیات ورا رہنمونی میفرماید
پس علوم کلیہ وشرعیہ او را بدو واسطہ میرسد بوساطت نور جبلی وبوساطت انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام پس در کلیات شریعت وحکم واحکام ملت او را شاگرد انبیا ہم میتوان گفت
وہم استاد انبیا ہم ونیز طریق اخذ آنہم شعبہ ایست از شعب وحی کہ آنرا در عرف شرع
بنفث فی الروع تعبیر میفرمایند وبعضے اہل کمال آن را بوحی باطنی می نامند صفحہ ۴۰ ہمین
را بامامت ووصایت تعبیر میکنند وعلم ایشان را کہ بعینہ علم انبیاست لیکن بوحی ظاہری

متعلق نشده به حکمت می نامند ص۲۱ لا یا اور الحفاظتے مثل محافظت انبیا که مسمے
به عصمت ست جائز میکنند ص۲۲ ندا فی که اثبات وحی باطن و حکمت و وجاہت

و عصمت مر غیر انبیا را مخالف سنت و از خبیث اختراع به بجهت ست ندا فی که از ما
این کمال از عالم منقطع شده اند اهر خصما اس قول زیاپاک ہین اس قائل بیباک
نے بے پرده و حجاب صاف صاف تصریح کین کہ بعض لوگون کو احکام شرعیہ جزئیہ
و کلیہ بےوساطت انبیا اپنے نور قلب سے بھی پہنچتے ہین خاص احکام شرعیہ مین بغیر
وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیا کے مقلد ہین اور ایک طرح مقلد انبیا سے آزاد احکام
شرعیہ مین خود محقق وہ انبیا کے شاگرد بھی ہین اور ہمہ استاد بھی تحقیقی علم وہی ہے جو اوس
نے توسط انبیا خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیا کے ذریعہ سے جو ملتا ہے وہ
تقلیدی بات ہے وہ علم مین انبیا کے برابر ہمسر ہوتے ہین فرق اتنا ہے کہ انبیا کو ظاہری
وحی آتی ہے انکو باطنی وہ انبیا کے مانند معصوم ہوتے ہین اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے
یہ کھلم کھلا غیر نبی کو نبی بنانا ہے جسے ایک معصوم کو افعال و عقائد وغیرہا او شرعیہ مین احکام
الٰہیہ نے توسط انبیا خود بذریعہ وحی آتے پھر نبوت اوکس شے کا نام ہے فقط وحی
باطنی ہونا کچھ منافی نبوت نہین بہت انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو وحی الٰہی باطنی طور
پر آتی کہا جاتا ہے کہ سیدنا داود علیہ الصلاۃ والسلام کی وحی اسیطرح کی تھی کما اعلمہ
الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری خود حضور اقدس سید الانبیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کو بہت احکام اسی وحی باطنی سے آئے جسے نفث فی الروع کہتے ہین علمانے جو انبیا
علیہم الصلاۃ والسلام پر وحی آنیکی سات صورتین لکھین انہین یہ بھی ذکر فرمائی کما فی
العمدۃ والارشاد وغیرہما تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق

اگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہیں مشکوٰۃ شریف مطبع انصاری

سنہ ۱۳۲۱ھ صفحہ ۴۵۲ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا

لن تموت حتی تستکمل رزقہا الحدیث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس نے میرے باطن

میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مریگا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے رواہ البغوی فی شرح

السنۃ نلت ونحوہ رواہ الحاکم عنہ والبزار فی مسندہ عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیر عن

الحسن بن علی علیہم السلام نیز کرجبرئیل کا لبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ

تعالیٰ عنہم اجمعین شفا شریف سے زیر کفریہ ۱۲ اگر را کہ صرف وحی کا مدعی کافر ہے

اگرچہ نبوت کا دعوے نہ کرے تفسیر عزیزی صفحہ ۴۴۲ معرفت احکام شرعیہ بدون توسیط

نبی ممکن نیست تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۴۰ انچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را

وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برود و وضع حمل نماید دروغے سنت پر ہیزہ زیرا کہ کسے از فرق

اسلامیہ ونحیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم

این را مسلم میداشت غرض اس ناپاک کلمے کے کلمۂ کفر ہونے میں اصلا شک

نہیں اور اور کلمیں اور جو خباثتیں ہیں مثلاً غیر نبی کو تقلید انبیا سے من وجہ آزاد

اور احکام شرعیہ میں خود محقق اور علوم میں حضرات انبیا کا ہمسر وہم استاد

اور بتقلید روافض مثل انبیا معصوم ماننا اونکی شناعتیں ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہیں

یہاں صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ پر اقتصار کروں الدر الثمین شاہ

صاحب مطبوعہ مطبع احمدی صفحہ ۲۵ مسالتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوالا روحانیا

عن الشیعة فادمی الی ان مذہبہم باطل وابطال مذہبہم یعرف من لفظ الامام ولما

افقت عرفت ان الامام عندہم ہو المعصوم المفترض طاعتہ الموحی الیہ وحیا باطنیا

وہذا ہو معنی النبی فمذہبہم یستلزم انکار ختم النبوة قبحہم اللہ تعالی ترجمہ مین نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے رافضیون کے بارے مین روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا

کہ اُنکا مذہب باطل ہی اور اُسکا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھے ہوش آیا

مین نے پہچانا کہ اون کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اوسکی اطاعت فرض

اور اُسکیطرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہین تو اُن کے مذہب سے ختم

نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ اونکا برا کرے) دیکھو یہ وہی امامت وہی

عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم

بتاتے ہین کیون صاحب اُن رافضیون کو تو کہا گیا کہ اللہ اُنکا برا کرے کیا اہی

نہ کہا جائیگا کہ اونکیطرح اسکا بھی برا کرے اور اسے اُن کے ساتھ ایک زنجیر مین

باندھے آمین غالباً اصل مقصود اپنے پیر پرانے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب امیر خان

کے یہان سوارونمین نوکر اور بیچارے نرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنانا تھا

اُسکی یہ تمہیدین اوٹھائی گئی تھین کہ بعض اولیا اس طرح کے بھی ہوتے

ہین آدھر یہ وحی و عصمت غیر ثبت کھے بگھار نبوت کا پورا خاکہ اقبار اخیر مین یہ بھی جتادی

کہ اس مرتبہ کے لوگونکو دنیا سے معدوم نجانیو قیامت تک ہوتے رہینگے پھر یہان

تو یہ بتادیا کہ اسمر نبی کو حکمت کہتے ہین ادھر ختم کتاب مین اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ

و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگو ہین لکھکر پچھلا نتیجہ دکھا دیا کہ امثال این وقایع و

اشباہ ایمعانی اصلاً در پیش آمدنا اینکہ کمالات طریق نبوت بذروہ علیا ست

پیشینگوئی ابن خلدون کے مضمون

خود رسید والہام وکشف العلوم حکمت انجا یسد لیس کھلگیا کہ اس زمانے کے وہ
وحی والے معصوم انبیا کے ہم استاد تقلید انبیا سے آزاد جو واسطہ انبیا احکام
شریعت خدا سے پانے والے یہ پیرجی ہین یہین تو اس عبارت کا قائل ہون کہ ابتدا
یون نہ کہدیا کہ پیرجی معصوم ہین پیرجی پہ وحی اوترتی ہے بلکہ یون پانی باندھا کہ صد
کتاب مین عجب چھانہ بعض اولیا کے لیے ان منصبون کا ثبوت ما اور بنام حکمت
سے کیا پھر حیا دیا کہ خبردار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے مین ایسے کہان نہین بلکہ ہمیشہ رہینگے
پھر آخر کتاب مین پیرجی کے لیے درجہ حکمت ثابت کردیا جسے لیس سمجھ جاؤ یہ وہی منصب
ہو جسکا ہم نام وحال سب کچھ اوپر بتا آئے ہین غرض یہ تو ساری جگمگی مگر تین کھٹک
رہگئے تھے ایک سب مین بڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب
ہوگا اسکی فکر کو وہ مسئلہ گڑھا کہ اللہ تعالے کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہین۔
ظاہر ہے کہ جب کلام الٰہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے نکلجائیگا
اوسکی بات جھوٹی ہونی جائز ورو استجھنے لگینگے تو پھر آیت سے اعتراض کا محل
نہ رہیگا دوسرا اندیشہ پیرجی الف کے نام سے نہین جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھا
کہ نبی اوجیلیم یہ کیسا خبط نہ رہا تو اسکا یہ سامان کرلیا کہ پیرجی رسول اللہ صلے
اللہ تعالی علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہین اسیلیے نرے امی رہے

ہے ازبکہ نفس عالی حضرت ایشان بکمال مشابہت جناب رسالت مآب
علیہ افضل الصلوات والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ بنا برعلیہ لوح فطرت
ایشان از نقوش علوم رسمیہ وراہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر صفے ماندہ
بود افسوس پیرجی کا عیب چھپانیکو رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

ساتھ ایسی تشبیہ تھا شریف میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا صـ٣٢

ما وقر النبوۃ ولا عظم الرسالۃ ولا عزر حرمۃ المصطفیٰ (الی قولہ) فحق ہذا ان یدرء

عنہ القتل الادب والسجن الخ صـ٣٢ اکوان النبی امیا آیۃ لہ وکون ہذا امیا نقیصۃ

فیہ وجہالۃ ترجمہ اوسنے نہ نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی اگر اوس سے قتل دفع کریں تو اوسکی سزا تعزیر

و قید ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امّی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہے اور اس شخص کا

امّی ہونا اسمیں عیب و جہالت تیسرا بڑا اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا

کرکے اگر براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی ذی علم ہی نے بقصد تفضیح و تعجیز درخواست

کردی تو کیسی بنیگی اسکی یوں بھاری پیش بندی کر لیگئی تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ

سلطان خان صـ١٦ اور اس شخص سے کچھ معجزہ ہو اسکو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتیں یہود اور

نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور مکہ والے اگلے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا

ایسی ہی باتوں کے مٹانے کو آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور

مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہو ر اندا گیا خدا کے

غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اھ ملخصاً ظاہر ہے کہ عوام بیچارے اتنی بھاری

بھاری ڈراوے موٹے موٹے لعنت سنکر کانپ جائینگے پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان

نہ لائیگا پیش بندی ان سب کا رستہ بندوں نے کام پورا کر دیا تھا پیرجی کی مہر کا کندہ

اسمہ احمد قرار پایا تھا خطبوں میں پیرجی کے نام پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قہر الٰہی سے [illegible] سے سب بنی بنائی بگاڑ دی

پٹھانوں کے خنجر موذی کش نے جھٹ سے پیٹ پھاڑ دیے پیرجی کی جی ہی میں رہی

بات ہونے پائی ہ وحی و عصمت کی کرامات نہ ہونے پائی ہ فقطع دابر القوم الذین ظلموا وقیل الحمد للہ رب العالمین کفریہ ۵ تقویۃ الایمان صفحہ حدیث تو یہ لکھی ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ جو دہی اوس کا ترجمہ یون کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اوسکو آگے جو گستاخی کی رگ اوچھلی جھٹ آفت کی (ف) لکھکر فائدہ یہ جڑ دیا یعنے مین بھی ایک دن مر کر مٹی مین ملنے والا ہون اوسکے حامی اوسکے پیر وایمان سے بتائین یہ حدیث کے کس لفظ کا مطلب ہے کہان تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گزرے کہان یہ فائدہ خبیث کہ مر کر مٹی مین ملنے والا ہون کیون یہ کیسا کھلا افترا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار ترجمہ جو دانستہ مجھپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنالے) وہابی صاحبو ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ترجمہ بیشک اللہ تعالی نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبرون کے بدن کھائے **فائدہ** یہ حدیث ابوداود ونسائی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و بیہقی وغیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی امام الائمہ ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی نے اسکی تصحیح اور امام عبد الغنی و امام عبد العظیم منذری نے تحسین کی حاکم نے کہا بشرط بخاری صحیح ہے ابن دحیہ نے کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے) وہابی صاحبو تمھارے

پیشوا نے ہمارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی جناب میں کیسی صریح گستاخی

کی زرقانی شرح مواہب مطبع مصر جلد ۱ صفحہ ۲ فی الکامل للمبرد مما کفر بہ

الفقہاء الحجاج انہ رای الناس یطوفون حول حجرتہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فقال

انما یطوفون باعواد ورمۃ قال الدمیری کفروہ بہذا لانہ تکذیب لقولہ صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء رواہ ابو داؤد ترجمہ

ابو العباس مبرد نے کامل میں لکھا کہ ان باتوں میں جنکے سبب علمائے کرام نے حجاج

ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اوسنے لوگوں کو روضہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکڑیوں اور گلے ہوئے جسم کا طواف کر رہے

ہیں علامہ کمال الدین دمیری نے فرمایا علما نے اس قول پر اسوجہ سے اوسکی تکفیر

کی کہ اسمیں ارشاد حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تکذیب ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے

زمین پر انبیا کا جسم کھانا حرام کیا ہے **فائدہ** یہ روضہ اقدس کا طواف کرنے والے تابعین

یا اقل درجہ تبع تابعین تو ضرور تھے (کفر یہ ۲۶) **تقویۃ الایمان** کی ابتدا

میں شرک کی کچھ قسمیں اور اونکا اجمالی بیان گڑھا کہ یہ باتیں فلان قسم شرک سے

ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ فصلیں مقرر کیں ان فصلوں میں جو

کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہے صفحہ ۷ پر اسی بیان اجمالی میں لکھا جتنی برائی کی

اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیا اولیا کی یہ شان نہیں جو کسیکو مصیبت کے وقت

پکارے وہ مشرک ہو جاتا ہے اسمیں لکھا صفحہ ۱۰ جو کوئی انبیا اولیا کی اس قسم کی

تعظیم کرے مشکل کے وقت انکو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے

ان چاروں طرح کے شرک کا صریح قرآن و حدیث میں ذکر ہے اس لیے

مدظلہ العالی

اس باب میں پانچ فصلیں کہیں اور مضمین غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوے
ہوا اور آگے ساری کتاب اسی دعوے کا بیان وثبوت اب یہ دعوے تو یاد رکھیے
کہ جو کوئی انبیا اولیا کو پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی فصلوں میں اسکا بیان
سنیے صـ۱۷ اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ
اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ
لوگونکو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیا وانبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا کو ناکارے لوگ کہنا
یہ اونکی جناب میں کیسی گستاخی نہیں کیا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں گستاخی
کفر خالص نہیں جسکی تفصیل شفا شریف اور اوسکی شروح وغیرہا کتب ائمہ میں ہے
(کفریہ ۲۷) تقویت الایمان پہلی فصل میں اوسی دعوے کا کہ (انبیا و اولیا کو
پکارنا شرک ہے) ثبوت سنیے صـ۱۸ ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اوسنے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو
بھی چاہیے کہ اپنے ہر کام پر اوسکو پکاریں اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک
بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اوسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے
بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے مسلمانو ایمان سے کہنا حضرات
انبیاء واولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی
زبان سے نکل سکتے ہیں جسکے دل میں رائی برابر ایمان ہو شاید اس شخص نے اپنے اور اپنے
طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا کہ ان میں کوئی
ایسا بھی نہ رہا جسکے دل میں دانہ خردل کے برابر ایمان ہو اور حضرات انبیا سے اوسی
کچھ کام نہونا بہت ٹھیک ہی کہ جب اسکے اس میلے گندے مذہب میں اون کا
ماننا ہی روا نہیں بلکہ کفر ہے تو دین تو بن گیا اور دنیا جو ایسوں

کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اسمیں کسی نبی کی سرکار سے ٹکا جھینہ جمعہ کی روٹی ملنی
کی بھی امید نہیں تو زوال دنیا کے ایسے کمانے والے پوتوں کو انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفریہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفریہ اٹھائیس سے

بہ نزخیث صراط مستقیم مقتضائے ظلمات بعضها فوق بعض

از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر ست و صرف ہمت بسوے شیخ و امثال

آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق

در صورت گاؤ و خر خود ست کہ خیال آن با تعظیم و اجلال بسویداے دل انسان میچسپد

بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آنقدر چسپیدگی میبود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر میبود و

این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد مسلمانو
خدارا ان ناپاک شیطانی ملعون کلموں کو غور کرو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی طرف نماز میں خیال لیجانا ظلمات بالائے ظلمات ہے کسی فاحشہ رنڈی
کے تصور اور اوسکے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی بُرا ہے اپنے بیل یا گدھے
کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے ہان واقعی رنڈی نے تو دل
نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی اندرونی صدمہ نہ پہنچایا پہنچایا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم میں وخاتم النبیین پڑھ کر تازی نبوتوں کا
دریا جلایا اون کا خیال آنا کیون نہ قہر ہو اون کی طرف سے دل میں کیون
نہ زہر ہو مسلمانو للہ انصاف کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان و قلم سے
نکلنے کا ہے حاش للہ آریوں پنڈتوں وغیرہم کھلے کافروں مشرکوں کی
زبان میں دیکھو جو انھوں نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنے کو لکھی ہیں شاید

کفریہ ۲۸ و ۲۹

انھیں کبھی اسکی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمھارے پیارے نبی تمھارے
رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نسبت لکھے ہون کہ اونھیں مواخذہ دنیا کا اندیشہ
مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ جبر کر دیکھیے کہ اوسنے کس جگرے سے محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت بیدھڑک یہ صریح سب و دشنام کے
لفظ لکھدیے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا
اصلا اندیشہ نہ کیا **مسلمانو** کیا ان گالیون کی محمد رسول اللہ کو اطلاع
نہ ہوئی یا مطلع ہو کر انسے اونھیں ایذا نہ پہنچی ہان ہان واللہ واللہ اونھیں اطلاع
ہوئی واللہ واللہ اونھیں ایذا پہنچی واللہ واللہ جو اونھیں ایذا دے اسپر دنیا و
آخرت مین اللہ جبار قہار کی لعنت اوسکے لیے سخت تر عذاب شدت کی عقوبت **آیت**
ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد
لہم عذابا مہینا **ترجمہ** بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ اور اوسکے رسول
کو انپر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت مین اور اونکے لیے تیار رکھا ہی ذلت والا
عذاب **آیت** والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم ۝
ترجمہ جو ایذا دیتے ہین اللہ کے رسول کو ان کے لیے دکھ کی مار ہے **مسلمانو**
پھر ان تشنیعون کا ایمان دیکھیے ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر اسلام کے کا بھینچ نکلیا
وکیہ ہے کچھ دیکھتے ہیں کچھ سنتے ہیں اور پھر وہ ویسا ہی امام کا امام ہے اوسکے چیلے بیدام کے
غلام جنکی السیہ حرکات و اسلام کا نام مسلمان و دین جنھین قرآن عظیم فرماتا ہے
آیت لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من
حاد اللہ و رسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او

ف ۵ اور اونکی شان عالی تنقیص اور گستاخی کفر جبکی مبارک مقدس نور تفصیل شفا شریف اور اوسکی شروح مین سیف ۱۲ کل السیوف

عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ

ترجمہ تو نہ پائیگا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اوس سے جسنے ضد باندھی اللہ اور اوسکے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اون کے دلوں میں ایمان اور مدد فرمائی اونکی اپنی طرف کی روح سے۔ **وہابی صاحبو** مسلمان بننا چاہتے ہو تو حضور پر نور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر جماؤ جو اون کی جناب عالم مآب میں گستاخی کرے اگر تمھارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ بہزار زبان وصد ہزار دل اوس سے تبری کرو تحاشی کرو اوسکے سایہ سے نفرت کرو اوسکے نام محبت پر لعنت کرو ورنہ اگر دوسرا تمھیں اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اور چیز ہے وائے بے انصافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اوسکے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہو بس پاؤ تو کچا نکل جاؤ وہاں ذرا ولمین نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر مین ڈالو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اوسکی امامت و پیشوائی کا دم بھرو ولی جانو امام مانو جو اوسے برا کہے اولٹی اوسی سے دشمنی ٹھانو بد لگام کی بات مین سو سو طرح کے پیچ نکالو رنگ رنگ کی تاویلین ڈھالو جیسے بنے اوسکی بگڑی سنبھالو اوسکی حمایت مین عظمت مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ کیا ایمان ہے کیسا اسلام ہے کیا اسیکا نام ہے ع اے راہ روپشت بمنزل ہشدار۔ مزہ یہ ہے کہ وہ خود تمھاری ساری بناوٹو نکا دبا جلا گیا **تقویۃ الایمان**

یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر مین لفظ بے ادبی کا بولیے اور اوس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے معما او

پہیلی بولنے کی اور جگہ مین کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہین بولتا اسکے واسطے

دوست آشنا ہین نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیجیے تو اس کھلی گستاخی مین کوئی تاویل

کی جگہ بھی نہین مین جانتا ہون تم یون نہ سمجھوگے ذرا اپنے کلیجے پہ ہاتھ رکھکر دیکھو اور آنکھیں

بند کرکے بہ نگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیری کان

گدھے کے سے ہین تیری ناک سجو کی سی ہے تو کیا اوسنے اپنے باپ کو گالی نہ دی یا کوئی سعادتمند

نجدی اوٹھکر اپنے بدلگام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف گدھے کے

بھونکنے سے مشابہ تھی اونکا دہن شریف سوئر کی تھوتھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیسا

سمجھوگے کیا اپنے طائفے مین رکھوگے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کردوگے

اب متعین ظاہر ہوگا کہ اس خبیث بددین نے ہمارے عزت والے رسول دوجہان کے

بادشاہ عرش بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ لعنتی کلمات لکھے انھون نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا چہ جائیکہ اسے اپنے پیچھے پکے اسلامی گروہ مین کیونکر داخل کر سکتے ہین ذرا یہ فرق بھی دیکھتے جاؤ کہ ہمنے جو نظیرین دی تھین صرف تشبیہ پر قناعت کی کہ تم جانو جب نری تشبیہ ایسی ہے تو بدرجہا بدتر بنانے مین مسلمانون کا کیا حال ہوا ہوگا۔ الا لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ وآلہ وبارک وسلم مسلمانو اور ذرا اس پاک وجہ کو تو خیال کرو (خاک بدہن) یہ بدرجہا بدتر ہونا اسلیے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا تو عظمت کے ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو نماز مین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچائیگا اقول الحمد للہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذو العرش جل وعلا کی بنائی ہوئی ہے کسی کافر کا فرش کے مٹائے نہ مٹیگی چودھوین رات کے چاند کا چمکتا نور کہین کتون کے بھونکنے سے کم ہوا

[illegible]

ہ مہ فشاند نور و سگ عو عو کند ۞ ہر کسے بر خلقت خود می تند ۞ اس شخص کے نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا خیال آنا موجب شرک ہے کہ وہ جب آئیگا عظمت کے ساتھ آئیگا مگر واللہ العظیم کہ شریعت رب العرش الکریم میں نماز نرے اونکے خیال با عظمت و جلال کے ناقص ہے اس سے کہو کہ اپنے شریکوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی لے کہ تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جسنے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب کی اور جسمیں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا مسلما تو کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف خیال کرنے کا حکم نہوا بیشک ہوا اور واقعی انکا خیال مسلمان کے دلمیں جب آئیگا عظمت وجلال ہی کے ساتھ آئیگا کہ اسکا تصور ان کے پاک مبارک تصور کو لازم بیّنا بمعنے الاخص ہے اور عرض سلام تو خاص لغرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اونکے خیال بلکہ خاص نماز میں اونکے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے ولکن المنافقین لا یعلمون احیاء

العلوم مطبع لکھنو ج ۱ صـ ۹۹ احضر فی قلبک النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ التحیات میں نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر ج ۱ صـ ۱۳۹ او ۱۵۱ سمعت سیدی علیا الخواص رحمہ اللہ

تعالے یقول انما امر الشارع المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہد لینبہ الغافلین فی جلوسہم بین یدی اللہ عزوجل علی
شہود نبیہم فی تلک الحضرۃ فانہ لا یفارق حضرۃ اللہ تعالیٰ ابداً فیخاطبونہ بالسلام مشافہۃ
ترجمہ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے
نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لیے
حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انھیں آگاہ
فرمادیں کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں جیسے کہ حضور
کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پر سلام عرض کریں حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صاحب مطبع صدیقی
ص ۱۲۱ ثم اختار بعد السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنویہا بذکرہ و
اثباتا للاقرار برسالتہ واداء لبعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد التحیات میں نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اونکا ذکر پاک بلند کرنے اور انکی رسالت
کا اقرار ثابت اور اون کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیے اولیائے
عظام و علمائے کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اوسے ہوائے
لدنیہ وغیرہا ائمہ کی کتب سے نقل کروں اس سے یہ بہتر کہ ان غیر مقلدوں کے امام آخر
زمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ او نپر اشد و سخت تر ہے
مسک الختام نواب بھوپال مقام ص ۲۴۴ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان
وقرۃ العین عابدان ست در جمیع احوال او قات خصوصاً در حالت عبادات و نورانیت
وانکشاف درین محل بیشتر و قوی ترست و بعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ
این خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلاۃ والسلام در ذرائر

موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر ست پس مصلی باید کہ ازین معنی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نبود تا بانوار قرب و اسرار معرفت منور و فائز گردد آرے در راہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیست ہمی بینمت عیان و دعا می فرستمت ۔

اس عبارت مین نواب بہادر فرماتے شرکون کے انبار لگا گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہر عبادت مین مسلمانون کے پیش نظر ہین ایک شرک نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرہ ممکنات مین موجود و حاضر ہین دو شرک نمازی کو نماز مین نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مشاہدہ سے ہرگز غافل نہونا کہ قرب الہی پائے تین شرک مگر یہ کہیے کہ اگلی سلطنتوں مین سے بڑے لوگون کو تین خون معاف ہوتے تھے گورنمنٹ وہابیہ سے نواب بہادر کو تین شرک معاف ہین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس طرح سے عباد اللہ الصلحین کیا شرک سے بچ رہیگا کہ امثال ان امور مین سبکو شامل مسلمانو کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت نہین اور حضرت امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالی عنہما کے نزدیک تو فرض ہے پھر درود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہین تو کیا ہے درود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خیال با عظمت و جلال سے انفکاک کیونکر ممکن مسلمانو ہر رکعت مین الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام و منفرد پر واجب اور ان غیر مقلد وہابیون کے یہان سب پر فرض ہے ان سے کہو اسمین سے صراط الذین انعمت علیہم نکال ڈالین یعنے راہ ان کی جنپر تو نے انعام کیا جانتے ہو وہ کون ہین ہان قرآن سے پوچھو وہ کون ہین اُولٰئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین ترجمہ جنپر خدا نے انعام کیا وہ انبیا اور صدیق اور

اور شہدا اور نیک لوگ ہین) جب صراط الذین انعمت علیہم پڑھکر اونکی راہ مانگی
جائیگی ضرور عظمت کیساتھ انکا خیال آئیگا اور وہ اسکے نزدیک شرک ہے تو الحمد ہی سے اس شرک
کے دور کرنیکی کوشش کرین صرف غیر المغضوب علیہم ولا الضالین رکھین کہ
انبیا و صدیقین کی جگہ نماز مین یہود و نصارے کی یادگار تو ہے بلکہ اھدنا الصراط المستقیم بھی
رکھنے کے قابل نہین کہ حدیث مین اوس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صدیق
اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما مراد لیے گئے ہین فتح الخبیر شاہ ولی اللہ دہلوی
مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ ص ۲ الصراط المستقیم کتاب اللہ و قیل رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم و صاحباہ مسلمانو مین لفظ الحمد کو کہتا ہون [illegible] ایک کے سوا قرآن
عظیم کی کسی سورت کا نماز مین تلاوت کرنا اس وہابی شرک سے نہ بچیگا جن سورتون مین حضور
پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا دیگر انبیائے کرام یا ملائکۂ عظام یا صحابۂ
کبار یا مہاجرین و انصار یا متقین و محسنین و عباد اللہ الصالحین کی صریح تعریفین ہین انکا
تو کہنا ہی کیا ہے یونہین وہ بھی جنمین حضرات انبیا علیہم الصلاۃ والثنا کے قصص مذکور ہین کہ
اونکا تصور بھی آپکی عظمت ہی سے آئیگا جسکا اس شخص کو خود اقرار ہے انکے سوا گنتی ہی کی
سورتین حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ذکر صریح سے خالی ہونگی
اور کچھ ہو تو کم سے کم حضور سے خطاب ہونگے جیسے چارون قل تبت مین لکھا ہو حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر لکھا ہوا ہے کہ اوسکی تلاوت مین ضرور
خیال جائیگا کہ یہ بھاری انتقام اللہ عزوجل کیطرف سے لے رہا ہے جو محبوب
عشاق الٰہی کی جناب مین گستاخی کرنے پر اوتر رہا ہے لایلف قریش مین
اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا صراحۃً ذکر نہین تو کعبۂ معظمہ کا ذکر

ہے اور وہ بھی بکمال تعظیم کے ساتھ اپنی ربوبیت کو اوسکی طرف اضافت فرمایا
اوسکا تصور کب نمازے عظمت آئیگا بلکہ ظاہر صرف سورہ تکاثر اس عالمگیر وبا
سے بچیگی باقی تمام و کمال ہر سورت کی تلاوت شرک مین ڈالیگی پھر تکاثر بھی
بچی تو صرف شرک سے معصیت کراہیت سے اُسے بھی نجات نہین کہ مقابر
وجحیم واموال وغیرہم کا خیال اوسمین بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ نہ آکر خیال
انبیا و اولیا کے شرک مین نہ ملا تو خیال گاؤ خر کی قباحت مین تو شریک ہوگا
تف ہزار تف ایسے ناپاک اختراع پر مسلمانو مین صرف نماز ہی مین گفتگو
کرتا ہون نہین نہین اسکے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک
ہے کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہین کیا اس عبادت
مین شرک روا ہے حاشا کسی عبادت مین روا نہین اور قرآن کی سورتین
محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نعت اور ان کے
ذکر اون کی یاد اونکی تعظیم اون کی تکریم سے گونج رہی ہین تو عبادت تلاوت
نے تصور عظمت سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کیونکر منصور تو اس
سے بچو بائی شرک سے کدھر مفر غرض اس دشنام صریح سے قطع نظر یہ وجہ
قبیح خود اقبح القبائح ومجموعہ صدہا کفریات وفضائح ہے مسلمانو
تم نے دیکھا کیسی خبیث وناپاک وجہ کے حیلے سے اس شخص نے تمہارے
پیارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعوے
اسلام باقی ہے سبحن اللہ یہ مونھ اور یہ دعوے - رب انی اعوذ
بک من ھمزات الشیطین و اعوذ بک رب ان یحضرون ۝

تنبیہ مین نے اس کفریہ ملعونہ کی تفضیح وتقبیح مین ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ
یہ مقام اس شخص کی اشد شقاوت کا تھا اور مین نے نہ دیکھا کہ ہمارے علما نے یہان کلام کو
کامل رنگ تفصیل دیا ہو اب اس قول خبیث اخبث الاقوال بلکہ ارجس الابوال کے بعد
مجھو اوسکے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہین کہ طول وجہ ملال ہو مگر اجمالاً
اتنا اور سن لیجیے کہ اوسکے حصے مین جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعدد ابواب جہنم سات
کلیات کفریہ ایسے ہین (۱) جابجا قرآن عظیم ایک آیت فرمانے اور یہ صاف اوسے
غلط و باطل کہہ جانے شفا شریف صہ ۳۶۳ معین الاحکام امام
علاء الدین علی طرابلسی حنفی مطبع مصر صہ ۲۲۹ من استخف بالقرآن او بشیء منه او جحده او کذب
بشیء منه او اثبت ما نفاه او نفی ما اثبته علی علم منه بذلک او شک فی شیء من ذلک فهو
کافر عند اهل العلم بالاجماع ترجمہ جو شخص قرآن مجید یا اسکے کسی حرف سے گستاخی
یا اسکا انکار یا اوسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نفی فرمائی اسکا اثبات
یا جسکا اثبات فرمایا اسکی نفی کرے دانستہ یا اسمین کسیطرح کا شک لائے وہ باجماع
تمام علما کے کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم مین جابجا شرک موجود (۳)
اسکے نزدیک انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴)
یونہین حضرات ملئکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام سے (۵) یہی خیال خبیث حضور
پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باتون کو یہ صاف صاف
شرک بتاتا ہے وہ اسکے اکابر مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور اونکے والد ماجد
شاہ ولی اللہ اور اونکے والد شاہ عبد الرحیم اور ان سبکے پیر سلسلہ جناب شیخ مجدد صاحب
کی تصنیفات و تحریرات مین ابلی ڈھلی پھر رہی ہین تو اسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب

دہلوی ملا کے یہان کفریات کے سات طبقے

مشرک تھے پھر یہ اونھین امام و پیشوا و ولی خدا کہتا ہے اور بڑی ہی لمبی چوڑی تعریفون سے
یاد کرتا ہے اور جو مشرکون کو ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اسکا نیم اقراری کفریہ ہوا
(۷) کھلے شرکون کے بھاری تودے خود اسکے کلام مین برساتی حشرات الارض
کی طرح پھیلے ہین ایک بات اس کتاب مین کفر دوسری مین ایمان یہان شرک
وہان عرفان تو یہ پورا اقراری کفریہ ہے مین ان سب کی پوری تفصیل کرون
تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھون دوسرے سے پانچوین تک چار کلیے کے لیے بکثرت
جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ **الکمال الطامہ علی شرک سوی بالامور العامہ** مین جمع کیے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت
رسائل مین کلام ملیگا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کا پتا چلیگا
یہان بطور نمونہ ساتون کلیے کی صرف ایک ایک مثال لکھون (**کفریہ ۲۳**) اللہ
عزوجل فرماتا ہے وتلك الامثال نضربها للناس وما يعقلها الا العلمون ۝ پ ۲۰ ع ۱۶
ترجمہ ہم یہ کہاوتین بیان کرتے ہین لوگون کے لیے اور اونکی سمجھ نہین مگر
عالمون کو۔ یہ شخص غیر مقلدی اور دین الٰہی مین ہرگونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے
کے لیے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہین تقویۃ
الایمان ص ۳ عوام الناس مین مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا
بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے سو یہ بات بہت غلط ہے اھ ملخصا اپنے لطف یہ کہ
اس گڑھے مطلب پر دلیل لایا آیہ کریمہ هو الذى بعث فى الاميين رسولا
منهم يتلوا عليهم ايته ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة سے اور خود ہی اوسکا
ترجمہ کیا کہ وہ اللہ ایسا ہے کہ جس نے کھڑا کیا نادانون مین ایک رسول انہین مین سے

پڑھتا ہی اوپر آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکھاتا ہی کتاب اور عقل کی
باتین کیون حضرت جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہین ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہی
تو نبی کے سکھانیکی کیا حاجت تھی سبحٰن اللہ رد و اسد و انو خود سمجھ لین اور صحابہ
کرام سکھانیکے محتاج الکفریہ ۱۳۱ و ۲ و ۳۲) تقویۃ الایمان صنا روزی
کی کشایش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کردینا اقبال و ادبار دینا حاجتین
برلانی بلائین ٹالنی مشکل مین دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی
انبیا اولیا بھوت پری کی یہ شان نہین جو کسیکو ایسا تصرف ثابت کرے اور
اوس سے مرادین مانگے اور مصیبت کے وقت اوسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا
ہی پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کامون کی طاقت اونکو خود بخود ہی خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے
اونکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصاً کاش یہ ظالم صرف اسقدر کہتا کہ
جو کسیکو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھے مشرک ہے تو بیشک حق تھا اگر یون
مطلب کیا نکلتا کہ یہ معنی تو کسیکی نسبت کسی مسلمان کے خیال مین ہرگز نہین تو تمام
مسلمانون کو مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ صہ شرک لوگون مین
بہت پھیل رہا ہی اور اصل توحید نایاب صہ۲ سو پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا
کہ تمام دنیا مین کوئی مسلمان نہ رہا لہذا یہ عام جبروتی حکم لگایا کہ پھر خواہ یون سمجھے خواہ
یون کہ اللہ نے اونکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اب غور کیجیے کہ اس
ناپاک و ملعون قول پر انبیا و ملئکہ سے لیکر اللہ و رسول تک اور اوسکے پیشواؤن سے
لیکر خود اوس ظلوم و جہول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا آیت اغنٰھم
اللہ و رسولہ من فضلہ ترجمہ دولتمند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے

اپنے فضل سے آیت وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی ترجمہ اور جیسے تو
تندرست کرتا ہے مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے) یہ معاذ اللہ
قرآن عظیم کے شرک ہیں اور میرے حکم سے کا لفظ بڑھا دینا شرک سے نجات نہ دیگا
کہ تندرست کر دینے کی قدرت اللہ ہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند
کے نزدیک شرک ہوا کفریہ ۳۳ (۳۳) آیت ابرئ الاکمہ والابرص
واحی الموتی باذن اللہ ترجمہ عیسی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا میں مادر زاد
اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے)
یہ معاذ اللہ عیسی مسیح کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا شرک ہوا کفریہ ۳۴ تا ۳۸)
آیت واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ترجمہ
اور جب ہمنے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب سجدے میں گرے سوا
ابلیس کے آیت ورفع ابویہ علی العرش وخروا لہ سجدا ترجمہ
یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لیے سجدے
میں گرے) یہ (خاک بدہن گستاخان) اللہ تعالی اور ملئکہ و آدم و یعقوب و یوسف
علیہم الصلاۃ والسلام سب کا شرک ہوا اللہ نے حکم دیا ملئکہ نے سجدہ کیا آدم راضی ہوئے
یعقوب ساجد یوسف رضامند تقویۃ الایمان صلا جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے
اُسپر شرک ثابت ہے خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے
کہ انکی اسطرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصا صٰ شرک
جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اُسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اوسیکا مخلوق اور بندہ
اور اسیا میں انبیا اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں اھ ملخصا یوں تو

الملفوظ ۳۳ ۳۴ الا ۳۸ البیان ۳۹ ۴۰

اس گمراہ کا اُستاذ شفیق شیطان لعین بھی چھاڑ ہا کہ خدا بہتیرا فرمایا کیا گرو شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں النسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت شرک کبھی حلال نہیں ہو سکتا کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالی شرک کا حکم دے اگرچہ اوسے پھر کبھی منسوخ بھی فرما دے (کفریہ ۳۹ و ۴۰) حدیث حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ (ترجمہ ابن جمیل فقیر تھا اوسے اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا) یہ حدیث صحیح بخاری مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۸ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے رب جل و علا سے عرض کرتے ہیں اللھم انی احرم ما بین جبلیھا مثل ما حرم بہ ابرھیم علیہ الصلاۃ والسلام مکۃ ترجمہ الٰہی میں دونوں کوہِ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اوسکے جیسے ابرہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۱ صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۱ واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ حدیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابرھیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ ما بین لابتیھا لا یقطع عضاھھا ولا یصاد صیدھا ترجمہ بیشک ابرہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینے کو حرم کیا نہ کاٹے جائیں اوسکی ببولیں اور نہ پکڑا جائے اوسکا شکار صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۰ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما اس مطلب کی حدیثیں صحاح و سنن و مسانید وغیرہا میں بکثرت ہیں جنمیں حضور سید العلمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صاف و صریح حکم فرما دیا کہ مدینۂ طیبہ اور اوس کے گرد و پیش کے جنگل کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اُسکے جنگل کا ہے یہی مذہب ائمہ مالکیہ و شافعیہ

وحنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا ہے ائمہ حنفیہ اگرچہ
اس باب میں اون احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ
میں مع نظائر کو ہیں مگر ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے کلام اسمین ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے تو حرم مدینہ طیبہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا اب
اس شخص کی سنیئے تقویۃ الایمان گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہان شکار
نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بتائے ہین پھر جو کوئی کسی
پیغمبر یا بھوت کے مکانون کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اُسپر شرک ثابت ہے
پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہین یا یون کہ اونکی اس تعظیم سے اللہ
خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصاً جانِ برادر تو نے دیکھا اس شخص کی ساری
کوشش اسمین تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے نچھوڑے تف ہزار تف
برروے بیدینان (کفریہ ۱۴ تا ۴۶) تفسیر عزیزی پارہ عم شاہ
عبدالعزیز صاحب مطبوعہ بمبئی ص ۱۴۰ بعضے از اولیاء اللہ کہ آلۂ جارحۂ تکمیل و ارشاد
بنی نوع خود گردانیدہ اند درینحالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و استغراق
آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد و اویسیان تحصیل
کمالات باطنی از انہا مینمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از انہا
می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا دران وقت ہم مترنم باین مقال ست ع
من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ؂ یہ عبارت سراپا بشارت اس شخص کے مذہب
ہمہ تن شرارت پر معاذ اللہ سراپا شرک جلی سے ملوث ہے اولیائے کرام کا دنیا مین تصرف
بعد انتقال بھی اونکا تعلق باقی رہنا اونکے علوم کی وسعت کہ اودھر بھی مستغرق رہین

بھی خبر رکھتیں اولیا کا بعد وصال بھی فیض دینا مریدون کو مناصب عالیہ تکمیل تک
پہنچانا حاجتمندون کا اپنی حاجتین اونکی پاک روحون سے طلب کرنا اونکا حل مشکل فرمانا
نواب بہادر کی عبارت میں تو نہین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام بلا
المضاعف مین ہان ہونا ہی چاہیے کہ وہ نواب تھے یہ شاہ ہین کلام الملوک ملوک
الکلام کفریہ ۴ تا ۹ تحفہ اثنا عشریہ حضرت ممدوح ص ۳۹۶ و ص ۳۹۷

حضرت امیر و ذریہ طاہرہ او را تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان می پرستند
وامور تکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام
ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمین معاملہ است وہابی
صاحبو یہ بھی اکٹھے تین شرک ہین ہر ایک ڈھائی من پختہ کا شاہ صاحب کو دیکھو
کتنے بڑے شرک پسند مشرک دوست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہین کہ کاروبار
عالم کو دامن ہمت حضرت مولی مشکلکشا و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے وابستہ
مانتے اور پیرون کیطرح اون سبکی پرستش اور اونکے اور تمام اولیا کے نام کی نذر مت
جائز جانتے اور نہ آپ ہی تنہا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ العظیم بلاد ہین مشاق
اب تو عجب نہین کہ روافض کیطرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے

تقویۃ الایمان ص پیغمبر خدا کے وقت مین کافر بھی اپنے بتونکو اللہ کے برابر نہین
جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اوسکا بندہ سمجھتے تھے اور اونکو اوسکے مقابل کی طاقت
ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اونکو اپنا وکیل
و سفارشی سمجھنا یہی اونکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ
کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک مین برابر ہے پانچوین فصل شرک فی العادۃ

برائی کے بیان مین لکھا ص۱۲ پیر پرست اپنی نیتین کھلوانا محض بیجا ہی اور نہایت بڑا بی

رکفریہ ۵۰ تا ۵۲) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

سے ظاہر کہ وہ خود اور انکے باپ دادا اساتذہ حدیث و پیران سلسلہ نادعلیا مظہر العجائب

تجدہ عونا لک فی النوائب ۞ کل ہم و غم سینجلی ۞ بولایتک یا علی یا علی یا علی ۞

کی سندین لیتے اجازتین دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی ذات پاک سے وہ خوارق

و فیوض ظاہر ہوتے ہین جنھین دیکھکر عقلین اچنبھے مین ہین جب تو انھین ندا کریگا تو انھین

مصائب و آفات مین اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و رنج اب دور ہوتا ہی آپکی ولایت

سے یا علی یا علی یا علی الحمد للہ ان شاہ صاحب اور انکے پیرون اُستاذون نے

تو شرک کا پانی سر سے نیز کردیا یہان بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہین مصیبت مین مولا

علی کے پکارنے کا حکم ایک شرک انھین مصیبتون مین مددگار ماننا دو شرک یا علی یا علی

کے لیے باندھ دینا تین شرک - جسے اس فن و جانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسالہ

انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار وحیاۃ الموات فی بیان

سماع الاموات وانوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ والا

من والعلی لنا عنی المصطفی بدافع البلاء وغیرہا مطالعہ کرے رکفریہ ۵۳ تا ۵۵)

تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت و خداوند دولت مرجع و منتہی و مفرع و ملجا و سید و مولے جناب

شیخ مجدد صاحب کے مکتوبات مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم مکتوب ستیم ص۲۸ خواجہ محمد اشرف در نسبت

رابطہ نوشتہ بودند کہ بحدی استیلا یافتہ است کہ در صلوات نیز مسجود خود میدانند و می بینند اگر فرضاً

نفی نمایند منتفی نمیگردد محبت اطوار این دولت متمنائے طالبان است از ہزاران یکے را گر بدہند حضرت این

معاملہ مستعد تمام المناسبۃ است یعنی کہ باندک صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات او را

صفحہ ۵۱

صفحہ ۵۵

جذب نماید رابطہ را چہ النفی کنند کہ او مسجود ایشانست نہ مسجود را چہ محاریب و مساجد را

نفی نکنند ظہور انقسم دولت سعادتمندان را میسرست تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را

متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ جماعۂ بیدولت کہ خود را

مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را برہم زنند یہان

بھی ہین ڈبل شرک ہین ہر ایک اگلے باٹون سے ہزار ہزار من کا مرید نے لکھا کہ تصور شیخ اسقدر غالب ہی کہ نمازون ہین اوسکو اپنا مسجود جانتا ہی صورت شیخ ہی کو سجدہ نظر آتا ہی جناب شیخ مجددنے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمندونکو ملتی ہی طالبان حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہے ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال مین شیخ کو اپنا متوسط بنانا دو شرک نماز وغیرہ ہر حال وہر وقتین پیر کیطرف متوجہ ہوتین شرک آپ یاد کر اپنا وہ کفری بول کہ نماز مین پیر وغیرہ یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف خیال لیجانا چنین وچنان ہے اور تیرے لئے شرک تا نماز مین آپ اپنے جاناکہ وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجدد صاحب بیدولت وتباہ کار بتا رہی ہین یعنی ان

وہابی بیدولت ہیں صراط مستقیم مین کہتا ہی ص ۱۳۲ از جملہ اشغال مبتدعہ شغل

برزخ ست اسپتبنا ہی مسے صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے خاص اس مسئلہ مین ایک نفیس رسالہ مسمی الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطۃ لکھا اوسمین جناب شاہ عبد العزیز صاحب وشاہ ولی اللہ صاحب وشاہ عبد الرحیم صاحب وغیرہم کے بہت کلمات اور ائمہ کرام وعلماء عظام کے تیس ارشادات سے اس شغل کا جواز ثابت کیا اس بیدولت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ بدعتی اور بوجہ سنت ہی جنین جناب شیخ مجدد کے پیشوا وشہزادے ٹھہرا کر بتایا الکفریہ ۵۶ مکتوبات جناب موصوف ج ۱ مکتوب ۲۱۲

ص۴۸ مخدوما احادیث نبوی علی مصدرہا الصلاۃ والسلام درباب جواز اشارت بسیار
بسیار وارد شدہ اند وبعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز دریں باب آمدہ ص۴۹ وغیر
ظاہر مذہب سنت وآنچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم یشیر ونصنع کما یصنع النبی علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام ثم قال ہذا قولی وقول
ابی حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہما از روایات نوادر است نہ روایات اصول وفی المحیط اختلف
المشایخ فیہ منہم من قال لا یشیر ومنہم من قال یشیر وقد قیل سنۃ وقیل مستحب والصحیح حرام
ہرگاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد وبر کراہت اشارت فتوی
دادہ باشند ما مقلدان را نمی رسد کہ بمقتضاے احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نمائیم
مرتکب این امر از حنفیہ یا علماے مجتہدین یا علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نماید
یا انکار دکراہیہا بمقتضاے آراے خود برخلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسد است
بتجویز نہ کنند آنرا اگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ما عدم اشارت است پس عدم اشارت
سنت علماے ما متقدم شدہ ص۴۵ احادیث را این اکابر بیشتر از ما می شناختند البتہ
وجہ موجہ داشتہ باشند در ترک عمل بمقتضاے احادیث علی صاحبہا الصلاۃ والسلام ص۴۵
اگر گویند کہ علماے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوی دادہ اند گوئیم ترجیح عدم جواز راست اھ
ملخصًا اب ذرا حضرات غیر مقلدین کانوں سے سنیں آنکھوں سے جانچے ہٹا کر یہ دھوم
دھامی عبارت نہیں اور اسکے تیور دیکھیں جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہے کہ
دربارۂ اشارہ احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بکثرت آئی ہیں اور وہ
حدیثیں معروف ومشہور ہیں مگر ہمارے یہاں اصول مذہب میں اشارہ کا ذکر نہیں اور
ہمارے علما کی سنت عدم اشارہ ہے ہماری فقہ میں مکروہ ٹھہرا ہے لہذا ہمیں احادیث

مطابق عمل کرنا جائز ہے معاذ اللہ اس بھاری شرک تقلیدی کو کچھ کہیے کہ مذہب
کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کے جواب میں اپنے مولویوں کی سنت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی مذہب
حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اوسے بیفعل ہٹ دھرم بناتے ہیں مزہ یہ کہ
یہ مسئلہ خود مذہب حنفی میں متفق علیہا نہیں آپ ہی اقرار فرماتے ہیں کہ مشائخ مذہب
کو اختلاف ہے جواز و استحباب و سنیت اشارہ کے بھی قائل ہوئے یہانتک کہ ائمہ
کا فتوے بھی حدیثوں کے موافق موجود ہے کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی
کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کرینگے جو رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہیں یہی مذہب میرا اور امام ابو حنیفہ
کا ہے مگر از انجا کہ یہ روایت نوادر کی ہے اسپر بھی نظر نہ ہوگی نہ اختلاف مشائخ و
فتوے پر لحاظ ہوگا صرف اسلیے کہ ظاہر الروایۃ میں ذکر نہ آیا حرمت مرجح اور اسکے خلاف
صحیح و مشہور حدیثوں پر ہمیں عمل نہیں پہنچتا ایمان سے کہنا ایمان ترک تقلید کا کہیں تسمہ
بھی لگا رہا ات شخص مذکور کے جبروتی احکام سنیے کہ خاص اپنے پیر سلسلہ حضرت شیخ
مجدد کو بمقابلہ مذہب احادیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے مقابل سنت علما کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقط سنا تا ہے تقویۃ
الایمان صہ ۴۲ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے
حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی با توں سے شرک ثابت ہوتا ہے
صہ ۲ و ۳ اس زمانہ میں دین کی باتین لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں کوئی پہلوں کی رسموں کو
کوئی مولویوں کی باتوں کو جو اونھوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالیں سند پکڑتے

ہین صلہ رسول کو رسول سمجھنا اسطرح ہوتا ہے کہ اوسکے سوائے کسیکی راہ نہ پکڑے

صلہ اسیطرح کی خرافاتین بکتے ہین سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط

غلط رسمونکی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے تھے

تنویر العینین لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع

الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف

قول الامام المقلد فان لم تترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ مین کیسے جانون

کہ ایک شخص کی تقلید کو بیے رہنا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر

صریح حدیثین پا سکے اسپر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اسمین شرک کا میل ہے تنویر

العینین اتباع شخص معین بحیث یتمسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ دلائل من السنۃ

والکتاب ویأول الی قولہ شوب من النصرانیۃ وحظ من الشرک والعجب من القوم

لا یخافون من مثل ہذا الاتباع بل یخیفون تارکہ فما احق ہذہ الآیۃ فی جوابہم

وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ترجمہ ایک امام

کی پیروی کہ اوسکی بات کی سند پکڑے اگرچہ اوسکے خلاف حدیث و کتاب سے دلیلین

ثابت ہون اور اوسکو اُس قول کی طرف پھیرے یہ نصرانی ہونیکا میل ہے اور شرک

مین کا حصہ ہے تعجب کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہین بلکہ اوسکے چھوڑنے

والیکو ڈراتے ہین تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت اون کے جواب مین کہ مین کیونکر

ڈرون اُس سے جسے تمنے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہین ڈرتے کہ تمنے اوسکو

اللہ کا شریک ٹھیرایا) افسوس حضرت شیخ مجدد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ

مین ایسے فرزند دلبند سعادتمند پیدا ہونیوالے ہین جو ہماری معرفت و ولایت بالاکے

طاق سمجھے اصل ایمان مین خلل بتاینگے معاذ اللہ کافر مشرک نصرانی بتاینگے شاہ
ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل مین وہ ہونہار سپوت
اوٹھنے کو ہین جو ہماری پیری پدری اُستادی در کنار عیاذًا باللہ کفر و شرک سے قبر پاپ
ہمین سے پیدا ہو کر ہماری ہی مسلمانی کی جڑ کاٹینگے اتر ماسنت کہ بر ماست اللہ تعالی گرندہ
مچھلی سے بچاتے ع بدنام کنندہ نکو نامے چندے زنان باردور گرمار زایند بہ از
طفلے کہ ناہنجار زایند غرض کہان تک گنیے انبیا و مرسلین و ملئکہ و صحابہ و ائمہ و سائر
مسلمین تمام جہان و خود رب العلمین تک جو شرک کے چھینٹے پہنچے تھے خاندان دہلی کے
ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بوڑھے صاحب اسی ہولی کی پچکاریون مین رنگا ہوا ہے حضرات
وہابیہ سے استفسار کہ اپنی امام کا ساتھ دیکر شاہ عبد العزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب جناب
شیخ مجدد صاحب سبکو کھلم کھلا مشرک مان لوگے یا کچھ ایمان دھرم کا خیال کرکے اس مصنوعی
امام کو گمراہ بد دین و مکفر مسلمین مورد لزوم ہزاران کفر جانو گے مین عبث تشقیق کرتا ہون
بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم اگر اوسکو اختیار کیجیے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو ظاہر ورنہ
شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اونکا مداح انکا معتقد
اونکا مرید اونکا مقلد اونھین امام سمجھے پیشوا مانے ولی کہے مقبول خدا جانے تو آپ لزوم
کفر سے کب محفوظ رہسکتا ہے کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھے خود کافر ہے اس شخص پر کفر
ہر طرح لازم رہا کہ کرد کہ نیافت یہ اوسکی جزا ہے کہ مسلمانونکو محض بیوجہ ناحق ناروا بات بات
پر مشرک کہتا تھا دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

کفر ہے ۵ تا ۶ ص صراط مستقیم ص ۳۶ ائمہ اینطریق وا کابر اینفریق در زمرہ ملئکہ

بلند الامر تربیت مور اند بیات ملاء اعلی ملہم شدہ در اجراے آن میکوشند معدود اند

پس احوال این کرام بر احوال ملئکہ عظام قیاس باید کرد ص۱۲۶ قطبیت و غوثیت و ابدالیت

وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضےٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشان ہست و در

سلطنت سلاطین و امارت امرا ہمت ایشان را دخلے ہست کہ بر سیاحین عالم ملکوت

مخفی نیست ص۱۱۳ ارباب این مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و

شہادت میباشند و این کبار اولی الایدی والابصار را میرسد کہ تمامی کلیات را بسوے خود

منسوب نمایند مثلا ایشان را میرسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست ص۱۱۵

درینمقام بعضے خلیفۃ اللہ میباشند خلیفۃ اللہ آنکسے ست کہ برائے انصرام جمیع مہام اورا

مقرر کردہ مانند نائب سازند ص۱۱۴ و اورا در کنف ولایت خود گرفتہ و زیر سایۂ کفالت

تربیت خود آوردہ جارحۂ تدبیر تکوینی و تشریعی خود میسازد ان پانچ شرکیات مین

صاف صاف تصریحین ہین کہ ملئکہ و اولیا کاروبار عالم کے مدبر ہین اولیا عالم کے کام جاری

کرتے ہین اولیا کو تمام عالم مین تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہی تمام کام اونکے ہاتھ سے

انصرام پاتے ہین بادشاہون کے بادشاہ بننے امیرون کو امیری پانے مین اونکی

ہمت کو دخل ہے اب تقویۃ الایمان کی سنیے اوسکی ایک عبارت شروع کفریہ ۲۲

مین سن چکے بعض اور لیجیے ص۔ اللہ صاحب نے کسیکو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت

نہین دی ص۴۲ جسکا نام محمد یا علی ہی وہ کسی چیز کا مختار نہین ص۲۵ کسی کام مین نہ بالفعل

اونکو دخل ہی نہ اوسکی طاقت رکھتے ہین ص۲۸ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف ثابت

کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھکر اوسکو مانے سو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہی گو کہ اللہ کی برابر

نہ سمجھے اور اوسکے مقابلے کی طاقت اوسکو نہ ثابت کرے (کفریہ ۲۲ تا ۶۸) صراط مستقیم

ص۱۱۲ در بیحالت اطلاع بر امکنۂ افلاک و سیر بعضے مقامات زمین کہ در دیدار جائے

وہی بود بطور کشف حاصل می آید و آن کشفش مطابق واقع می باشد صـ۱۲ ! بلکہ امور انکشاف

حالات سموات و ملاقات ارواح و ملئکہ و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق اشیاء

و دریافت امکنہ آنجا و انکشاف امرے از لوح محفوظ ذکر یا حی یا قیوم ست لا الہ الا تو

و در سیر و دورہ مختار ست بالا عرش نماید باز بر آن و در ملاحظہ آسمان ہا بپیما غور زمین الخ

صـ۱۲۵ برای کشف قبور سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح مقرر ست صـ۱۲۰ ! بلکہ امر کشف

ارواح و ملئکہ و مقامات آنہا و سیر امکنہ زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع بر لوح

محفوظ شغل دورہ کند و باستعانت ہمان شغل بہر مقامیکہ از زمین و آسمان و بہشت و دوزخ

خواہد متوجہ شدہ بسیر آن مقام احوال آنجا دریافت کند و با اہل آن مقام ملاقات سازد الخ صـ۱۲۹

برای کشف وقائع آئندہ اکابر این طریقہ طرق متعدد نوشتہ اند صـ۱۵ ! الغرض باوجود حیات

عنداللہ کامل النفس قوی التاثیر صاحب کشف صحیح باشد صـ۱۲۶ ! اپنے پیر کو لکھا کشف العلوم

حکمت اپنا امیدان سات شرکیات میں صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی

ایسا کہ اولیا کو زمین کے دور دراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے

مکانات اور ملائکہ و ارواح اور اون کے مقامات اور جنت و دوزخ اور قبروں کے اندر کا حال

اور آنے والے واقعات کھل جاتے ہیں یہانتک کہ عرش فرش سب میں اونکی رسائی ہوتی ہے

حتی کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنے اختیار سے زمین و آسمان میں جہاں کا

حال چاہیں دریافت کر لیں اور ان سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص نے

بتائے کہ یوں کرو تو یہ رتبے مل جائینگے یہ کشف بہ اختیار ہاتھ آئینگے اب تقویۃ الایمان

کی بوجھیے صـ۲۷ جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت

میں سو اونکی حقیقت کسیکو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا صـ۱۵ ! ان باتوں میں

سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بیخبر ہیں اور نادان ص۵۶ وہ جو کہ
اللہ کی شان ہے اور اوسمیں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اوسمیں اللہ کے ساتھ کسیکو نہ ملاوے
مثلاً کوئی شخص کہے فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں
تو اسکے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے
رسول کو کیا خبر سبحٰن اللہ وہابیو پیر جی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان جنت و دوزخ
تحت کے قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض تینوں ملوک روشن تھے
عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا خود ان پیر جی کو وہ
طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب باتیں روشن ہو جائینگی مگر معاذ اللہ محمد رسول
اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی انجانی یہانتک ہے کہ آسمان کے تارے تو درکنار کیا
دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان لیں اگر کوئی اونھیں کہے کہ وہ کسی درخت کے پتوں کی
گنتی جانتے ہیں تو اوسنے اونھیں اللہ کی شان میں ملا دیا وہابیو بندگی کو وہ وسعت تھی
یہاں آکر خدائی اتنی تنگ ہو گئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہگئی جق فرمایا اللہ عزوجل نے
ما قدروا اللہ حق قدرہٖ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی تقویۃ الایمان ص۲۱
شرک سب عبادت کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعوے کرنیوالے اوسمیں داخل ہیں جیسے
یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اون کے لیے کشف کا دعوے کرکے شرک میں ڈوبے
کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ہ (کفریہ ۶۹) یہ نمونہ کفریات
امام الطائفہ تھا اتباع و اذناب کہ اوسکے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اوسے امام و پیشوا
مانتے ہیں لزوم کفر سے کیونکر محفوظ رہسکتے ہیں شرح فقہ اکبر ص۲۰۱ مجمع الفتاوی
سے من تکلم بکلمۃ الکفر وضحک بہ غیرہ کفر او لو تکلم بہ مذکر و قبل القوم ذلک کفروا الخ ترجمہ

جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اوسپر (یعنی ہنسے) راضی ہو اور انکار نکرے دونوں کافر ہو جاتے ہیں
اور اگر کوئی واعظ کلمہ کفر بولے اور لوگ اوسے قبول کریں تو سب کافر ہوں اعلام
میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول ص۱۳ من تلفظ بلفظ
الکفر یکفر (الی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ او استحسنہ اور ضی بہ یکفر ترجمہ جو کفر کا لفظ
بولے کافر ہوا اسیطرح جو اوسپر ہنسے یا اوسے اچھا سمجھے یا اوسپر راضی ہو کافر ہو جائے
بحرالرائق ج ۵ ص۱۳۴ من حسن کلام اہل الاہواء او قال معنوی او کلام لہ معنی صحیح ان کان
ذلک کفرا من القائل کفر المحسن ترجمہ جو بد مذہب کے کلام کو اچھا جانے یا کہے با معنی ہے
کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اوس قائل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتانیوالا کافر ہو گیا۔
(کفریہ ۱۴) ان صاحبوں کی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کا مقلد
پائیں بیدھڑک اوسے مشرک بنائیں بحکم ظاہر احادیث کثیرہ صحیحہ وروایات فقہیہ مصححہ ترجیح
انپر حکم کفر عائد ہو نیکو بس ہے طرفہ یہ کہ اس فرقہ نے ظاہر یہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا طرا دھرے
صحیح بخاری ج ۲ ص۹۰۱ صحیح مسلم ج ۱ ص۵۷ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی روا
حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ایما امری قال لاخیہ کافر فقد باء
بہا احدہما ان کان کما قال والا رجعت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے اُن دونوں
میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ سچ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے
والے پر پلٹ آئیگا صحیح بخاری ص۸۹۳ صحیح مسلم ص۵۷ ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کی بحدیث
حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیث لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ و
لیس کذلک الا حار علیہ ترجمہ جو کسیکو کفر پہ پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت میں
ایسا نہو تو اوسکا یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبوعہ مصر ۱۲۷۶ھ

۲۶ ص ۱۶۵ اکذالک یا مشرک ونحوہ ترجمہ اسیطرح کسیکو مشرک یا اوسکی مثل
کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہوگیا) مین کہتا ہون یہ معنی
خود انھین حدیثون سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے **تقویۃ الایمان** ص ۴۲ مشرک ہین ابلیس
سے بپھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا
خود حدیث مین فرمایا بلکہ اسی حدیث مین ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک
تو کہین بدتر ہے **شرح الدرر والغرر** للعلامۃ اسمعیل النابلسی پھر **حدیقہ ندیہ** ج ۲ ص ۱۲۰ و ص ۱۵۶ ولوقا
لمسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشائخ بلخ لایکفر واتفقت ہذہ
المسئلۃ ببخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف قول
الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ اھ ملخصاً ترجمہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابوبکر اعمش فرماتے تھے
کافر ہوگیا اور دیگر مشائخ بلخ فرماتے کافر نہوا پھر یہ مسئلہ بخارا مین واقع ہوا بعض ائمہ بخارا
شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ مین آیا تو جو پہلے امام ابوبکر کے خلاف فتوے
دیتے تھے اونھون نے بھی اسیطرف رجوع فرمائی **شرح فقہ اکبر** ص ۲۲۱ رجع الکل الی
فتویٰ ابی بکر البلخی وقالوا الکفر الشاتم ترجمہ سب ائمہ اسی فتوے کیطرف پلٹ آئے اور فرمایا
مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہے **عالمگیری** ج ۲ ص ۲۷۸ **ذخیرہ** سے **برجندی شرح نقایہ**
مطبع لکھنؤ ج ۴ ص ۹۵ **فصول عمادی** سے **حدیقہ** ص ۱۲۰ و ص ۱۵۶ **احکام حاشیہ درر** سے خزانۃ
المفتین ج ۱ کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر **جامع الفصولین** ج ۲ ص ۳۱۱ **قاضیخان**
سے **بزازیہ** ج ۳ ص ۳۳۱ **ردالمحتار** مطبع استنبول ج ۳ ص ۲۸۴ **نہر الفائق** وغیرہ سے المختار
للفتویٰ فی جنس ہذہ المسائل ان القائل بمثل ہذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقدہ کافرا لا
یکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بہذا بناء علی اعتقادہ انہ کافر یکفر ترجمہ اس قسم مسائل مین فتوے کیلیے

مختار یہ ہے کہ مسلمان کو اسطرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف دشنام ہی کا ارادہ کرے اور اوسے
کافر نجانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اوسے کافر سمجھتا ہے اس بنا پر یوں کہا
تو کافر ہو جائیگا درمختار ص۲۹۱ شرح وہبانیہ سے یکفر ان اعتقد المسلم کافرا بہ یفتی
ترجمہ مسلمان کو کافر سمجھے تو خود کافر ہے اسی پر فتوی ہے جامع الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ
ج ۴ ص۵۱۰ المختار انہ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ مختار یہ ہے کہ اُسے اپنے مذہب میں کافر جانکر کہا
تو کافر ہوگیا مجمع الانہر مطبع استنبول ج ۱ ص۶۶۰ھ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ اپنے عقیدہ
میں ایسا سمجھکر کہے تو کافر ہے ان سب مختار و ماخوذ للفتوی و مفتی بہ پر بھی اس طائفہ تالفہ
پر صراحۃً کفر لازم کہ وہ قطعاً یقیناً اپنے اعتقاد سے مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں انکا یہ عقیدہ
اونکی کتب مذہب میں صاف مصرح ہے تو باتفاق مذاہب کثیرہ فقہائے کرام اجمعین کفر ہی

كذلك العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون ○

تذییل جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اوسکے امام کے کفری اقوال ور اوسپر کتب ائمہ دین سے احکام کفر واشد الضلال تھے جسکا شمار بظاہر ستر کفریات تک پہنچا اور حقیقۃً دیکھیے تو بیشمار ہین کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفریون کے کلمات ہین ہر کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیر ہے یوہین کفریہ ۲۳ و ۲۹ بھی مجمع کفریات کثیرہ ہے ستر کیا انہین سے جس ایک کو چاہیے ستر کر دکھایئے تو اب ان کفریات کو خواہ ستر کہیے خواہ ستر ہزار کفریات ٹھہرایئے اور کیون نہو کہ وہان عمر بھی یہی کمایا تھا پڑھا لکھا سب اسیمین گنوایا تھا مشقین چڑھی تھین مہارتین بڑھی تھین ایک ایک قول مین ہزار ہزار کفریے بول جاتا وہان کیا بات تھی یہان قصد استیعاب آب ریا پیمودن و دا ہنا سے ریگ شمردن کے قبیل سے ہے لہذا اسطرف سے عطف عنان کیجیے اور اسکے اقوال خاصہ پر خاک ذلت ڈالکر بہت مشایخ کرام کے نزدیک اس سارے فرقہ متفرقہ اور اسکے تمام طوائف سابقہ لاحقہ کا ایک کفریہ عائدہ قدیمہ سن لیجیے کہ انھین کافر کہنا فقہا واجب ہے واضح ہو کہ وہابیہ منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہین ابن عبد الوہاب انکا معلم اول تھا اوسنے کتاب التوحید لکھی جسمین اپنے فرقہ خبیثہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کھلم کھلا مشرک بنایا اور حرمین طیبین زادہما اللہ شرفا وتکریما پر چڑھائی کرکے کوئی دقیقہ گستاخی وبے ادبی وشرارت وظلم وقتل وغارت کا اوٹھا نہ رکھا تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے اسکا حال کتاب مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ سے کھلتا ہے یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے جنھون نے سب مین پہلے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم پر خروج کیا اور اسد اللہ القہار کی ذو الفقار کا فرشکار سے دار البوار کا رستہ لیا

جنکی نسبت حدیث مین آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہ ہونگے جب اونکا ایک گروہ
ہلاک ہوگا دوسرا سر اوٹھائیگا یہانتک کہ اونکا پچھلا طائفہ دجال لعین کے ساتھ نکلیگا حسب
اس وعدۂ صادقہ کے یہ قوم مغضوب ہمیشہ فتنے اوٹھایا کی تیرہوین صدی کے شروع
مین اسنے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجدیہ مشہور ہوے جنکا پیشوا شیخ نجدی تھا
اوسیکا مذہب میان اسمٰعیل دہلوی نے قبول کیا اور اوسکی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ الایمان
کہ حقیقۃً تفویت الایمان ہے ان دیار مین پھیلایا اور بلحاظ معلم اول وہابیہ و بنظر معلم
ثانی اسمٰعیلیہ لقب پایا اس طائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا مین وہی
موحد و مسلم ہین باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر ردالمحتار ج ۳ ص ۴۲۷ ویکفرون اصحاب
نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علمت ان ہذا غیر شرط فی مسمی الخوارج بل ہو بیان
لمن خرجوا علی سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ والا فیکفی فیہم اعتقادہم کفر من خرجوا علیہ
کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین وکانوا
ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون
واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم حتی کسر اللہ تعالی شوکتہم وخرب بلادہم
وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلث و ثلثین ومائتین والف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیون کے لیے ضروری نہین بلکہ خاص
اون خارجیون کا بیان حال ہے جنھون نے ہمارے آقا مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم
پر خروج کیا تھا خارجی ہونیکو اتنا کافی ہے کہ جنپر خروج کرین انھین اپنے عقیدے
مین کافر جانین جیسا ہمارے زمانہ مین عبد الوہاب کے پیروون سے واقع ہوا جنھون نے نجد
سے نکل کر حرمین محترمین پر ظلماً قبضہ کیا اپنے آپکو حنبلی بتاتے تھے مگر اونکا مذہب یہ کہ صرف

وہی مسلمان ہین اور جو اُنکے خلاف مذہب ہین مشرک ہین اسی بنا پر اُنھون نے اہلسنت و علماے اہلسنت کا شہید کرنا حلال ٹھہرا لیا یہانتک کہ اللہ عزوجل نے اونکی شوکت توڑی اون کے شہر ویران کیے مسلمانون کے لشکر کو اُنپر فتح دی سنہ ۱۲۳۳ ۱۲ بارہ سو تینتیس ہجری مین ام یہاں سے تو انکی اصل نسل مذہب و مشرب معلوم ہو لیے

اب علماے کرام سے انکا حکم سنیے بحرالرائق ج ۵ ص ۱۱۸ یجب اکفار الخوارج فی اکفارھم جمیع الامۃ سواھم ترجمہ خارجیون کو کافر کہنا واجب ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے سوا تمام امت کو کافر کہتے ہین) ظاہر ہوا کہ یہ خصلت خبیثہ انمین آجکی نہین بلکہ ہمیشہ سے ان کے اگلے پچھلے سب اسی مرض مین گرفتار تھے جب مشایخ مذہب رحمہم اللہ تعالی نے انھین کافر جانا اور انکی تکفیر کو فرض و واجب مانا لطف یہ کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب بھی انھین مشایخ کرام کے موافقت فرماتے بلکہ تکفیر خوارج کو مجمع علیہ بتاتے ہین تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۴۳ بحث محاربات حضرت

مرتضی اگر از راہ عداوت و بغض ہست نزد اہلسنت بالاجماع کافر ست و ہمین ست مذہب الشان در حق خوارج بالجملہ ماہ نیم ماہ و مہر نیمروز کیطرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ

یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اسکے امام نافرجام پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلاشبہ جماہیر فقہائے کرام واصحاب فتوے اکابر واعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ و رجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض و واجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ و مختار و مرضی و مناسب واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم الحمد للہ کہ یہ اجمالی اجلالی جواب باصواب غرہ جمادی الآخرہ روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۳۱۲ھ ہجریہ طاہرہ کو بدر سما ختام اور بلحاظ تاریخ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ ۱۳۱۲ھ نام ہوا نسأل اللہ تعالیٰ ان یدیمنا علے الایمان والسنۃ ویختم لنا علی دینہ الحق بعظیم المنۃ ویدخلنا بجاہ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم فرادیس الجنۃ وصلی اللہ تعالیٰ علے سیدنا ومولانا محمد سید الانس والجنۃ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفٰے النبی الامی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



فائدہ

اس تحریر سے مقصود دو امر محمود اولاً عامۂ مسلمین برادران دین پر اظہار مبین کہ مذہب وہابیہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل اور اونکا امام الطائفہ ایسی شناعتوں کا موجد و قائل ثانیاً کبرائے وہابیہ پر عرض ہدے وخوف خدا کر دیکھو کیسے کو امام بناتی ہو اندھیری رات مین کس عقل مین کے پیچھے جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہو دم کے دم مین سویرا ہے سے بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت ہو کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور ہو غصے سے کام نہین چلتا بگڑنے سے مذہب نہین سنبھلتا انما اعظکم بواحدۃ اک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و حمیت جاہلیت سے جدا ہو کر لوجہ اللہ اس تحریر پر نظر کیجیے سب کتابون کے نشان صفحات بتا دیے ہین جسمین شبہہ ہو تطبیق کر لیجیے پھر اگر نگاہِ انصاف مین تمہارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہون تو خدا سے ڈرو کفریات و ضلالات پر اصرار نہ کرو بد دین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب ہے تو کیون پیچ و تاب ہی ہین گو وہین میدان اظہار حق سے کیون خائف و ترسان آدمی بنکر اور کی سنی اپنی کہی ہان ایک مکابرہ و عناد کی نہین بھی یہ ایک نمونہ ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہو اوس سے بھی سلامت نکلے تو آگے چلیے یہانتک کہ حق ایک طرف کھلجائے تجدید ورد کی میزان عدل مین تلجائے اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السمیع القریب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۱۲ سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ للعلامۃ المصنف مدظلہ العالی

فائدہ

بحمد اللہ تعالیٰ اس رسالے نے اپنے ناظرین کو اس امر کی تحقیق مین کوئی دقت باقی نہ رکھی
صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھون دیکھا چاہے اوسکی کتابو مین صفحے کے نشانو ن سے
عبارتین نکالے پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ وعلما مین اونکی نسبت حکم کفر دیکھے
دکھالے وہ کتابین جنسے ہمنے انکے اقوال کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہین قرآن عظیم صحیح
بخاری شریف صحیح مسلم شریف فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ درمختار عالمگیری
فتاوی قاضیخان بحر الرائق نہر الفائق اشباہ والنظائر جامع الرموز برجندی شرح نقایہ
مجمع الانہر شرح وہبانیہ ردالمحتار شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمعیل النابلسی حدیقہ ندیہ
شرح طریقہ محمدیہ للعلامۃ عبدالغنی النابلسی نوازل الامام فقیہ ابو اللیث فتاوی ذخیرۃ الامام برہان
مجموع فتاوی خلاصہ فتاوی بزازیہ فتاوی تاتارخانیہ مجمع الفتاوی معین الحکام علامہ طرابلسی
فصول عمادی خزانۃ المفتین جامع الفصولین جواہر اخلاطی تکملہ لسان الحکام الاعلام بقواطع الاسلام
للامام ابن حجر المکی الشافعی شفا شریف للامام القاضی المالکی شرح الشفا للملا علی القاری
نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی المالکی شرح فقہ اکبر للعلامۃ القاری شرح العقائد
العضدیہ للمحقق الدوانی الشافعی الدرر السنیہ للعلامۃ السید شریف مولانا احمد زینی دحلان المکی الشافعی الدر الثمین
للشاہ ولی اللہ الدہلوی تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تفسیر عزیزی شاہ صاحب موصوف
موضح القرآن شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب ممدوح یہانتک کہ خود تقویۃ الایمان اور اسکا
دوسرا حصہ تذکیر الاخوان وغیرہا اور نیز آمین مدد لیگی احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام غزالی و شرح عقائد النسفی علامہ سعد
ومیزان الشریعۃ الکبری امام عبدالوہاب شعرانی و مکتوبات جناب شیخ مجدد الف ثانی و حجۃ اللہ البالغہ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب
دہلوی یہانتک کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام تصنیف نواب صدیق حسن خان بھوپالی ظاہر الجنانی وغیرہ رسائل السیوطی تصنیف المصنف

تمت

ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ

الحمد للہ رسالہ مبارکہ مسمی بتنبیہ الہندیہ سے اوہام باطلہ بعض
حضرات نجدیہ کے دفع و تذلیل اور دہلوی اسمعیل و حامیان اسمعیل
کی تجہیل و تضلیل میں یہ رسالہ ہے بنام تاریخی



تصنیف لطیف حامی سنن ماحی فتن وہ شکن وی فگن مولانا
قاضی حافظ محمد عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی عظیم آبادی
منتظم رسالہ تحفہ حنفیہ سلمہ اللہ عن شر الاعادی

مطبع اہل سنت و جماعت واقع شہر پٹنہ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الکوکبۃ الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیۃ والصلاۃ والسلام علی من علمنا سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ صلوات اللہ تعالی وسلامہ علی الحبیب وآلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین بنوالہ آمین اما بعد فقیر خادم سنت واہل سنت وفدائے الحق وتحقیق محمد عبد الوحید حنفی فردوسی مدعو بہ غلام صدیق وقاہ اللہ شر کل ضال وزندیق وسقاہ رحیق الحق التحقیق بقبول اصحاب الصدق والتصدیق نے رسالہ مبارکہ سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ - تالیف لطیف حضرت عالم اہلسنت فاضل بریلوی دام ظلہم العالی، ۲ ماہ مبارک محرم الحرام سنہ ۱۳۱۶ھ کو بصیغہ رجسٹری رسید طلب جناب مفتی لطف اللہ صاحب جج حیدرآباد وصدر ندوہ ومولوی محمد علی صاحب کانپوری ناظم ندوہ ومولوی سلیمن صاحب پھلواروی جان وجانان ندوہ کی خدمت میں بغرض حاضر کیا تھا ناظم صاحب نے تو منکر ہو کر واپس فرما دیا اور پھلواری صاحب کے یہاں سے بھی واپس آیا جناب صدر صاحب نے کچھ جواب عطا نہ فرمایا مگر حیدرآباد میں شاید کوئی بزرگوار مولوی عبد اللہ جی مدرس دوم مدرسہ محبوبیہ ہیں اونکے نام سے ایک عنایت نامہ فقیر کے نام آیا جسمیں مولوی صاحب کے انداز وہ واقعی مولوی عبد اللہ صاحب عیانی ہوں یا کوئی اور صاحب نہانی

سل السیوف کا بال بیکا نہ ہوسکا مگر سارا غصہ فقیر پر اُتارا اور اپنے کمالات عالیہ کا
اظہار فرمایا عالم آشکارا ہر ذی عقل ادنے ذی علم بھی سرکاری تحریر شریف کو دیکھ کر
براہ انصاف صاف کہدیگا کہ حضرت نہ مجیب کا جواب سمجھے نہ سائل کا سوال حتے کہ خود
اپنا لکھا سمجھنا محال رسالے مین جسقدر عبارات ائمہ کرام وعلمائے اعلام سے استناد تھا
اصلا کسی سے جواب نہ دیا بعض کفریات کے عذر وتاویل سے بھی اعراض کیا بلکہ انمین بعض
کا خود مکرر ارتکاب لیا اور اونکے علاوہ بکثرت کفریات کو اپنے کلام مین جلوہ دیا -
طرح طرح سے حضرت مجیب ورا اونکے سوا حضرات کرام صوفیہ عظام پر افترا کا غلو
جا بجا توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ جا بجا تحریف وتبدیل اور تمام تاویل کہین صرف
اتنے ہی جواب پر قناعت فرمائی کہ مراد کچھ تھی آپنے کچھ بنائی اور وہ کچھ کیا تھی یہ خود نہ آئی
اسمٰعیل پر سے رفع الزام کو جہل وکذب الٰہی کی تجویز نکالی باتوبا تون مین نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو دشنام صریح دینی جائز ٹھہرالی نماز وغیرہ عبادات کو حرام مانا تنزیہ الٰہی
کے تمام مسائل کو باطل جانا شریعت محمدیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاص اصول
عقائد دینیہ مین ناقص وناتمام قرار دیا غیر نبی کو نبی بنانے کا ساز وسامان کرلیا ضلالات
شنیعہ کو نہایت ہلکا بتایا حتے کہ لزوم کفر کو صرف خلاف اولے ٹھہرایا حمایت اسمٰعیل
مین تکفیر مسلمین کا وہ جوش بڑھا کہ ہزار ہا مسلمین پر بلا وجہ حکم کفر جڑا حتے کہ صوفیہ کرام کو کافر
ٹھہرایا صدہا ائمہ اعلام کو مخالف اسلام بنایا حد یہ کہ خود اسمٰعیل کی تکفیر بھی جائز مان لی
انتہا یہ کہ طرح طرح سے خود اپنی ہی تکفیر کی ٹھان لی حسب مراد سارا غصہ تھا جیسے
اسمٰعیل پر لزوم کفر آنا اوسکا تو خود صریح اقرار جلیل مگر جب غصہ کے سیل مین دریاے
تکفیر باڑھ پر آیا تو خود آپ بیچے نہ اسمٰعیل غرض انواع انواع کے کمالات لطیفہ ظاہر فرماتے

ان تمام امور کا [illegible] بیان [illegible] جواب [illegible] انواع کمالات [illegible]

اور لطف یہ کہ ساتھ ہی جواب نہ بھیجنے کے ادّعام آتے مگر فقیر بحمد اللہ تعالیٰ نہ کبھی ناصح نہ
ندی کارکن تھا کہ اظہار حق میں سکوت روا رکھتا لہٰذا اس نامۂ نامی کا جواب خدمت
گرامی میں وارد کر ہی دیا اور اب ملاحظۂ برادران سنت کے لیے صورت رسالہ میں شائع
کیا کہ مسلمان دیکھیں حضرات وہابیہ اپنے امام کی حمایت میں نہ خدا کو چھوڑیں نہ رسول
کریم کو حتّٰی کہ فرط غضب میں ہوش گنوا کر نہ اپنے وہم کو بچا سکیں نہ دوسرا نام انہیں کو جیسے
یہ سب بگاڑیں جو شمیں آ پڑیں تو اس پر بھی جما بیٹھیں یہ دین و دیانت ہو نہ حیا و انصاف نعوذ
باللہ من شر الاعتساف صمصام سیف بنگلورے بنجدیت اس رسالہ کا نام اور
یہی اس کی تاریخ آغاز و انجام وعلی اللہ التوکل وبہ الاعتصام

نقل نامہ مولوی صاحب بنام فقیر غفر لہ الوہاب

بخدمت اقدس جناب مولانا مولوی عبد الوحید صاحب حنفی سلمہ ربہ

مخدومی بعد سلام مسنون عرض ہے کہ مجھکو اس مرتبہ رسالہ حنفیہ پر چند شبہات ہوئے ہیں وہ
یہ کہ ایمان کا تعلق جسطرح قلب سے ہے اسیطرح کفر بھی قلب ہی سے متعلق ہونا چاہیے بغیر
انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے چنانچہ آیات و احادیث کثیرہ اسپر دال ہیں

الذین آمنوا وعملوا الصالحات ۔ وقالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا الآیہ الایمان ان تؤمن

باللہ وملئکتہ الحدیث ہلا شققت قلبہ الحدیث الی غیر ذلک بلا اشکال استہزا بہ النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک کفر ہے بشرطیکہ اجماع یہ نص قطعی سے ثابت ہو اور اپنے معنی
میں صریح ہو اور یہ بھی ظاہر ہے کہ لزوم کفر کفر نہیں بلکہ التزام کفر کفر ہے پس سوال
اول میں جو آپ لکھتے ہیں کہ صراحۃً لازم کہ اسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں اسبتہ
اور اس لزوم سے کفر کا فتوے دیتے ہیں بعید از انصاف ہو اگر آیت یعلم اللہ کو ملاحظہ

فرمایا ہوتا اور اسکی تفسیر لکھی ہوتی تو شاید اسقدر جرأت نہ ہوتی البتہ علم قدیم باری تعالی کی نسبت اختیاری ہونیکی قائل کے کلام مین صراحت ہوتی تو حکم کفر کا چندان مضایقہ نہ تھا اسیطرح سوال دوم مین بھی وقوع کذب ثابت نہین ہوتا ہان لزوم سے جہان اُسکو جسکا چاہو کفر ثابت کرو اختیار ہے لیکن یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے حالانکہ امتناع کذب باری پر فریقین متفق ہین صرف امتناع بالذات و بالغیر مین اختلاف جو کسی دلیل سے مستحق تکفیر نہین ہو سکتا ہان یہ امر دوسرا ہے کہ امتناع بالذات مرجح اور اقوی ہو چونکہ یہ خلاف فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلیے اوسمین انکار ماجا نہین ہے اور سوال سوم مین جو حق تعالی کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے جیسا کہ بزرگون نے کتب تصوف مین لکھا ہی موجب کفر نہین ہو سکتا ورنہ نعوذ باللہ تکفیر جملہ بزرگان دین لازم آئیگی جو ہرگز ہرگز جائز نہین اور سوال چہارم مین بھی کفر ثابت نہین کیونکہ اس کلام کے معنی یہ ہین کہ بجز خدا تعالی کے کسیکو معبود نہ جانو یہ مطلب نہین کہ جنت و نار و ملائکہ و کتب آسمانی و انبیا علیہم السلام کو مت مانو نعوذ باللہ آپنے ان الفاظ سے یہ معنی خلاف سیاق و سباق بطور لزوم نکال لیے جن سے کفر ثابت نہین ہو سکتا چونکہ عوام کالانعام نے خدا تعالی کو چھوڑ کر دوسرون کو اپنا پورا حاجت روا بنالیا ہے ایسے محل پر یہ الفاظ کسی نے لکھے ہین تو کیا کفر ہو گیا ہان کسیکے ذمہ کفر تھوپنا مضمون دوسرا ہے اور سوال پنجم مین قائل کچھ کہتا ہے اور آپ اوسکو کافر بنانیکے واسطے دوسری تقریر کرتے ہین ذرا خدا کے لیے ان الفاظ کو نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اس کلام کی سند بھی کتب تصوف منقول اللفظ ہین اور سوال ششم مین دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت مین اگر نعوذ باللہ تحقیر شان رسالت آپ صلعم منظور ہے تو بیشک کفر اور

اور صرف نماز مین تصورین کا فرق بتانا مقصود ہے اسطرح کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین و محبوب رب العالمین ہین اونکا تصور بوجہ کمال تعظیم و تکریم
کے بہ نسبت دوسری شئے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہوگا تو کفر نہین
ہو سکتا اور سوال ہفتم مین وہی اختلاف ہے جو بعض متقدمین مین ہوا ہے کہ بوجہ
اختلاف راے کے بعض نے ایک واقعہ کو گذشتہ لیا اور بعض نے آئندہ
رکھا جسمین کفر لازم نہین آتا اور جو ہو بھی تو وہی لزوم کفر ہوگا جو کفر نہین ورنہ ایسے
لزوم سے معوذ باللہ سب پر کفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہین باقی
آخر مین لزوم و التزام کا فرق لکھا ہے یہی چاہیے کہ نفس قائل پہ نظر کیجاوے اور یہی
قلبی خواہش و سب و شتم سے قطع نظر کرکے دیکھا جاوے تو مطلع صاف ہے
صرف اولے و عدم اولے غایت ما فی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف ہے
جسکی وجہ سے باہمی نفاق مثل سابق زمان کے ہو جائیگا۔ آپ کی تحریر سے کمال
غصہ و غضب نمایان ہے شاید بوجہ کمال جزم و تقوی ایسے الفاظ برآمد ہوتے ہون
ورنہ مومن لعان نہین ہوا کرتا حالانکہ حدیث شریف مین غضب کیوقت فیصلہ کرنیسے
منع فرمایا ہے کیونکہ انصاف کی امید نہین ہوتی ہین فقط اس غرض سے چند الفاظ مختصر
عجلت مین عرض کیے ہین کہ آپکو متنبہ کرون کہ تمام علما و فضلا ہندوستان کے شہید
دہلوی کے تکفیر نہین مگر بعض علما جنکو بطور ورثہ کے تکفیر وغیرہ ملی ہے وہ مجبور و
معذور ہین وہ انکے سب و شتم کو مثل روافض کے داخل دین اسلام سمجھتے ہین عجب
عجب تاویلات و تسویلات سے کفر ثابت کرتے ہین جسکو کوئی عالم
ربانی و فاضل حقانی پسند نہین کرتا مجھکو جواب رسالہ فرمانے کی ضرورت نہین

ہان اس اجمال کو دس بیس جز مین مفصل عرض کرسکتا ہون بشرطیکہ کوئی تسلیم کرلے اور چونکہ اعجاب کل ذی راے برایہ اس زمانہ مین شائع ہے لہذا اسی مختصر پر کفایت کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اسکے جواب کی فکر نہ کرینگے ہان اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کسیکا کفر ثابت ہو جاوے تو مجکو انکار نہین چنانچہ جو لوگ مشائخین مین دعوے الوہیت کرتے ہین اور خدا اور بندہ مین صرف اعتباری فرق بتلاتے ہین اور حضرت غوث پاک کو ہنگام وقت مصیبت کے یا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو پکارتے ہین اور الغل صاحب کو اپنا حاجت روا اعتقاد کرتے ہین اور مساجد کو چھوڑکر قبور کو آباد کرتے ہین اور عقائد اسلام سے بالکل واقف نہین بلکہ مرید ہونا فرض اور سال مین ایکبار فاتحہ درود کردینا اور اپنے پیر کو اپنا خدا تصور کرنا اور احکام شرع شریف کی تحقیر کرنا اور علما کو حقیر جاننا اور ملفوظات پیر کی کلام الٰہی سے زیادہ تعظیم کرنا اونکا دین و مذہب ہو ایسے لوگون کو بھی خدارا فہمایش کیجیے اور اون کو اس جہالت سے نکالیے نہ یہ کہ تسبیح تکفیر ورد زبان کیجاوے وما علینا الا البلاغ

محمد عبد اللہ

جواب بین تحریر عجائب از فقیر عفی عنہ الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی ——— فقیر محمد عبدالوحید عفی عنہ بعد ہدیہ مسنونہ ملتمس

نامہ نامی بنام فقیر تشریف لایا ممنون یادآوری فرمایا۔ جناب نے شبہات پیش فرما
پیش نظر علمائے کرام پر اپنی فہم کے قابل شبہہ گزرنا بعید نہین مگر ساتھ ہی ارشاد
فرمایا کہ مجھکو جواب رسال فرمانیکی ضرورت نہین پھر تاکیداً لکھا امید کرتا ہون کہ آپ
اسکے جواب کی فکر نہ کرینگے جس سے طلب تحقیق کا احتمال ساقط اور صاف اعجاب
کل ذی رائے برایہ کی حالت ثابت۔ واقعی ایسی صورت مین حاجت جواب کیا تھی
اول تو وہ شبہات خود ہی بدیہی البطلان جنھین ہر ذیعقل بہ نگاہ اولین صد پارہ کرسکے
پھر جناب نے کمال دلیری و توق و اعجاب اور بعد رسوخ فی القلب علاج نایاب مگر اسکا
کہ حدیث مین الدین النصح لکل مسلم ارشاد ہوا فقیر چند حرف مختصر نہایت اجمال کشف
شبہات مین گزارش کرنے پر مجبور امید کہ نظر انصاف سے ملحوظ ہون اور نگاہ تعصب
و اعتساف سے محفوظ و حسبنا اللہ و نعم الوکیل واللہ یقول
الحق و یہدی السبیل گزارش اول سب مین پہلے یہی عرض کافی جو
تمام شبہات جناب کے ازالہ کو وافی ہے کہ مکرمی خدارا ذرا نگاہ انصاف سے ساری تحریر
شریف کا مبنی ہی سرے سے پادر ہوا ہے شاید جناب نے رسالہ مبارکہ

سبحٰن السبوح ملاحظہ فرمایا کسی سے نام ہی سنکر انکار بالغیب قرار پایا یا ملازمان
سامی کو کوئی خواب ہوا جسب زعم اسمٰعیل دہلوی کسی وحی باطنی کا فتح باب ہوا
ورنہ یہ تو آپکی شان علم سے متوقع نہیں کہ رسالہ ملاحظہ فرماتے پھر اوسکا مطلب
اور اسکی تصریحات قاہرہ کے خلاف ٹھہرا لیا خدا نخواستہ ملازمان سامی بیچارے
سلب میں تمیز نہ پاتے یا نیز ورزبان وزور وبہتان ہان کو نہ اور نہ کو ہان بناتے
افضاحت پنجم سوال میں تھا ہمارے فقہائے کرام کے نزدیک اسپر اور اون کے پیشواؤں پر
حکم کفر لازم ہے یا نہیں آغاز جواب میں تھا بوجوہ کثیرہ لازم ختم جواب میں تھا بالجملہ
اس گروہ پر ہزاروں وجہ سے کفر لازم اور آخر میں تنبیہ نبیہ تو خاص اسی تصریح کے
لیے تھی کہ اگرچہ ہمارے فقہا کے طور پر حکم کفر ثابت مگر ہمارے علمائے کرام ہی تحقیق فرما
رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو
کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتینگے سکوت کرینگے الی آخرہ باینہمہ تصریحات
واضحہ آپکی نظر پستر پا کفر تکفیر تکفیر پکار رہی ہے کفریہ اوسکے متعلق کہتی ہے
لزوم کفر کفر نہیں التزام کفر کفر ہے آپ لزوم سے کفر کا فتوے دیتے ہیں دوم
کے متعلق لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو ایضًا مستحق تکفیر نہیں ہو سکتا سوم
میں جب کفر نہیں ایضًا تکفیر جملہ بزرگان لازم آئیگی چہارم میں کفر ثابت نہیں
ایضًا لزوم سے کفر ثابت نہیں تو ایضًا وہ کیونکر کافر ہوگیا ایضًا ہان کفر ٹھوپ دینا
مضمون نمبر پنجم میں قائل کو کافر بنانیکے واسطے ششم میں کفر نہیں ہو سکتا
ہفتم میں لزوم کفر ہوگا جو کفر نہیں آخر میں علمائے ہندوستان کے دہلوی کے کفر
نہیں ایضًا اگر بعض نے اسکا بطور ورثہ کے تکفیر کی سب ایضًا وہ تاویلات سے کفر

ثابت کرتے ہیں ایضاً فتبیح تکفیر و۔ ذبان عرض جناب کی اس دو ورقی تحریر کا کفر
سے آغاز فتبیح کفر پر خاتمہ اور ہر قول کے متعلق اسی مضمون پر زور کہ کفر نہیں
کافر نہ ہوا لزوم ہے التزام نہ ہوا معلوم نہیں کہ یہ بینی ندا ہو جبکہ تحاشا تبرا حضور
معاف نے مارے کی تو یہ آپ کس بنا پر فرما رہے ہیں حضرت مصنف نے خود ہی
ارشاد فرمایا کہ محققین لزوم سے کفر نہیں مانتے ہم اس شخص کی تکفیر نہیں کرتے پھر
آپنے یہ تکلیف تحریر کیوں گوارا کی خدا کی شان سائل نے سوال کیا تو لزوم مجیب نے
جواب دیا تو لزوم سے اور نفی تکفیر کی تصریح اس دھوم سے مگر آپکو ہر جگہ کفر کفر
کی پکار تکفیر تکفیر کی فریاد یارب مگر کچھ خواب دیکھا یا بحکم لیوحی بعضہم الی بعض
باطنی کا فساد انصاف فرمایئے تو ایک ہی گزارش آپکی سارے نگارش ہے واسطہ اللہ
علیہم کی سچی بارش گزارش دو دم تک گئی جا بجا تکفیر تکفیر پر پھیرے پھیرے اور لزوم
کفر سے کفر ماننے پر بیطرح بگڑے ہیں مثلاً فرمایا لزوم سے کفر کا فتوے بعید از انصاف
ہے۔ ایضاً لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے ایضاً
ایسے لزوم سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں مگر مجیب جناب
نے شدت غیظ میں یہ جبر دینی حکم تو لگا دیئے مگر نہ جانا کہ لزوم کفر کے باعث تکفیر
کرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہے ہزار ہا ائمہ دین نے فرق لزوم و التزام قائلان
کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہیں عامہ کتب فقہائے کرام اسی پر حاکم اور مرتبہ احتیاط
تفرقہ و انکار اکفار جیسے محققین متکلمین اسی پر جازم فقیر اسپر بکثرت نصوص جلیلہ
ائمہ علیہ حاضر کر سکتا ہے سردست مزاج والا کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا اور
نسیم الریاض کی ٹھنڈی سی ہوا پیش کرتے ہیں امام قاضی عیاض کتاب الشفا

فی تعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اوسکی شرح
نسیم الریاض میں فرماتے ہیں اما من اثبت الوصف ونفی الصفۃ (وھم المعتزلۃ)
فمن قال (من اہل السنۃ) بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ فکانہم رای المعتزلۃ صرح
(عند المکفر لہم) بما ادی الیہ قولہم ومن لم یر اخذہم بمآل قولہم لم یکفرہم فعلی
ہذین المآخذین اختلف الناس (من علماء الملۃ واہل السنۃ) فی اکفار اہل التاویل
والصواب (عند المحققین) ترک اکفارہم اھ مختصراً دیکھیے کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم
کی بناپر کافر کہنا نہ کہنا دونوں قول اہل السنت کے ہیں اور محققین کے نزدیک ترک تکفیر ہے
مگر تقصیر معاف فقیر کو خوف ہو کہ ملازمان والا کے ذہن میں اس عبارت عربی کا
مطلب کیا دخول پائیگا جب کہ رسالہ اردو کا کلام سنے فہم مرام رہا حضرت مصنف
دام ظلہ العالی نے صاف ان تمام مطالب کا اشعار فرمادیا تھا کفریات اسمٰعیل
پر ہر جگہ کلام علماء سے حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہ خوش فہمی حضرت
مصنف کے احکام سمجھے صدر جواب میں ارشاد فرمایا تھا حسب تصریحات جماہیر فقہائے
کرام اسپر حکم کفر ثابت آخر میں بعد نقل احکام وتفصیل کلام پھر اجمال فرمایا کہ بالجملہ
جماہیر فقہائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم پھر ایسے ہی اذہان عالیہ
کے لحاظ سے اسی بیان کے لیے خاص ایک تنبیہ نبیہ ارشاد فرمائی اور اوسکا شروع
انھیں لفظوں سے کیا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا پھر اپنے نزدیک جو مسلک
محقق تھا بیان فرمایا کہ لزوم والتزام میں فرق ہے ہم احتیاطاً برتینگے محتاطین
نے تکفیر سے سکوت پسند کیا ان سب عبارات واضح وروشن سے دو مطلب
ایسے صاف مستفاد تھے جنھیں ہر ذی فہم بچہ سمجھ لے ایک یہ کہ ہم تکفیر نہیں کرتے

ہان بطور جمہور فقہاے کرام یہ احکام دوسرے کہ بہت ائمہ اعلام لزوم پر
بھی حکم کفر فرماتے ہین اور مسلک تحقیق واحتیاط تفصیل التزام دونون مطلب سے
ایک بھی فہم جناب مین نہ آیا ادھر تو احکام فقہا کو حکم مختار حضرت مصنف جا کر ابتدا سے
خاتمہ تک کفر کفر بولنا شروع کیا ادھر فرق لزوم والتزام پر اجماع مسلمین پا کر جماعات
عظیمہ ائمہ اہلسنت کو معاذ اللہ اصول اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا خدارا
انصاف یہ کیا دین و دیانت ہے ایک اپنے جھینپ و چنان کے بچانے کو لاکھون
ائمہ اہلسنت پر معاذ اللہ حکم کفر لگا دینے کا اشعار کیا حیا و جرأت ہے پر ظاہر
کہ اصول اسلام کا بالکل مخالف نہ ہوگا مگر کافر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سچ
فرمایا حدیث شریف مین حبک الشیٔ یعمی ویصم مکرمی جواب تو جواب خود سائل فاضل نے
نفس سوال مین اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہا کے نزدیک ہر حکم کفر لازم ہے
یا نہین اور یہ مطلب اول تو اس فقیر نے تمہید ہی مین نہایت روشن روشن
گزارش کر دیا تھا بلکہ اس رسالہ مبارکہ طیبہ کا چھاپنا ہی اسی غرض سے بیان کیا
تھا کہ ندویون نیچریون نے جو حملا اہلسنت پر الزام تکفیر کی رٹ لگا دی ہے
اوسکا دروغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے پھر سبحٰن السبوح سے وہ صاف صاف
تصریحین نقل کر کے گزارش کر دیا تھا کہ جب ہمارے علماے کرام اسمٰعیل دہلوی کو
بھی کافر نہین کہتے تو اور لوگ جنکے اقوال اوس سے بہت ہلکے ہین اونکے یا ہمین
اس تہمت ملعونہ کی کیا گنجائش تمہید در کنار خود اول صفحہ لوح پر یہی مضمون
موجود مگر حضرت کو سب سے آنکھین بند فرما کر وہی کفر کفر کی پکار مقصود ہان یہ کہیے کہ الفال مع
بالتطلق آوازہ خلق نقارہ خدا دہلوی بیچارے کی قسمت مین اگر خدا ہی نے کفر لکھدیا ہے جو یا وصف و

صریح نفی وانکار اہلسنت اوسکے معتقدین کے سر چڑھ کر بول رہا ہے تو جناب
من بیہ اوسکا بدا آپکا لکھا ہمارا اسمین قصور کیا ہے ع حق ترا و ذ لیلش انچہ در آوند
ولبیت ٭ گزارش سوم اگرچہ دو گزارشن بالا ہر عاقل کے نزدیک تمام تحریر
سامی کے جواب مین شافی ووافی مگر شاید جناب کو اسکا بہت ر ہ جاے کہ ہمارے
تفصیلی عذر نہ سنا گئے لہذا مناسب کہ ہر کفریہ دہلوی کو متعلق اعذار بارد ہ سامی
کو ٹھنڈا کر دیا جاے ٭ باللہ التوفیق یاد دہانی کے لیے کفریہ دہلوی و اعتراض
سل السیوف کیطرف اشارہ ضرور لہذا اوسے جیفہ اسے سیف سے تعبیر منظور

قولہ جیفہ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ
صاحب ہی کی شان ہے **سیف** اسکا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالے کو اختیار
ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صراحۃً لازم کہ اوسے بالفعل
علم غیب حاصل نہین یہان صراحۃً اللہ تعالے کیطرف جہل نسبت کیا
اقول اگر آیت لیعلم اللہ اور اوسکی تفسیر دیکھی ہوتی تو شاید اسقدر بیہودہ نہوتی
اس آیہ کریمہ اور اسکے نظائر کی تفسیر مین حضرت مجیب مد ظلہ العالی کا بسوط فتوے
اون کے مجموعہ فتاوے **العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ** کے مجلد ششم
مین مذکور جسمین کتب تفسیر و حدیث و اصول سے کلام علماے سلف و خلف و توجیہ
معانی و توضیح مبانی بروجہ احسن مسطور وہ فتوے زبان عربی مین ہے کہ سائل
فاضل نے بزبان عربی ہی سوال کیا تھا ملازمان سامی کو اردو کلام سمجھنے مین وقتین
وقتین ہین تا بتازی چہ رسد مگر ہین تو اس جوش حمیت کا قائل ہون کہ اپنے
امام الطائفہ پر سے الزام اوٹھانیکو معاذ اللہ اللہ عزوجل کا صحیح جہل ثابت کرنے پر

مستفید ہوگئے اور وہ بھی کاہے سے خود اوسکے کلام کریم سے امام الطائفہ کی بات
بنجائے اگرچہ رب العزۃ جل جلالہ ٹھہرے خواہ قرآن مجید باطل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم اور ونکو ارشاد ہوتا ہے ہمارا زبان سامی اگر دیکھ سکتے ہوں تو خود ہی
ان آیات کے متعلق ائمہ اہلسنت کا کلام دیکھیں آیات کریمہ میں جو وجوہ کثیرہ
علما نے ارشاد فرمایا میں امام الطائفہ کے کلام کو انسے کیا علاقہ علم سے علم اولیا مراد
ہے یا اعلام یا متمیز کر دینا یا رویت یا جاننا یا نفی علم سے نفی معلوم مقصود الی غیر ذالک
من الوجوہ المذکورۃ فی کلامہم کلام امام الطائفہ میں انکی کیا گنجایش وہ صراحۃً
یہاں علم غیب میں کلام اور غیر خدا سے اوسکی نفی مطلق اور باری عزوجل سے اوسکی
تخصیص کے مقام میں ہے تو یقیناً علم بمعنے حقیقی مطلق ہی زیر بحث ہے جب علم
کو تاویل کرکے کسی اور معنے پر لیجایئے یا حقیقی میں کوئی قید بڑھایئے تو اس کلام کا
حاصل اسی معنے مجازی یا مقید مخصوص کی غیر سے نفی اور باری عزوجل سے تخصیص
ہوگی حقیقی مطلق کی یہ صراحۃً توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے یہ بھی جب کہ انمیں کسی
تاویل کو اوسکے الفاظ لفظی طور پر محتمل بھی ہوں ورنہ سرے سے نفس عبارت ہی اوسے
انکار کرتی ہی بنظر معنی بنانا نبنانو دوسرا درجہ ہے **قولکم** البتہ علم قدیم باری تعالی کی
اختصاص کی صراحت ہوتی تو حکم کفر کا چنداں مضائقہ نہ تھا **اقول** اولاً کیا باری
تعالی کے دو علم ہیں ایک قدیم اور ایک حادث اہلسنت کے نزدیک علم باری قدیم
ہی ہے جو حادث ہے وہ ہرگز اوسکا علم نہیں ہوسکتا کیا فرقہ ضالہ کرامیہ کا دامن
تھامیے گا **ثانیاً** یہاں علم غیب میں کلام ہے آپ ہی فرما دیجیے کہ باری
عزوجل کا علم غیب قدیم ہے یا حادث اگر یہاں عزیز ہے تو قدیم ہی کہیے گا

پھر اس علم غیب ہی کو او سنے اختیاری کہا جسکے قدیم ماننے سے آپکو بھی پارہ نہین
اتنو آپ ہی کے قول سے ثابت کہ ملاے دہلوی کو کافر کہنا چندان مضایقہ نہین
رکھتا ثالثا یہ صورت طرفہ فرض کی جو کسی عاقل سے معقول نہین قدیم اور اختیاری
بمعنے چہ۔ عالم کو دیکھیے جو قدیم بتاتے ہین صادر بالایجاب ٹھہراتے ہین جو مخلوق
بالاختیار جانتے ہین حادث مانتے ہین زیادہ دسترس نہ تھی تو سل السیوف
ہی مین عبارت شرح عقائد مع ترجمہ مذکور تھی کہ جو اختیار سے صادر ہو ضرور
حادث ہوگا **حیف** بعد اخبار ممکن ست کہ فراموش گردایندہ شود
پس منجر بتکذیب نفسی نگردد و سلب قرآن مجید ممکن ست **سیف** یہان
صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع مین جھوٹی ہو جائے تو حرج نہین
حرج اسمین ہے کہ بندے اوسکے جھوٹ پر مطلع ہون اگر اونھین بھلا کر اپنی بات
جھوٹی کر دی تو تکذیب کہان سے آئی **قولکم** اسمین بھی وقوع کذب ثابت
نہین ہان لزوم سے جسکا جاہو کفر ثابت کرو **اقول اولا** یہان یہ اعتراض کب تھا
کہ اسمٰعیل نے خدا کا کذب واقع مان لیا ذرا الفاظ اعتراض ملاحظہ کیجیے اقرار کر دیا
کہ جھوٹی ہو جائے تو حرج نہین عبارت دلیل کا ترجمہ پڑھیے کہ جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام
پر کذب جائز مانے کافر ہوا تمام تقریب دیکھیے کہ انبیا کا کذب جائز ماننے والا
کافر ہوا اللہ کا کذب جائز ماننے والا کیونکر نہ ہوگا۔ اول سے آخر تک جواز کذب ماننے
سے اعتراض جابجا اوسکی صریح تصریح اور آپ جواب مین فرماتین وقوع کذب ثابت
نہین اب یہ تو کیا کہون کہ ملازمان سامی کو ایسی اردو سلیس عبارت سمجھنے کی
بھی لیاقت نہین ہان یہ کہیے کہ سرکار کے نزدیک حرج اسمین ہے کہ خدا کا کذب آئے

واقع ماننے وہ عبارت دہلوی سے ثابت نہیں ہوتا اور جائز جاننے سے امامت
طائفہ مین بٹا نہین لگتا سرکار ملاحظہ تو فرمائین علمانے کذب انبیا جائز ہی ماننے
پر بالاتفاق کافر کہا ہے مگر شریعت محمدیہ مین ائمہ کا مرتبہ انبیا سے کم ہے کہ اونکا
کذب جائز ماننے پر حکم کفر درکنار امامت مین بھی خلل نہین آتا ان مین عرض کرون
انبیا کا مرتبہ تو خدا سے کیا زیادہ ہوگا مگر دین وہابیت مین اسمٰعیل کی قدر خدا سے
زائد ہی کہ اسپر سے دفع الزام کو خدا کا جہل خدا کا کذب سب کچھ گوارا ہو رہا ہو انا
وانا الیہ راجعون ثانیا غنیمت ہی کہ یہان لزوم کفر تو سرکار نے بھی مان لیا۔

کہ ہان لزوم سے جسکا جی چاہو کفر ثابت کرو حضرت مجیب مدظلہ کا اسیقدر مقصود ہے
کہ امام الطائفہ پر لزوم کفر ہے وہ ثابت ہولیا باقی رہا لزوم کفر کو ہلکا جاننا کفر لازمی
سے امامت مین بھی فرق نہ ماننا یہ آپکے ایمان کی نشانی ہی ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ
العلی العظیم **قولکم** امتناع کذب پر فریقین متفق ہین **اقول** سبحٰن السبوح تنزیہہ
وچہارم ملاحظہ ہو تو اس ادعائے باطل کا حال کھلے **قولکم** یہ خلاف اصول فلسفی پر مبنی ہی
اسلیے اسمین انکار ماجا نہین **اقول** این گل دیگر شگفت سکری آدمی جب باطل کی
اعانت کرنے بیٹھتا ہے تو مجبور انہ اباطیل مین گرفتار ہوتا ہے ایک تو باطل کی تائید
باطلات ہی سے ممکن قد وجر الذنب یجر الی الذنب ذرا ایمان کے ولپر ہاتھ دھر لیے
یہ آپ کیا لکھ گئے مسائل تنزیہ الٰہی جل وعلا کی یکسر جڑ کاٹ گئے شریعت محمدیہ علے
صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیہ کو بالکل ناقص و ناتمام اور خود اسے منقاصد ایمان یعنی
مسائل الٰہی مین تاتمام کافی کلام بتا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپکے
نزدیک شریعت محمدیہ کسی نقص کسی عیب کسی ناشے کسی ذلت کسی خواہش کو خدا سے

باریتعالی عزوجل پر محال نہین بتاتی نہ انکے ممکن ماننے پر اصلا کچھ انکار فرماتی ہے
کہ آپکے زعم مین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم یہ مسائل لائے ہی
نہین انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ ذرا توبہ کیجیے توبہ قیامت قریب ہے
اسمٰعیل کی حمایت مین اللہ و رسول و قرآن و اسلام پر ایسے گندے اتہام آپ ہی
کہیے کہ لزوم کفر ہے یا التزام بھلا ارشاد ہو اگر (۱) کہے دو خدا ہزار خدا لاکھوں
خدا ممکن ہین (ص) کہے اللہ عزوجل کا مرجانا ممکن (م) اوسکا اندھا ہونا ممکن
(ع) بندون سے مغلوب و عاجز ہوجانا ممکن (ی) اسے سولی دیکر مارنا ممکن
(ل) اوسے آگ مین جلا نارا کھ برباد کردینا ممکن تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مومن
ہین یا کافر شریعت محمدیہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہے یا کچھ نہین ع بینوا توجروا
انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ مین عرض کرون ملازمان سامی کو بوجہ وفور علم بہت
وقت پیش آئیگی شاید برسون ماخذ مسائل کا پتا نہ لگے لہذا سبحٰن السبوح سے استعانت
کیجیے وہ ارشاد فرمادیگا کہ یہ سب مسائل کیونکر یاجابہ مین داخل ور شرع مطہر مین
کس طرح آنپر اقامت دلائل حیف اللہ عزوجل سے مصافحہ و کلام حقیقی
اسیف یہ صراحۃً اپنے پیر وغیرہ کو نبی بنانا ہے تفسیر عزیزی شرح عقائد جلالی
دنیا مین ہمکلامی کا مدعی کافر ہے۔ شفا شریف مدعی مکالمہ بالاجماع کافر قولکم
حق تعالی کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے اقول اسمٰعیل کہتا ہے کاہے کلام حقیقی
سنو آپ کہتے ہین الہام کا ذکر ہے یہ تاویل ہے یا تبدیل ایسی صریح مخالف
گڑھت رہا ہو تو نہ کسی مجنون کا ہذیان جنون ٹھہرے نہ کسی کافر کا ہذیان کفر
اور اس بڑے بول کو کہ حق جل وعلا دست راست ایشان بدست

قدرت خاص گرفتہ جو پیرجی کی اعلی فضیلت وافضلیت کے بیان کو لکھا دستگیری
بمعنی مدد سے کیا علاقہ جو ہر کلمہ گو کو عموماً حاصل کیا آپ ایمانا کہہ سکتے ہین کہ اس عبارت
کا مفاد بھی دستگیری امداد ہے یا بتا سکتے ہین کہ صبح سے شام تک رب العزة اپنے
بندون کی کرورون امور مین دستگیری فرماتا ہی مسلمان اوسے یون تعبیر کرتے ہون
پھر ذرا اگلی عبارت بھی تو دیکھیے کہ اس گرفتہ کے بعد کیا ہی اور اسکے بعد معنی حقیقی
چھوڑ کر مجازی کیطرف کچھ بھی ذہن جاتا ہے۔ کیا خوب مجاز کے لیے قرینہ درکار نہ کہ
اوسکے خلاف پر قرینہ واضحہ قائم اور بزور زبان معنی حقیقی سے انکار ایسی ہی
زبان زوریون کی ذہن دوزی کو سل السیوف صـ۱۳ مین خود عبارت تقویة الایمان
لکھ کر صاف تنبیہ فرما دی تھی کہ یہ نفیس فائدہ ہر جگہ ملحوظ رہی کہ اکثر حرکات مذبوحی کا
جواب شافی ہے **قولکم** جیساکہ بزرگون نے کتب تصوف مین لکھا ہی **اقول اولا** ائمہ
معتمدین کی تصانیف معتمدہ محفوظ منوانرہ مین ان لفظونکی تصریح دکھائیے کہ تاکہ کلام
حقیقی ہم میشود **ثانیا** کیا اصحاب حال کے شطحیات یا ارباب کمال کے خاص مصطلحی
سخنان عالی نظایر متشابہات دستاویز جواز کفریات ہین کہ جو شخص نامشخص جو کچھ
چاہے بکے اور بزرگونکے سر دھردے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ لکھتے ہین **ثالثا**
اسمعیل ان باتونکا قائل ہی نہین تقویة الایمان صـ۲ وغیرہا کی تصریحات پر خاک ڈالیے
تو خود اسی کتاب صراط مستقیم کے بیان سنیے صـ۱ از عمدہ مخالفان راہ حق ملحدان صوفی
شعار اند که از مخالفت شرع پاک نمیکنند بلکہ التزام آن راطریق جوہ میدانند واشتغال
قبیحہ مبتدعہ شرک امیز تعلیم وتعلم مینمایند وکلام الحاد را در مردم افشا میکنند حسب
افعال واقوال ایشان با ایشان معاملہ کند ہر کہ قابل قتل ست اورا بکشند وہر کہ قابل تعزیر ست

او را تعزیر کنند و اگر عاجز از امضاے احکام شرعیہ باشد پس از ایشان بشدت

بیزار شود و ہرگز ملاقات ایشان نکند و مواجہہ و مشافہہ ایشان را از قبائح انگارد
اللہ اللہ وہ جن سے بچنا جنھین مخل راہ خدا ملحد مشرک لائق قتل و سزا بتاتا ہے آپ انھین
ہین اوسے اور اوسکے پیر کو بھی داخل کیا چاہتے ہین یہ کیا دوستی ہے معہذا اوسی اسباب
کے دیباچہ مین صاف تصریح کر گیا ہے کہ اوسنے اپنے پیر جاہل محض کے جاہلانہ کلمات کو
عالمانہ روش کے مطابق کرکے لکھا ہے دیکھو صلا تو اوسکے کلام کو صوفیانہ چھپیان
ٹھہرانا محض تحکم و زبردستی ہے عبارات مذکورہ مین مبتدعین کی صورت دیکھنی اون سے
بات کرنیکی شناعت اونسے بشدت بیزار رہنے کی ہدایت لکھی ہے یہ مدعو مخذولہ سے
کٹی چھپی ہے اگر ملازمان سامی بھی ندوی ہین تو اوسکے قبح و بطلان پر آپکے شہید
پیشوا کی شہادت مبارک رابعًا آپ خود انھین ضلال بلکہ کفر یقینی جانتے ہین

ابھی ارشاد ہوگا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت ہو تو مجکو انکار نہین چنانچہ

جو مشائخین دعوے الوہیت کرتے اور خدا اور بندے مین فرق اعتباری بتاتے ہین
خامسًا تفسیر عزیزی و شرح عقائد جلالی و شفا شریف کی عبارتون کا کیا جواب
ہو مقصود اتنا تھا کہ حسب تصریحات علماے کرام اسمعیل دہلوی پر کفر کے احکام و حاصل

و غیر زائل **حیف** اللہ کے سوا کسیکو نہ ماننا **سیف** ماننا ترجمہ ایمان کا ہے ور نہ ماننا

کفر کا تو یہ صراحۃً انبیا کے ساتھ کفر کا حکم ہوا **اقولکم** اوسکے یہ معنی ہین کہ بجز حق تعالیٰ کے

کسیکو معبود نہ جانو یہ معنی نہین کہ انبیا کو مت مانو **اقول** اللہ اللہ حبک الشئے
یعمے و یصم جو اوسکے خاص لفظ ہین یعنی ماننے کا انکار اوسکا انکار کیجیے اور اپنی طرف سے
نئی گڑھیے مت مانو یعنی نمان نمانے نمانو تو صراحۃً اوسکے کلام مین موجود ہین انکا کا

ایسا ہی ہے کہ کہیے اسمٰعیل دنیا مین پیدا ہی نہو آرہا تمان کے معنی جسود نجات اسکا
مطالبہ ہے کہ یہ کہان کی زبان ہے یہ لفظ اردو زبان کا ہے یا کسی طبقہ اسفل السافلین کا جہان
کے لغت اسمٰعیل بولا اور آپ سمجھے اردو مین تو ملتے نہ ماننے کے صاف معنی حقیقی
و عرفی موضوع لہ و مستعمل فیہ وہ ہین جو ترجمہ آیات قرآنیہ سے بتا دیے گئے یون صنع
تازہ کا اختیار ہے تو اگر کوئی اسمٰعیل کو کافر مرتد ملعون جہنمی کہے آپ ہرگز نہ بگڑین کہ وہ
کہہ سکتا ہے میرے نزدیک ان الفاظ کے معنی خاطی مخطی تارک اولی اور اسمٰعیل کی نسبت
ان امور کا خود آپکو اقرار حضرت مجیب مدظلہ العالی نے ایسی ہی ہو جسکے رد کو خود
اسمٰعیل کی گواہی اوسیکی تقویۃ الایمان صـ۸۵ سے دلادی تھی مگر شدت تعصبیت کچھ
دیکھنے بھی دے **قولکم** بطور لزوم نکال لیے **اقول** اتنا ہی مطلب تھا کہ اسپر لزوم
کفر ہے اسکے آپ دوبارہ مقر ہوئے۔ **قولکم** عوام نے خدا کو چھوڑ کر دوسرونکو اپنا
پورا حاجت روا بنا لیا ہے ایسے محل پر یہ الفاظ لکھے تو کیونکر کافر ہو گیا **اقول اولاً** یون کہ
اونے انبیاے کرام کے ماننے ہی سے منع کر دیا **ثانیاً** پورا حاجت روا بمعنی مستقل
متصرف بالذات مراد تو عوام مسلمین پر وہابیہ ظالمین کا محض افترا بے بنیاد ورنہ معبود
جاننا نہ تھا کہ ماننے کے معنے یہ ٹھہرا لیے ہان ماننا ضرور تھا اوسی سے منع کیا اوریہی کفر
ہوا **ثالثاً** وہابیہ نے رسول و قرآن کو چھوڑ کر اپنے برتاؤ سے اسمٰعیل کو نبی کریم بلکہ
زائد اور اوسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ ازید بنا لیا ہے ایسے محل پر کوئی آدے کافر مرتد ملعون
بمعنی خاطی مخطی تارک اولی لکھے تو آپکو کیون برا لگے **حیف** بعض اولیا کو بے توسط
انبیا وحی احکام شریعت و عصمت ملنا اونکا من وجہ احکام شرعیہ مین تقلید انبیا سے
مستغنی ہونا اور انبیا کا ہم استاد ہونا **سیف** یہ غیر نبی کو نبی بنایا اور نبی بھی کیسا حصہ

شریعت **قولکم** قائل کچھ کہتا ہے اور آپ دوسری تقریر کرتے ہین پھر ملاحظہ فرمایئے
اقول حضور معاف یہان کچھ نہ بنی تو ہی اوڑان گھائی پڑتا لی کہ وہ کچھ کہتا ہے آپ کچھ
ذرا اس کچھ کی تقریر تو فرمائی ہوتی مکرمی آپکے یہان تو حمایت اسمٰعیل مین صریح تحریف
وتبدیل حلال کہ کلام حقیقی کے معنی الہام ماننے کے معنی معبود جاننا پھر یہان ملانِ زمان
ساحی کیون تھک رہے فرمادیا ہوتا کہ وحی شریعت کے معنی نہ لگائے ہین وہابیت کا
وعظ کہنا اور عصمت سے مراد پنجاب کی سرحد پر ولائتیون کے ہاتھ سے مارا جانا چلیے
چھٹی ہوئی **قولکم** اس کلام کی سند مین سب کتب تصوف متحد اللفظ ہین **اقول اولاً**
اس جبروتی ادعائے باطل کا ثبوت دیجیے ورنہ آیہ قرآنیہ ہی علی الکذبین کے حکم سے
خوف کیجیے کتب تصوف کی جان فتوح الغیب عوارف المعارف رسالہ قشیریہ
تعرف تنویر وغیرہا آپ سب کے مدعی ہین تو ان کتب معتمدہ مستند متداولہ مین ضرور
ہونگی ذرا اپنی نقل ثابت تو کیجیے مین محل تنزل مین بہت کچھ کہہ سکتا ہون مگر ملا زمان
ساحی جو اپنی ترنگ کی اُمنگ مین بڑا بول بول گئے ہین اوسی پر مطالبہ کیون نکرون
آپکی تکلیف گھٹا ہنکو بسبیل تنزل کیون **اتر**ون **ثانیاً** اوپر گزارش ہوچکا کہ وہ یا ایسے
تصوف کا قائل نہین **ثالثاً** آپ خود اکابر ائمہ تصوف قائلان وحدت وجود کو عیاذاً
باللہ کافر جانتے ہین پھر ایسون سے کیا استناد **رابعاً** یہان تو اس عذر کی گنجائش
ہی نہین وہ صراحۃً اپنے ان دعاوی خبیثہ کو مطابق سنت بتا رہا ہے کہ نہ دانی کہ اثبات
وحی وعصمت مر غیر انبیا را مخالف سنت ست آپ تصوف لے دوڑے حسبین آپکے
نزدیک ادعائے مکالمہ حقیقی کے امثال بھرے ہین **خامساً** شاہ عبد العزیز صاحب
شاہ ولی اللہ صاحب وامام قاضی عیاض کی عبارتون کا کیا جواب ہوا حضرت

مجیب مدظلہ العالی کا مدعا نو ثابت رہا جیف شدید لعین بعید نماز مین تصور
اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت وہ شیطنت عنید سیف
یہ صراحۃً حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے اور اونکی شان مین
ادنی گستاخی کفر قولکم دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت مین تحقیر منظور ہے تو کفر ہے
اور تصور مین کا فرق بتا تا ہے تو نہین اقول ولا اس جواب جناب کی خوبی اسکے
سوا کیا عرض کرون کہ عملداری اسلام اوٹھ جانے پر سجدۂ شکر ادا کیجیے اسمٰعیل کی قبر پکی
گھی کے چراغ جلایئے اللہ اللہ اللہ اللہ انا للہ اللہ اکبر اللہ اکبر محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اقدس مین ایسی ناپاک گالی بنیے اور نیت تحقیر
ڈھونڈھیے پھر یہ دیکھنا چاہیے تو فرمایا اوس دیکھنے کا طریقہ تو ارشاد ہو جب صاف
دشنام پر بھی آپکو تحقیر نہین سوجھتی تو کب سوجھیگی سوجھے تو جب کہ دلمین محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی کچھ عظمت ہو ہان کہنے کو بہت کچھ ہے مگر ع ہر سخن
وقتے وہر نکتہ مکانے دارد ہر ایک کی عظمت موقع موقع سے ہے محمد رسول اللہ
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت اوسوقت تک ضرور مسلم جب تک حضرت امام
الطائفہ کا مقابلہ نہ ہو اور جب اعظم معظمین نجدیت حضرت اسمٰعیل دہلوی پر آنچ آتی ہو
تو اون کے مقابل خدا کی تو لگی نہین رکھتے نبی تو پھر دوسرے درجہ مین ہین ثانیا للہ
الانصاف للہ انصاف برا ماننے کی بات نہین مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہون اگر
کوئی بے تہذیب شخص سرباز ار مثلا ۔۔۔ کو گدھے کا بچہ کتے کا پلا سوئر کا جنا کہکر
پکارے تو وہان بھی یہی پیش وپس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت مین تحقیر
منظور ہے یا نہین سرکار فرا ایمان کی آنکھ سے صحبت اسمٰعیل علیہ ما علیہ کی ٹھیکری اٹھا کر

ملاحظہ کرین کہ نیت ہونے نہ ہونیکا مسئلہ وہان گنجائش رکھتا ہے جہان نفس لفظ دونون پہلو تحقیر وعدم تحقیر کے رکھتا ہو جب لفظ صریح تحقیر کا ہے جسمین دوسرے پہلو کا احتمال ہی نہین تو اب دیکھنا چاہیے کیا معنی اور تحقیر نہونا یعنی چہ مسئلو ہم کہین خدائے قہار کی لعنت اون ملاعنہ پر جنھون نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو ایذا دی اور اُن اشقیا پر جنھون نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے مقابل اون کے بدگو خبیث کی جانب داری کی اور آپ کہین آ ہین الا لعنۃ اللہ علے

الظالمین الکافرین الذین یؤذون رسول اللہ وعلی الفاجرین الغادرین الذین ایرعون

جانب من یؤذی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علی رسولہ وآلہ وصحبہ اجمعین ثم الثانا فرق تصور تن بتانا تو ظاہر مقصود مگر کیا توہین وتحقیر جبھی ہوتی ہے کہ وہی اصل غرض ہو جسکے لیے سوق کلام ہو اور نہ دوسری غرض اصلی کو چاہے کیسی ہی گالیان دیو دیگر اداکیجیے تحقیر نہ ہوگی۔ کلام اسمین ہو کہ اوس شقی نے فرق کیا اور کسطرح بتایا سرکار مثال دینے کی معافی چاہتا ہون کوئی اسمعیلی اسمعیل پرست فلانکو۔۔۔ پر ترجیح دیتا اور یہ کہنا چاہتا ہو کہ۔۔۔علم مین عمل مین فضل مین کمال مین اوسکے پاسنگ بھی نہین اور اسے یون تعبیر کرے کہ وہ بڑا ابھڑ نتی بل ڈاگ تھا اور۔۔۔ ابھی چند روز کے پلّے ہین تو یہان یہی سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت مین تحقیر منظور ہو یا صرف حرتبین کا فرق بتانا ہے۔ غرض ملازمان سامی کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت صرف اسقدر ہو کہ اگر کوئی خاص اون کی تحقیر کے لیے سوق کلام کرے جسمین اور کوئی مطلب وا کرنا مقصود نہو اور پھر وہ صراحۃً اقرار بھی کردے کہ اوسنے یہ کلام بہ نیت تحقیر کہا کہ جب صریح الفاظ بھی کافی نہین تو علم نیت اقرار

قائل کیونکر متصور اوسوقت اوسے تحقیر کہینگے ورنہ ہزارون گالیان بعد رسول
کو دی کفر نہین ہوسکتا کہ سوق کلام اور مرام کے لیے ہے اور نیت تحقیر پہ علم نہین
اگر اسیکا نام اسلام ہی تو ایسے مخترع شنیع فظیع اسلام کو مسلمانون کا سلام ہے انا للہ
انا الیہ راجعون - رابعًا اسکے بعد جو حضرت مجیب مدظلہ نے اس قول خبیث اسمعیل سے
اسپر بوجہ آخر لزوم کفر بروجہ قاہر ثابت فرمایا اور اسکے قول عناد و فساد اور حضرت
شیخ مجدد صاحب کے ارشاد کو لڑایا یہ سارا کا سارا ملا زمان سامی نے ہضم فرمایا
اسکا جواب کچھ نہ ارشاد ہوا جس سے آپکے اس فرق اقصو نین کی حقیقت کھلتی اور
کہ اس تحریر مین ملا زمان سامی کو سوا اسکے کہ خدا و رسول کو چھوڑ دیکر اسمعیل کا بول بالا
کرین احقاق حق اصلا منظور نظر نہوا حیف نکلیگا دجال سو کہیگا اسمعیل سے کو
پھر ایک بادشاہ کیطرف سے سونہ رہیگا کوئی کہ اوسکے دل مین ذرہ بھر ایمان ہو سو
پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا حیف یہ کھلم کھلا اپنے اوپر اتمام پیرو دجال کفر کا اقرار ہوا
کہ جب یہ ہو بھی زمانہ ہی تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہین سب کافر بت پرست ہین
جنمین یہ خود بھی داخل اور جو کفر کا اقرار کرے آپ کافر ہے تو لکم مفتم بین وہی اختلاف ہے
جو بعض متقدمین ہوا ہے کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کہا
اسمین کفر لازم نہین اجی رہو تو لازم ہوگا جو کفر نہین اقول للہ خدارا کچھ ایمان و دیانت
سے بھی کام ہی یا مقصود صرف تصحیح کفریات و مغالطہ عوام ہی اولا کیا آپ اپنے ایمان سے
کہہ سکتے ہین کہ اس حدیث کے آئندہ ٹھہرانے مین کسی ذی علم نہین ذی عقل ہی نے بھی خلاف کیا
اور اسے گزشتہ بتانیکا کسی نا مجنون کو وہم بھی ہوا یا اسکے مثل کسی اور ایسے ہی واقعے مین جسے
گزشتہ ٹھہرانے پر تمام روے زمین کے مسلمان یا خود وہی ٹھہرانیوالا کافر ٹھہرے اختلاف پڑا

ہان یوم تأتی السماء بدخان مبین مین علما مختلف ہوئے ہین عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالی عنہم نے فرمایا یہ دھوان قریب قیامت آنیوالا ہے عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا زمانہ قحط قریش قبل واقعہ بدر مین گزر گیا ایمان سے کہنا
کیا اختلاف اسمٰعیلی کہ سب مسلمان کافر ہو گئے وہی اختلاف متقدمین ہے کہ دھوان
آ گیا یا آئیگا کیا کسی محض حیلا قیہ لگاؤ مسئلے مین ماضی و مستقبل کا اختلاف کہین ہوا ہے
اگرچہ اوس سے کسی قول پر کچھ حرف کسی قائل پر کچھ الزام اصلا نہ آسکے دستاویز مطلق ہے
کہ اب جہان چاہو ماضی و مستقبل مین اختلاف کر دو کچھ مضایقہ نہین اگرچہ اس اختلاف
سے صراحۃ کفر لازم آئے اگرچہ ایمان ہاتھ سے جائے یعنی ماضی و مستقبل کے اختلاف کی
کوئی نظیر ہونی چاہیے رہا کفر اسلام اس سے کیا بحث انا للہ وانا الیہ رجعون۔
سرکار کیا اسیکا نام ایمان وحیا ہے کیا یوہین دفع الزام ہوا کرتا ہے خدا کو ایک جانکر
کہنا کیا ایسی حمایت حمیت جاہلیت نہین کیا ایسا جواب دین و دیانت کو جواب
رخصت نہین ع شرم بادت از خدا و از رسول ہٹ ثانیا مثلا کوئی اسمٰعیلی کہے
ساعت قیامت حشر نشر حساب کتاب عذاب ثواب صراط میزان حوض رجحان
یہ سب وقائع واقع ہو لیے قرآن و حدیث نے خبرین دی تھین سو بغیب خدا کے فرمانیکے موافق
ہو اسکی نسبت سرکار سے کیا حکم ہو گا یہ بھی وہی اختلاف ہے جو بعض متقدمین مین ہوا
ہے کہ بعض نے ایک واقعے کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کیا اسمین کفر نہین بینوا
توجروا ثالثا سرکار نے نہ سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک دیکھا۔
نہ دجال ملعون کا ذکر ملاحظہ کیا اور گزشتہ و آئندہ کا اختلاف مثل اختلاف متقدمین
ٹھہرا دیا جب وہ ہو لیا چکیگی تو عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول و اس سے پہلے ہو لیا اور کا

خروج اوسنے پہلے بھلا فرض کیا کہ دجال ثانی وہابیت ابن عبد الوہاب نجدی کہ خذلہ اللہ

کو ٹھہرایئے یا ثانی نجدیت اسمٰعیل دہلوی علیہ ما علیہ کو مگر عیسیٰ مسیح ابن مریم بنا سکیگا

کس غیر نبی کو رسول اللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ بنایئے گا یوں بھی لزوم کفر سے

مفر نہین ع قضائے نبشتہ نباید سترد ﴿۴﴾ رابعاً تقویۃ الایمان صفحہ مذکور یا خلیفہ

ہو اُسنے یہ حدیث زمانہ موجودہ پر خاص اسی غرض سے جمائی ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں

کا کفر و شرک ثابت کرے سوق کلام ہی اسی لیے کیا ہے تو یہان لزوم کا کیا محل صاف

التزام ہے اپنے کفر کا التزام نہ بھی ہو تو تکفیر جملہ مسلمین کا التزام جلائیہ ہے۔ اب وہ

احکام مبارک ہون جو سبل السیوف کے صفحہ ۱۹ سے صفحہ ۲۸ تک ارشاد ہوئے جنسے آپ

ابتداء خط مین صلا نام کو بھی تعرض نہ کرسکے گویا آپنے وہ سارا ذکر طویل و دراز

دیکھا ہی نہین الزام خصم آپنے اچھے اُٹھائے یعنی سب اوٹھا لیے سب سہار گئے ع

آفرین باد برین ہمت مردانہ تو ہو ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **قولکم** ورنہ ایسے

لزوم کفر سے سب پر کفر عائد ہوسکتا ہی جو کسی مسلمان کی شان نہین **اقول** کہیگا اسمٰعیل

اور عائد ہوگا سب پر یہ کہان کا حکم ہے ہان یہ بدو سکا اعتقاد ہی کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی

تمام ائمہ اہلسنت پر ایک دوسرے کے اعتقاد سے کفر لازم ہے دیکھو رسالہ اتفاق

ورد وادوم۔ **گزارش چہارم** الحمد للہ سرکار نے اپنے تفصیلی عذروں کا حشر بھی

دیکھ لیا اب صدر وختام ووسطاوی کلام ہین جو دلربا آئتین وہ باقی ہین اونکی بھی ناز

برداری کرون اور ملازمان سامی کی کوئی شکایت باقی نہ رکھون وباللہ التوفیق **قولکم**

ایمان کا تعلق جسطرح قلب سے ہے اسیطرح کفر بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر

انکار شیعی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے۔ **اقول** **ولاً** کفر کا تعلق جسطرح قلب سے ہے

اسیطرح ایمان بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر تصدیق قلبی کے ایمان ثابت ہونا
دشوار ہے آپنے اسمٰعیل کے ایمان پر کیونکر شہادت دی شہید کہدینے کی جسارت
کی کیا آپکو اوسکے قلب کا حال معلوم تھا اگر کہیے اوسنے کلمہ پڑھا اس سے اسلام
ثابت ہوا ہم کہینگے اوسنے کفریات بکے اس سے کفر لازم ہوا کیا کلمہ پڑھکر چھٹی ہو جاتی
ہے کہ جسے چاہو کفریات بکو کچھ پرسش ہی نہین ثانیا ایک شخص نے نہ اعتقادا
بلکہ براہ ہزل و استہزا اسد و رسول و قرآن پر قہقہے اوڑاے اور دشنامین سنائین
کیا وہ کافر ہوگا یا نہین اگر انکار کیجیے تو لیجیے ایمان کی خبر لیجیے اللہ واحد قہار فرماتا ہے
قل اباللہ وایتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن ۝ لاتعتذروا قد
کفرتم بعد ایمانکم کیا اسد اور اوسکی آیتون اور رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے
بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوگئے مسلمان ہوکر اسکا نفیس بیان الکوکبۃ الشہابیہ مین
ملاحظہ ہو اور اگر اقرار کیجیے تو یہ بغیر انکار قلبی کفر کیسا ثابت ہو گیا ظاہر ہے کہ ہزل
واستہزا کے لیے اعتقاد قلبی درکار نہین مثلا کوئی شخص براہ تمسخر یہ .. کو گدھا کہے
تو وہ ہرگز .. کی آدمیت سے انکار قلبی نہین رکھتا ثالثا اگر کوئی شخص کلمہ پڑھے
اپنے آپکو مسلمان کہے ہمارے قبلہ کیطرف نماز ادا کرے ہمارا ذبیحہ کھائے با اینہمہ مندر
مین جاکر بتونکو سجدہ کرے حاجت کے وقت بتونکی دہائی دے انھین کا پرستش
اونسے مد مانگے آپکے نزدیک اوسکا کفر ثابت ہوگا یا بوجہ کلمہ گوئی وغیرہ امور مذکورہ
اسلام ہی ثابت رہیگا برتقدیر اول بغیر دل کا حال جانے آپنے اوسکے کفر پر
کیونکر حکم کفر لگایا کفر تو قلب سے متعلق تھا رسول اللہ صلے اسد تعالی علیہ
وسلم فرماتے ہین افلا شققت عن قلبہ جب وہ کلمہ ا ہمارے قبلے کیطرف نماز

پڑھتا ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو تو اوسکے طور پر بحکم حدیث مسلمان ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین من صلے صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ اب کہ آپنے اوسے کافر بنایا ایک مسلمان کو کافر بتایا اور یہ بحکم حدیث کفر ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما بر تقدیر ثانی جب امور مذکورہ کلمہ خوانی وغیرہ کے ساتھ تو انکو سجدہ اونکی دوہائی اونسے استعانت نے ثبوت اسلام مین خلل نہ ڈالا تو یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبد القادر کہنے والے کیونکر مشرک ہو سکتے ہین کیا یہ کلمہ خوان نہین یا ہمارے قبلکو نماز نہین پڑھتے یا ہمارا ذبیحہ نہین کھاتے اور جب یہ مسلمان ہین اور ضرور مسلمان ہین اور اسمعیل دہلوی نے انکو کافر بتایا انھین اور ابو جہل کو شرک مین برابر ٹھہرایا تو بحکم حدیث مذکور کافر ہوا غرض آپ ہی کے بیان سے ایک تقدیر پر آپ کافر دوسری پر اسمعیل جو چاہئے پسند فرمایئے ہین نہین تقصیر معاف سرکار کے اس بیان سے سرکار بھی کو کسیطرح کفر سے مفر نہین دوسری تقدیر بھی خود سرکار کی قسمت پر پڑیگی کہ آخر خطامین غوث پاک وحضرت علی کے پکارنیوالونکو کافر فرمایا ہے کہ کرد و نیافت چاہ کن را چاہ درپیش رالیگا او ہوا سحل انکار قلبی سے مراد اوسکا وجود نفس الامری یا ظہور عند الناس شق اول کا بطلان ابھی آیت قرآن سے واضح ہو چکا شق ثانی پر ثبوت کفر سے مراد ثبوت عند اللہ یا عند الناس تقدیر اول بدیہی البطلان کہ ثبوت کفر عند اللہ ظہور انکار عند الناس کا محتاج نہین نہ اللہ کے لیئے کسی امر کو دشوار کہہ سکتے ہین تقدیر ثانی پر حاصل یہ ہوا کہ جب تک اوس شخص کا انکار قلبی ہمپر ظاہر

نہ ہو جائے ہمارے نزدیک اُسکا کفر ثابت ہونا دشوار ہے اب اتنی گزارش کہ یہ
ظہور اسمین محصور کہ ہمین اُسکے انکار قلبی پر یقین قطعی جازم حاصل ہو جائے خواہ یون
کہ اللہ و رسول خبر دین یا ہم اوسکا دل چیر کر انکار آنکھون سے دیکھ لین یا ظہور عام ہے
کہ بطور مذکور ہو یا بذریعۂ امارات و علامات اقوال و افعال یشق اول صریح البطلان
و رنہ لازم کہ سوا اون چند معدودین کے جنکے کفر پر نصوص قاطعہ وارد ہو چکے
جیسے ابلیس و فرعون و ہامان و ابولہب وغیرہم لعنہم اللہ اور کسی یہودی نصرانی
ہندو مجوسی کو کافر کہہ ہی نہ سکین کہ اُن کے باب مین نہ وحی آئی نہ ہمنے اونکے دل
چیر کر دیکھے نہ ہمین علم غیب تو انکار قلبی پر یقین قطعی کہان اور نہ اوسکے حکم کفر
باطل و زیان حالانکہ یہ اجماع تمام امت مرحومہ کے خلاف اور قرآن و حدیث کے
نصوص صریحہ و احکام کثیرہ کا ابطال ہے لاجرم شق اخیر ہی متعین او ضرور حق ہے
بیشک جب تک ہم اوسکی زبان یا جوارح سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ پائین جو
علامت انکار ہو حکم کفر نہین کر سکتے مگر اب سرکار کی یہ ساری تہذیب تلبیس المہاد رسید
کہ اسمٰعیل کے کفر پر جو احکام فقہی لکھے ہین وہ بھی انھین علامات و امارات کی بنا پر
ہین جسکا ثبوت بہ نشان صفحات اوسکی کتابون سے دیا گیا اور ملازمان سامی
نہ اوسکا انکار فرما سکے نہ اونپر سے علما کے احکام کفر و لزوم اوٹھا سکے پھر یہ ندائے
بیمعنی و صدائے بے ہنگام یعنی چہ قولکم ہلا شققت قلبہ الحدیث اقول اولا
شاید ملازمان سامی نے یہ کوئی مصرع کہین لکھا ہوا دیکھا یا کسی سے سن لیا جسے حدیث
سمجھ لیے ثابت تو کیجیے کہ حدیث کے یہ لفظ ہین۔ پھر بھی غنیمت ہے یہ جری جسکی حمایت
مین سرکار یون دیانت و انصاف و رعایت جانب خدا و رسول جل جلالہ

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صریح خلاف فرماتے ہین قرآن و حدیث کے معنی مذ
اپنے جی سے گڑھ کر خدا و رسول پر افترا کر دینا ہے سرکار نے تو الفاظ ہی گڑھے
آسکی نہی معتقد پارٹی طائفہ ندو یہ بنا قرآن گڑھا ہل استطیع ربک بالغیبۃ
کو آیت قرآن بنایا سرکار نے تو ہی حدیث ہی گڑھی ثانیًا سرکار نے یہ خدشہ
سمجھ کر نقل نہ فرمائی یہ حدیث تو صراحۃً ہمارے موافق ہے سیدنا ابن سیدنا
اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد مین ایک کافر پر حملہ فرمایا اوسنے لا الہ
الا اللہ کہا شیر الٰہی کا اوٹھا ہوا ہاتھ نہ رک سکا بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو جانے پر
حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ اوسنے تلوار کے خوف
کلمہ پڑھ لیا فرمایا افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالہا ام لا تو نے اوسکا دل چیر کر
کیون نہ دیکھا کہ جانتا کہ اوسنے دل سے کہا ہے یا ڈر سے معلوم ہوا کہ ہمین کسی کے
ساتھ معاملہ کرنے کے لیے اوسکی قلبی حالت جاننی ضرور نہین کہ علم غیب کی حاجت
ہمین کیا راہ ہم اوسپر کاروائی کرینگے جو اوسکی زبان و ارکان سے ظاہر ہو جسطرح
لا الہ الا اللہ کہنے والے کو ہم مسلمان جانینگے اگرچہ ایمان تصدیق دلی ہے یونہی
مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان مین گستاخی کرنے کذب الٰہی کو جائز کہنے
پر حکم کفر لازم کرینگے اگرچہ انکار قلبی ہے۔ **قولکم** آپ لکھتے ہین صراحۃً لازم کہ لئے
بالفعل علم غیب نہین اور اس لزوم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہین **اقول** تحقیق جواب
سابقًا معروض مگر افسوس کہ ندوہ ان صاحبی نے لزوم لزوم کا نام سنلیا اور اسکے
یہ معنی اصلا نہ سمجھے محققین کہ لازم مذہب کو مذہب قرار نہین دیتے لزوم کفر سے تکفیر

نہین فرماتے وہان لازم سے یہ مراد کہ وہ امر اُس کلام سے صراحۃً ثابت و مفاد جلی نہو
بلکہ بعد ترتیب مقدمات بالمآل اوسکیطرف مودی ہوجاتے تو محتمل یا بنظر ظاہر اسلام
مظنون کہ قائل اپنے لازم کلام پر متنبہ نہو یا خفاے لزوم کے باعث اوسکا لزوم
ہی نہ مانا او احتمال صحیح مانع تکفیر نہ یہ کہ جو امر کلام سے صاف و صریح طور پر ثابت
ہو جسمین نہ اصلا خفا نہ انکار کی گنجائش وہ بھی مذہب قائل نہ قرار پائے اور لزوم
و التزام کا جھگڑا آڑے آئے یہ جہل واضح و ضلال فاضح ہے شفا شریف و نسیم الریاض
کی عبارتون سے گزرا من قال من اہل السنة بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ فکانہم صرحوا
عند المکفر بما ادی الیہ قولہم لفظ بالمآل دیکھیے نہ فی الحال مفاد مراد نہین کانہم صرحوا
دیکھیے کہ حقیقی صریح مین نزاع نہین یہین کنایہ مذکورین مین ہے من لم یر اخذہم
بمآل قولہم لم یر اکفارہم وقال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لا نقول لیس بعالم ونحن
وانتم ننتفی من القول الذی الزمتموہ لنا بل نقول قولنا لایؤل الیہ علی ما اصلناہ
یہان مآل دیکھیے یؤل دیکھیے اذا وقفوا دیکھیے کہ ابتداءً قائل کے عدم تنبہ کا اشعار
لانقول دیکھیے ننتفی دیکھیے بل نقول لایؤل دیکھیے کہ ہنوز اوسے گنجائش انکار
نہ ایسا مفاد صریح جو اسمعیل کے کفر پہ اولی مین ہے دریافت کرنا اختیار مین ہو کہ
جب چاہے کر لیجیے اسے سنکر ہر جاہل گنوار ہر بچہ جبکہ عاقل ہو قطعًا یہی سمجھیگا کہ ابھی
معلوم نہین ہان معلوم کر لینا اختیار مین ہے اسمین کونسی خفا ہے کونسی ترتیب مقدمات
کی حاجت ہے کس عاقل کو گنجائش انکار اسے لزوم بیّنے معلوم نہ کہیگا مگر مجنون ملوم انتہی
حضرت مجیب مدظلہ نے صراحۃً لازم فرمایا تھا افسوس کہ آپنے آدھا دیکھا یعنی لازم
اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحۃً اور اسکے بعد کا جملہ سارا ہضم فرما گئے کہ یہان صراحۃً

اللہ تعالیٰ کیطرف جہل نسبت کیا معاذ اللہ اگر صریح و بیّن لزوم بھی ہاں کفر ہو
تو ملا زمان ساجی اپنے ایمان کی خیر منائیں مثلا کوئی شخص زید کو خدا کہے نہ بایں معنی
کہ یہ اللہ کے سوا دوسرا خدا ہے بلکہ یوں کہ جسے اللہ کہتے ہیں وہ یہی ہے یہی خدا ہے
اسکے سوا کوئی خدا نہیں اب سرکار سے استفتا ہے کہ یہ شخص کافر ہوا یا نہیں اگر کہیے
نہ تو تمام جہان کے علاوہ نہ صرف علما بلکہ ہر مسلمان سے اپنا حکم پوچھ لیجیے اور اگر کہیے ہاں
تو جناب کسلیے ہاں آپ فرما چکے ہیں کہ انکار ما جاء بہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر ہو
بشرطیکہ نص قطعی صریح ہو یہاں کونسی نص میں آیا ہو کہ زید خدا نہیں اور اس منطوق
صریح کے علاوہ اور جس طریقے سے کفر نکالیے گا وہ لازم کلام پر کلام ہوگا جو نہ لزوم
نہ التزام اور آپ فرما چکے ہیں کہ لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے
بالکل خلاف ہو بالجملہ اسے کافر نہ کہیے تو باجماع امت آپ پر کفر ثابت اور کہیے تو
خود آپکی تصریح سے آپ اصول اسلام کے بالکل مخالف اب مفر کدھر ہے۔ کیا خوب
میں خیال فرض کیوں کرو سرکار نے خود ہی جو خاتمہ میں فرمایا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت
ہو جاتے تو مجکو انکار نہیں چنانچہ جو مشائخین دعوے الوہیت کرتے ہیں انکی
کفر دہشتیں فرمایا پیر کو خدا تصور کرنا آپ نے جواب میں وہاں کفر گنا دیں اور نہیں سب سے سخت تر
یہی ہیں مگر ہم ابھی ثابت کر چکے کہ آپکے تفرقہ لزوم و التزام پر یہاں کفر نہیں نکلتا تو
آپنے بلا وجہ محض لزوم سے مسلمانوں کو کافر کہا اور اپنے اقرار سے بالکل مخالف اسلام بنے اور
احادیث صحیحہ کے حکم سے باء بہا احدہما کے مستحق ٹھہرے اب اپنے لیے بھی کہیے گا کہ احادیث
صحیحہ سے کفر ثابت ہو جاتے تو مجکو انکار نہیں شاید انکار نہ ہوگی یہی معنی سمجھے کہ آپکا کفر قبول و
منظور ہے مگر گرد و نہ باقت ۔ بالجملہ کفریہ اولی میں علم قدیم الٰہی کا انکار کلام اسمٰعیل نے ہرگز لزوماً

ثابت نہین بلکہ بالیقین البتہ ثابت ہی آپنے اپنا لکھا یاد فرماتین کہ علم قدیم کی نسبت

اختیار کی صراحت ہوئی تو حکم کفر چندان مضایقہ نہ تھا ہا حضرت مجیب مدظلہ کا
اسپر بھی تکفیر نہ فرمانا اوسکا وہ منشا ہے جسکی بناپر محققین نے طائفہ منکرہ کو امید کو
صرف بدمذہب گمراہ ٹھہرایا کافر نہ فرمایا یہ آپکا آٹھیل بھی اس قول فیصل مین یقیناً

اسی گمراہ طائفے کا ہے وکفی بہ ضلالا مبینا ثالثًا یہ معنی کہ جنت و نار و ملئکہ و کتب

آسمانی و انبیا علیہم السلام کو مت مانو آپنے اون الفاظ سے بطور لزوم نکال لیے

جنسے کفر ثابت نہین ہو سکتا اقول سرکار نے دریچہ شک کیطرح یہ لزوم لزوم کا
سبق خوب یاد کرلیا ہی محل ہو یا نہو اوسکی رٹ لگادیتے ہین اوسکا قول تعالی اللہ

کے سوا کسیکو نمانے۔ اللہ نے فرمایا میرے سوا کسیکو نمانو۔ اللہ کے سوا کسیکو
نمان یہ سلب کلی ہی چوتھے لفظ تھے اور ونکو ماننا محض خبط ہی ایجاب کلی ہی کیا اون
تین مین عموم سلب اس خبر مین شمول ایجاب ان لفظونکا صریح منطوق نہین لازم
آجاتا ہی کیا عام کے نیچے اوسکے افراد بحسب صریح لفظ داخل نہین ہوتے بلو لزوم
سمجھے جاتے ہین سکار سمجھے تو عقل کے موافق فرمایا کرین یا مخالفت مین عقل دونو سکا
لزوم نہین التزام ہی یہان دقیقہ یہ ہی کہ کوئی کافر اسکا فر جب مسلمان بنکر عوام مسلمین کو
گمراہ کرنا چاہی تو انکار ضروریات دین اگر کرتا بھی ہے تو پردہ تاویل مین مثلا
صاف صاف کہدے کہ حشر جھوٹ ہی جنت غلط ہی نار باطل ہی تو ہر جاہل سا جاہل
مسلمان اوسکا کفر سمجھ جائے جال مین نہ آئے لہذا انکا انکار پھیر پھیر کیطرح کریگا تو یون
کہ حشر ضرور حق ہی مگر اس سے مراد حشر ارواح ہی نہ حشر اجساد جنت و نار ضرور ہین
مگر کچھ روحی لذت و الم ہین یہ مکانات ملئکہ قوت باطنی کا نام ہی ابلیس قوت بدی جن

جنگلی آدمی آسمان مطلق بلندی وغیرہ ذلک جب علما ضروریات بین چنانچہ ال مجرب مثلاً اور
اونکی غرض فاسد کا مساعد تو خاص خاص الخواص یعنی نفس کل علیہ سے شبہہ کھلم کھلا انکار اونکی عبادت
وتمامیت کے لحاظ سے مستبعد لہذا اس معنی کے ارادہ مین شبہہ نے راہ پائی اور ہمارے
محتاطین وتحقیقہ رس محققین نے تکفیر مین احتیاط فرمائی مگر لیت و سید ہمارے علما کی شدت احتیاط
دیکھیو اور بدگو مفتری اپنے افترائے تکفیر تکفیر کو بیٹھ کر رہے والحمد للہ ولکم جناب رسول
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین ومحبوب رب العالمین ہین اونکا تصور بوجہ کمال
تعظیم وتکریم کے بہ نسبت دوسری شئے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہوگا
اقول الحولا غنیمت ہی کہ آپنے اون الفاظ کا فرمنشی مین بہت تبدیل وتخفیف کی لکن اتنا
مطلب تو سرکار کا بھی ضرور ہوا کہ محمد مصطفے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا نماز وغیرہ کسی
عبادت مین تصور آیا اور شرک کی مشابہت پیدا ہوئی کافرون مشرکون سے تشبیہ
حاصل ہوا اب اس کفریہ کے رد مین بقیہ کلام سل السیوف ملاحظہ ہو کہ خدا و رسول شبیہ
ومشابہ شرک کے نہ فقط جائز بلکہ فرض وواجب کرنیوالے ٹھہرتے ہین نماز مین التحیات وتشہد
عامہ سور کی تلاوت حرام قرار پاتی ہے بلکہ بیرون نماز بھی تلاوت قرآن حرام وتشبیہ
تکفر ہوئی جاتی ہے سرکار یہ کیا کفریہ ہونیکو کافی نہین تاہم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کا نماز مین تصور تو اس جرم پر حرام ہوا کہ وہ افضل المرسلین کیون ہوئے محبوب رب العلمین
کیون ہے خدا نے اونکی تعظیم وتکریم کیون فرض کی خلاصہ یہ کہ خدا نے مسلمانون کو مسلمان
کیون بنایا اگرچہ زیادہ تر مشابہ تو یہ فرمارہا ہی کہ شرک سے مشابہت کثیرہ تصور سے
تصور کو حاصل ہی کہ یہ زیادہ تر ہی تو زیادہ مشابہ وہ بھی ہین لا اقل نفس مشابہت
تو منکر نہین پھر کیا شرک کی مشابہت بھی حرام ہی کہ خوب کثرت سے ہو زیادہ تر تشبیہ تو مسلم

فہو منہم مین تو نہ زیادہ کی قید ہے نہ زیادہ تر کی تو اب سرکار نے نفس نماز ہی حرام
کر دی اور کچھ نہ سہی تو اپنے افعال رکوع و سجود و قیام و قعود کے تصور سے تو خالی نہین
ہو سکتی کہ فعل اختیاری بے متقدم تصور بوجہ ما اصادر نہین ہو سکتا بلکہ عاقل کو تصدیق بفائدہ بھی
ضرور جیسے تصورات ثلثہ سے ناگزیر تو ہر ہر فعل پر تین تین مشابہت شرک سے مفر نہین
سرکار نے اچھی توجیہ فرمائی کہ ڈھول بت کھال بھی گنوائی انا للہ وانا الیہ راجعون قولہ ملکم
بھی چاہیے کہ نفس دلائل پر نظر کیجائے اقول یہی قطعاً تو سرکار نے بنائی ہر قول کے ساتھ جو دلائل
مذکور تھے اونکے نام لینے تک کی نوبت نہ آئی قولہ ملکم صرف دلیل و عدم دلیل غایت ما فی
الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف رہجایگا اقول سرکار زبان آگے بارہ ل چلتے ہین کسی بھی
کفریہ سے پر آپ اپنے خصم کا الزام نہ اٹھا سکے متعدد الزامات سے یون دامن کشان گزر گئے گویا دیکھے ہی
نہین اور بعض جگہ صاف صاف لزوم کفر کا اعتراف کر لیا اور جہان کچھ حرکت مذبوحی فرمائی وہ مطلب سے
محض بیگانہ بلکہ کہین کہین کفریہ کی حمایت مین اور اپنی طرف سے کفریات تازہ بول اوٹھے جنکی
تفصیل معروض ہوئی اور پھر حیا کا بھلا ہو آپ اسی اولے و عدم اولے کا اختلاف بتاتے ہین یہ نفرماتے کہ
لزوم کفر و ضلالت بر دہلی اسمعیل تو یقیناً ثابت ہان تکفیر و عدم تکفیر مین اختلاف ائمہ
فقہا و متکلمین ہے قولہ ملکم جسکی وجہ سے باہمی نفاق مثل سابق کے ہو جایگا اقول ائمہ و علمائے
سابق زمان ہی کے اقوال سے احکام کفر و لزوم کفر ثابت کیے ہین جبتک آپ کچھ جواب دیسکے
پھر کسی کا قول لزوم الکفر سے اتفاق کیسا سرکار یہ نہ دو بنا شد کہ سب بیدینون بد دینون سے اتحاد
فرض و داد ایمان یہ نہو تو ایمان مدار و نماز روزہ اکارت قولہ ملکم مومن لعان نہین ہوتا اقول ہان
مگر حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان اقدس پر طعان مومن ہوتا ہی سالہ چھپا ہوا آپکے سامنے موجود
ہے اول سے آخر تک اس شخص کی نسبت کہین لعنت کا لفظ نہین ہمارے علمائے محتاطین کا داب تک جب تک

معاذ اللہ کفر پر خاتمہ ہونا شرع سے یقیناً ثابت ہو جائے کسی شخص معین پر لعنت کرنی اگرچہ ابلیس و یہودی ہی کیوں نہ ہو ہمارے مذہب میں وہ فحش گالی کو ملعون قول لکھا ہے اور معصوم کہ مصطفے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی شدید توہین پر غصہ آیا غصہ کیا اور اظہار حمایت کا شوق چرایا اور تمھیں یہ دشنام کہا اگر بندہ مسلمان نے ملعون قول کہا تو اسے شان بتایا اسکا جواب سیدی عرض کر سکتا ہوں کہ سیعلمون غدا من الکذاب الاشر ہاں مجھی کو سہو ہوا رسالے میں ایک شخص ضرور پر لعنت لکھی ہے وہ کون دجال لعین ہم اہلحق کے نزدیک اوس ملعون کا لعین ہونا تو یقینی قطعی ہے مگر شاید طبع نازک کو یہ بھی گوارا ہوا اسلیے کہ طائفہ وہابیہ کا پچھلا مشروع و امام وہی ہونے والا ہے جسے حضرت امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم شاہد عدل ہو گوارا ہو دیکھو حضرت حبیب فرطہ کا رسالہ النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید ۱۳۰۵ھ ثانیاً اگر مطلقاً کسی شخص نے پر لعنت شان مومن سے بعید ہے یا صرف مستحق پر شق اول تو سخت ملعون ہوا کہ صد ہا حدیثوں میں بکثرت اشخاص و اشیا پر لعنت موجود و خود قرآن عظیم میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کلمہ گستاخی کہنے والوں کی نسبت فرماتا ہے لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا اور انپر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور طیار کر رکھی ہے اونکے لیے ذلت کی مار اور شق ثانی پر آپ پہلے یہ ثابت کر لیتے کہ دجال لعین یا وہ قول ملعون شنیع مستحق لعنت نہیں اوسوقت کہنا کچھ بھلا بھی معلوم ہوتا حکم غضب کے وقت فیصلہ کرنے سے منع فرمایا ہے اقول غضب یہ نہیں وبعید و انکہ غلظۃ کا شاید ہو حکم میں چند الفاظ عجلت میں نکل گئے ہیں اقول جبھی تو حق سے جدا پڑے ہیں حق کہ تعجیل الخ حدیث میں ہے العجلۃ من الشیطان مگر حق نے خدا اہلسنت کی کرامت دیکھیے ابھی آپنے بے علت غضب فرمانے کی اضافی کیا تھا کہ غضب میں انصاف کی امید نہیں ہوتی وہ خود آپکا اپنا وہ تھا جسکے دلائل پر دلائل ساطعہ سن چکے ہیں یہاں یہ اسی

زبان میں اللہ تعالیٰ نے خود پہلے قرار کرا دیا کہ ہیں یہ الفاظ عجلت میں لکھے ہیں ظاہر کہ عجلت
میں بیان اوصاف کیا ہو سکتی ہے تحریر حضرت ہی کی العجلۃ من الشیطان تو ہو اور ہم سے غرض ہے کہ آپ
متنبہ کر دو کہ تمام علما ہندوستان کے دہلوی کے کفر میں اقوال اولاً واقعی نہایت عجلت ہو گئی کہ
اپنی فضل و نہایت میں اصلیت کی خبر نہیں تحریر شریف میں کن علماء ہندوستان کے اقوال آپ نے
نقل کیے جس سے یہ غرض حاصل ہوتی ہاں شاید علماء ہندوستان سے خود اپنی ذات مراد لی ہو تو اس عجلت میں
صحیح کی تکلیف بھی ناحق اٹھائی اتنا ہی لکھ دیتے کہ ہمارے نزدیک وہ کافر تھا یہ جہاں غرض
اسقدر بھی حاصل ہو جاتی تھا تو شیا یہاں تکفیر کا دعوی خود تھا اور انکی ضلالت پر تمام علماء اہلسنت
ہندی و غیر ہندی متفق ہیں اشد تلامذہ شاہ عبد العزیز صاحب مولانا رشید الدین خانصاحب دہلوی و غیرہ معاصرین
اسمعیل کے قاطع اور ان کے بعد کے فتاویٰ و رسائل مخفی نہیں یا آپکی طرز ادا پر کہوں کہ تمام علما و فضلا
ہندوستان کے مرید دہلوی کے مرید نہیں مگر بعض جہلا جنکو بطور ورثہ کے ضلالت و بطالت ملی ہے وہ مجبور
معذور ہیں وہ مثل بہروں کے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص و توہین کو داخل ایمان سمجھتے
ہیں اور عجب عجب تاویلات و تسویلات دہلوی کے کلمات کفریہ کو صحیح و ثابت کرنا چاہتے ہیں جسکو
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا ثالثاً یہ ہندوستان کی قید اپنے احترازیہ کی
بھلی کو نکالی کہ حرمین طیبین کے علما و فضلا آپ کے امام دہلوی کو جو کچھ فرما چکے اور فرماتے ہیں اور انکے مستعدین
فتاویٰ مطبوعہ و مخطوطہ سے ظاہر ہو لکھم بعض علما جنکو بطور ورثہ تکفیر و غیرہ ملی ہے اقوال و غیرہ میں
تضلیل و تفسیق بھی داخل کر دی تفصیل تو دلائل ساطعہ واضحہ سے ثابت ہو چکی مگر ہمیں جن کا
بات تک جیسا نہ ہوا اور تفسیق کی تجویز خود کلام سامی سے تھا کہ غایات فی الباب جواز و عدم جواز کا
اختلاف ہے جا بجا یکا عدم جواز کا اور یہ صغیرہ اور صغیرہ بعد اعتیاد کبیرہ اور کبیرہ موجب فسق ہوا اور کبیرہ کا
اعتیاد بین الصدق ہے ہاں کسی گمراہ بددین کو ضال و فاسق بھی نہ کہنا ندویوں کا ایمان ہے

مگر یہ سلف و خلف اہلسنت کے خلاف و نسویل شیطان ہے قوم کا مثل روافض کے داخل
اسلام سمجھتے ہین اقول نا مستحق ہونا آپ ثابت نہ کر سکے اور مستحق کی تکفیر و تضلیل خروج از
اسلام و سنت ہے وغیر المغضوب علیہم ولا الضالین ہے یہی آنہا اوبہا ہے باقی آپ
صاحبوں کی ایمانی حالت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تنقیص شان کرنیوالونکو بکر و عمر کے
مثل ٹھہرائیے اور اسکے برا کہنے کو تبرا کہے روافض سے تشبیہ دیجے قوم جسکو کوئی عالم ربانی
نہین کرتا اقول وہان ہندوستان کی چار دیواری تھی اب سلب کلی کا میدان ہو گیا تعلما حزبین
طیبین کا وارث چلے ہوئے ہین عرض کرون سرکار کا یہ کلام ظاہر یعنی بیخت خون انصاف و سودائے
تعصب و صفرائے اعتساف ہے اگر پسند خاطر عاطر ہو تو فقیر اسکی وہ شرح عرض کرے کہ سارا
بلغم چھٹ کر حق کے مطابق ہو جائے تکفیر مبنی للمفعول ہے یعنی کافر کہا جانا اور سب و شتم
مبنی للفاعل یعنی اسمعیل کا انبیا و اولیا کی توہین و تنقیص کرنا اور کفر سے مراد اسکی کلمات
کفریہ اور بطور ورثہ اسلیے کہ وہابیہ ابنائے اسمعیل ہنوز حقیقی نہین بلکہ بنوۃ مذہبیہ ہے جسکی
بنا پر اسیر بابا النجدیہ وابی الوہابیہ کہا گیا تو اب معنے یہ ہوئے کہ بعض علما وہابیت شعار جنکو بطور
ورثہ کے اسمعیل سے تکفیر یعنی کافر کہے جانے وغیرہ یعنی گمراہ و بدمذہب ٹھہرائے جانے کی ذلت ملی ہے
وہ بوجہ پسر خواندگی اتباع اسمعیل و خلفائے اسمعیل مین مجبور و معذور ہین وہ ان ملا ہو بکے سب
شتم کو جو وہ حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان مین بکتے ہین مثل روافض کے داخل
اسلام سمجھتے ہین اور عجب عجب تاویلات و تسویلات سے اسمعیل و اسمعیلیہ کا ہر مقال کفر مآل بہی چلتی بنا
کرتے ہین کبھی ماننے کے معنے معبود نہ جاننا کبھی حرف نوع کذب مین احتمال التفات ناجواز
کذب کو ہلکا بتانا کبھی مکالمہ حقیقی کو الہام ٹھہرانا کبھی صریح کفریہ معتقد مین کا اختلاف
بتانا کبھی یہی کہہ کر کہ کچھ اور مراد ہے اور آپ دوسری تقریر کرتے ہین اوڑن گھائی

بتانا وغیرہ وغیرہ جسکو ہند و عرب روم و شام و مصر و یمن و سائر بلاد دار الاسلام مین
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہین کرتا بلکہ ہر عاقل دیندار اوسے ضلالت پرستی اور نشئہ
تعصب کی سیاہ مستی جانتا ہے اس تقدیر پر یہ تقریر بیشبک حق واضح و منیر خدا کرے آپ
اسے قبول کرین اپنے لیے سامان خوشنودی خدا و رسول کرین وبالله الہادی دہلی الاباد **قوله**
مجکو جواب رسائل فرمانیکی ضرورت نہین **اقول** قصور معاف سکر نے وہ مثل سنی ہے کھو کھلی
کیون لیتے ہو شیر سے رہینگے الخ **قوله** ہان اس اجمال کو اہن ہیس جز مین مفصل عرض
کر سکتا ہون **اقول** ہان سالے کہنکو ست الخ خدا کے لیے ایسی ہمت نہ کیجیگا دو صفحون مین
اتنے کفریات تازہ دیے ہین دس بیس جز مین کہانتک بیجیگا دو صفحے پر ہم سے دو جز
لکھوائے ہین اس بیس جز پر کتنے مجلد لیجیے گا **قوله** امید کرتا ہون کہ آپ اسکے جواب
کی فکر نہ کرینگے **اقول** تقصیر معاف ع کبکر نخب لذیذ النکاح ، و تہرب من صولۃ
الناکح **قوله** ہان اگر صرف قرآن شریف واحادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے
تو مجکو انکار نہین **اقول** مولانا سرکار سے بڑی چوک ہوئی دعوے قطعیت بھول گئے متواترہ
سے بیے او مہربانی فرما کر ان سوالات شرعیہ کا جواب دیجیے (ا) کہتا ہے الله تعالی کا مرجانا
ممکن (ب) وہ خدا ممکن بالذات ہین (م) عالم کے بہت اجزا غیر ارض و سما قدیم و
ازلی ہین (ع) خدا کی جورو تو نہین ہان کنیز یسی جنہین حرم کہتے ہین بہت سی ہین معاذ الله
وہ اونکے ساتھ شب باش ہوتا ہے مگر عزل کرتا ہے کہ ولد نہ لازم آئے لو اردنا ان نتخذ لھوا
لاتخذناہ من لدنا ان کنا فاعلین کے یہی معنی ہین (ی) خدا کے چھ موںھ ہین چار
پورب پچھم اوتر دکھن اور ایک اوپر اور ایک نیچے اینما تولوا فثم وجہ الله کے یہی معنی ہین ۔
(ل) خدا بڑا موٹا بیشمار لمبا الله اکبر کوئی لمبی سی لمبی چیز اوسکے ایک رونگٹے کی مثل نہین

لیس کمثلہ شیء ساری مخلوقات اوسکے پیٹ کے ایک کونے میں بھری ہیں کان اللہ
بکل شیء محیطا کے یہی معنی ہیں اور اسکے مثل صدہا کفریات ملعونہ بکنے والے فاعاذنا
اللہ منہا ومن کل جنون آپ ان سب ملاعنہ کو کافر جانتے ہیں یا سچا مسلمان اگر کافر سمجھے
تو انکا کفر صرف آیات واحادیث قطعیہ سے ثابت کر دیجیے اور اپنے عرض نمبر ۲ کے طور پر لزوم
والتزام بھی بتائے جایئے ثانیا یہ سوالات عکس تھے اب سوالات شرعیہ متعلق وہابیہ
ہیں (۱) جو کچھ انبیاء وملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کو ماننا محض خبط ہو اسکے کفر پر نصوص
قاطعہ قرآن مجید واحادیث متواترہ ناطق اب اسمعیل کے بارے میں کیا حکم ہو اگر صریح
لفظوں میں کچھ عذر گڑھیے تو اسکا رد بھی قرآن عظیم ہی کی آیت سے پڑھیے لا تعتذروا
قد کفرتم بعد ایمانکم (۲) سابقا معروض ہوا کہ اسمعیل نے وہ آخر زمانے کی حدیث
زمانہ موجودہ پر اس غرض سے جمائی کہ سب مسلمانوں کو کافر کہے اور مسلمانوں کو کافر کہنے والے کا کفر احادیث صحیحہ
سے ثابت انتو ایکا انکار نہ ہو گا (۳) سل السیوف کے صفحہ ۱۹ پر احادیث صحیحہ سے غیر مقلدین پر
حکم کفر ثابت کیا جسکا رد کلام کو سرکار بالکل ہضم فرما گئے اوسکا ذکر تک زبان پر نہ لائے
اب اون کے بارے میں کیا ارشاد ہو گا (۴) اوپر گزرا کہ اسمعیل نے مسلمین
مصلین کو کافر مشرک بتایا جسپر احادیث صحیحہ نے حکم کفر فرمایا (۵) سرکار نے
جو اپنے خاتمے میں صدہا مسلمانوں کی تکفیر کی جنکے کفر پر نہ آیت نازل نہ احادیث صحیحہ وارد
جسکا بیان اوپر گزارش ہوا یہی او نہیں احادیث صحیحہ کی بنا پر کفر ہو گا انہوا انکار نہ فرمائیے گا
حکم چنانچہ جو لوگ مشائخین الخ اقول آپ ہی اپنے اس چنانچہ سے بتایا کہ یہ تمام اقوال ضال
جو آپنے یہاں گنائے کفر قطعی یقینی ہیں انکا کفر ہونا صرف قرآن مجید واحادیث صحیحہ قطعیہ
سے ثابت ان سب میں کفر کا التزام اوسی معنی پر ہے جو لکھے تو ہم بالائی میں آپ ان باجلہ

پیش نظر رکھیے اور ہر قول و فعل مذکور کا صریح التزامی ثابت ہونا بعض آیات و احادیث قاطعہ سے ثابت کرتے چلیے دیکھیے تو سرکار کتنی جگہ اپنے ہی اقرار سے دین مسلمانوں کو کافر کہنے والے نکلتے ہیں **قولکم** صرف اعتباری فرق بتاتے ہیں **اقول اولاً** آپکے طور پر کہوں فرق ذاتی و اعتباری فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلیے اسمین انکا دخل جائز نہیں **ثانیاً** کتب تصوف کا نام لیکر بکفیر بزرگان ہرگز ہرگز جائز نہیں لکھکر مسئلہ وحدت وجود ماننے والونکو معاذ اللہ قطعی یقینی کافر بنانا آپکے ایمان و امانت کی فشانی ہے واقعی وہ دعوے تو اسلیے تھے کہ اسمٰعیل کے سر سے بزور زبان بلا ٹلے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بدگویون کے تصوف و کمال کا دھندا چلے ورنہ صوفیہ کرام پر اعتقاد تو اتنا ہی جو یہان ظاہر ہوا سرکار آپ کیا جانین حقیقت و تعین مین فرق کیا ہے اور مطلق و متعین مین کیسا اور یہان اطلاق و تعین سے مراد کیا بدیہیات و اضحہ پیش پا افتادہ مین کہ عقول دانیہ کی الف باہین سکر کو قدم قدم پر سکندری ہے ور متشابہات عالیہ مین کہ طور عقل سے ورا الورا ہین یہ ادعا کہ اطلاع سکندری ہے چادر زیادہ پاؤن پھیلانے چھوٹا موکہہ بڑی بات نہ گائیے

ایاز قدر خود بشناس ؏ تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی ؏ ماذا اخاضک یا معزور فی الخطر ؏ حتی ہلکت فلیت النمل لم تطر

قولکم اور حضرت غوث پاک کو ہر وقت مصیبت کے یا حضرت علی کو پکارتے ہین **اقول اولاً** مستقل قادر اور متصرف بالذات بے عطاء الٰہی جانکر یا جارحہ قدرت الٰہیہ فنا ہو دان فیض ربانی و واسطہ و وسیلہ سمجھکر اول ہی کفر ہے مگر مسلمانوں پر اسکا اتہام لگانا اور آپکے اسمٰعیل کا افترائے قبیح و ظلم تام ان بندگان خدا پر ہے کب اسکی تصریح کی یہان معاذ اللہ التزام درکنار لزوم بھی نہین مگر بے وجہ زبان مسلمانون کا کافر بنانا اور بحکم احادیث صحیحہ

آپ تمنائے کفر پایا ضرور ثانیاً نادم برین عقل و دانش غوث پاک کو مصیبت کے وقت
پکارنا تو قطعی کفر اور اونھین غوث پاک کہنے والا مسلمان سرکار ذرا غوث کے معنے
تو فرمائیں یہی نہ کہ فریادرس پھر فریادرس کے معنی فرمائیے یہی نہ کہ مصیبت زدے اپنی
مصیبتو مین اون سے فریاد کرین اور وہ اونکی فریاد کو پہنچین دیکھو حجت الہیہ یون قائم ہوتی ہی
حضور غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کی کرامت دیکھیے جس فقرے مین آپنے اونکے غلامون
کو کافر بنایا تھا اسی فقرے مین اسی زبان مین بعینہ اوسی وجہ سے وہی ساختہ افترائی کفر
آپ پر خود کردہ اقراری ہو کر پلٹا و بیدالحجۃ السامیہ اتنا افسوس ہوگیا کہ جسطرح آنجناب
حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو غوث پاک لکھدیا یون ہی حیدر کرار کے
حضور سیدنا امیرالمؤمنین مولی المسلمین علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو مشکلکشا لکھجاتے تو
آپکے لئے کفر کی اور بھی مشکلکشائی ہوجاتی اتنا یاد رہے کہ یہ لفظ پاک آپکے پیشوا اسمعیل کے
اکابر و پیشوا لکھ گئے ہین مگر ہان وہان تو ایک کفر کے چھینٹے ہین اگلے پچھلے چھوٹے بڑے
سب کے سب پھر پڑے ہین دیکھو رسالہ الکمال لطامۃ علی شرک سوی بالامور العامۃ وانہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار ١٣٠٥
وغیرہما تصانیف حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی ملاحظہ ہون قولکم نقل ہے اقول
نقل سے بہت گھبرائے سرکار جبل ہی بدعت ہی نے زعم استقلال یہ بھی ہرگز کفر نہین ہوسکتا
قولکم مساجد چھوڑ کر قبور آباد اقول کیا خوب سرکار اپنے اطلاقون کو دیکھتے جائین کہ
وہابیت کی حد سے بھی اونچے جاتے ہین یہ اگر ہو تو گناہ ہو کیا آپکے نزدیک ہر گناہ کفر قطعی
ہی قولکم عقائد اسلام سے بالکل واقف نہین اقول کیا آپکے ہمعین کیطرح کہ خدا کا
علم قدیم نہین وہ بالفعل جاہل ہے اوسکا علم اختیاری ہی اوسکا کذب جائز ہے رسولون کو
ماننا محض خبط ہی وغیرہ وغیرہ قولکم مرید ہونا فرض اقول اولا فرض بمعنی اہم و موکد

شائع الاستعمال ثانیاً اگر بالفرض کوئی جاہل یہان فرض بمعنی مصطلح شرعی بولے تو بیت کا سنت ہونا شاہ ولی اللہ صاحب قول الجمیل مین لکھ چکے اگر کریمہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ اور فاسئلوا اہل الذکر سے تمسک کرکے کوئی شخص دعویٰ فرضیت کرے تو آپ کس آیت کی نجات قاطعہ سے یقیناً التزاماً اوسکا کفر ثابت کر سکتے ہین سرکار زبان کہدینا سہل ہے ثبوت دیتے دام کھلتے ہین قولکم ایکبار فاتحہ درود کر دینا اقول بہت خاصہ یہ بھی کفر ہے جی ہان کیون نہو کہ اسمعیلیہ کے نزدیک بدعت شنیعہ ہے اگرچہ اسمٰعیل رسالہ نذور مین بدعت حسنہ لکھتا ہے اور اسمٰعیل تقویۃ الایمان مین کہہ چکا کہ بدعت اصل یا نہین خلل انداز ہے تو آپ ہی کفر ہوئی قولکم احکام شرع کی تحقیر کرنا اقول کیا اسمٰعیل سے بڑھکر کہ وہان احکام درکنار اصل اصول ایمان کا سخت تحقیر ہی اسکا اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ملئکہ وانبیا کو مانو تو مسلمان ہو یہ کہتا ہے انکو ماننا محض خبط ہے قولکم علما کو حقیر جاننا اقول کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تحقیر سے بھی بدتر۔ ہان ہین سمجھا دین آپکا کیا بگڑتا تھا اور علمائے آپکے نزدیک اسمٰعیل و اسمعیلیہ اور آپ خود بھی داخل تو یہ تحقیر ڈھنک ہیچ تھی یونہی بری لگی قولکم ملفوظات پیر کی کلام الٰہی سے زیادہ تعظیم کرنا اقول ولا اسمٰعیل نے کلام الٰہی کی بہت تعظیم کی کہ خدا کے کلام مین جھوٹ جائز خدا بندون سے چھپا کر اپنا کلام جھوٹا کر دے تو حرج نہین خدا کا کلام فنا ہو سکتا ہے (دیکھو اوسکا رسالہ یکروزی اور حضرت عالم اہلسنت کا سبحن السبوح تنزیہ سوم) ثانیاً سرکار اگر انصاف کی نگاہ سے دیکھینگے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ حضرات وہابیہ اسمٰعیلیہ کی یہی حالت ہے انکی نگاہ مین قرآن عظیم سے کہین زیادہ اسکی عزت و وقعت ہے کوئی نصرانی قرآن پر اعتراض کرے اوسے سنینگے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دینگے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر اعتراض کیا

نام لیا اور بدن میں آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور انصاف وخرد سے بیگانہ ہو
بیٹھے **قولکم** ایسے لوگوں کو بھی فہمائش کیجیے **اقول** سرکار کو کیا معلوم کہ متصوفہ مبطلین کو
کیا کچھ فہمائشیں کی ہیں کیسے کیسے فتاوے اون کے رد میں تحریر فرماتے ہیں سرکار
علمائے سنت آپکے سکھانے کے نہیں ہاں بات بات پر بے سبب قطعی یقینی کافر بنانا
انھیں نہیں آتا یہ آپ ہی کو مبارک رہے علمائے سنت بحمدہ تعالی ہر افراط و تفریط سے
پاک اور ٹھیک صراط مستقیم پر ثابت قدم ہیں وللہ الحمد الحمد للہ کہ یہ مختصر گزارش نامہ
روز جان افروز دوشنبہ ماہ مبارک ربیع الاول شریف تاریخ ہمایون دوازدہم کو
ختم ہوا اللہ مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی برکات ولادت سراپا سعادت
سے دارین میں کامل مستفیض فرماتے اور اس عجالے کو باعث ہدایت مخالفین و
استقامت اہل حق بنائے آمین آمین وصلے اللہ تعالے علی سید
المرسلین سیدنا ومولانا محمد و آلہ وصحبہ واولیائہ اجمعین

والحمد للہ رب العلمین

تمت

بقیہ فہرست مضامین رسالہ کوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

[illegible]